مولوی عزیز مرزا صاحب

روضۃ الادباء

جس مین مختصر حالات عربی کے مشہور شعراء و ادباء و علماء و فضلاء و حکماء و اہل تواریخ کے مندرج ہین اور

(جسکو)

مولوی محمد الدین (مولوی فاضل) مدرس فارسی کالج علوم مشرقی لاہور نے واسطے فائدہ شائقین علم تواریخ و طلباء عربی کے

تالیف کیا۔

(پنجاب یونیورسٹی کی منظوری اور اہتمام سے)

ماہ فروری سنہ ۱۸۹۱ء کو

مطبع انجمن پنجاب لاہور مین طبع ہوئی

قیمت فی جلد

محصول ڈاک

فہرست کتاب روضۃ الادباء

فہرست اُن شعراء و ادبا کی جنکا تذکرہ کسی اور شاعر کے ضمن میں بیان ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اخضر ریاض الادب بعد ما ھبّت علیھا الریاح العاصفات
فجعلتھا کھشیم المحتظر و انضر غیاض لسان العرب بعد ما عصفت
علیھا السمائم القاصفات فصیّرتھا کالحطام الاصفر و اخرج من اغصان
اشجارھا المخضرۃ الثمرات الیانعات لکی یستلذ منھا الغائب والحاضر
و الصلوۃ والسلام علی من ھو افصح العرب و العجم صلوۃ زاکیۃ طیّبۃ
ما دامت الورقاء علی الافنان تغرّد و تھدرو علی آلہ و اصحابہ الذین
قد سبقوا فی حلائق الفصاحۃ و غایۃ البراعۃ الی اقصی الغایات و
تادبوا بآداب خیر البشر

اما بعد احقر العباد فقیر محمد الدین لاہوری عرض پرداز ہے کہ اس زمانہ مین باوجودیکہ
تصنیف و تالیف کا بڑا چرچا ہے اور مختلف علوم و فنون مین کتابین تصنیف ہو رہی
ہین مگر آجتک اردو مین کوئی کتاب ادبا و شعراء عرب کے تذکرہ مین دیکھنے مین نہین
آئی جس سے طلبا وغیرہ مستفید ہون لہذا اس ہیچمیرز کا ارادہ ہوا کہ اردو مین
ایک ایسی کتاب لکھی جاوے جس مین حتی الامکان مشاہیر شعرا و ادبا وغیرہ کا تذکرہ ہو
لیکن قصور ہمت و قلت بضاعت و کثرت علایق و شواغل مجھکو اس سے مانع رہے۔ المنۃ للہ
کہ اب معاونان بیت العلوم پنجاب خصوصاً علامۂ زمان فہامۂ دوران حایز المعالی والمآثر

جناب ڈاکٹر جی ڈبلیو لیٹنر صاحب بہادر رجسٹرار کی قدردانی نے مجھے اس پر آمادہ
کیا کہ مین اپنے ارادہ کو پورا کرون پس سنہ ۱۸۷۶ء عیسوی مین بڑی جد وجہد سے کتب معتبرہ
تواریخ عرب مثل اغانی ابن خلکان ابن خلدون - ابوالفدا حبیب السیر شرح
دیوان حماسہ و شروح سبعہ معلقہ وغیرہ سے ضروری حالات مشہور شعرائے جاہلی†و
اسلامی و مخضرمین وغیرہ کے انتخاب کرکے یہہ کتاب روضۃ الادبا کے نام
سے تالیف کی اور اکثرون کے تذکرہ مین اون کے اشعار بھی معہ ترجمہ درج
کئے جس سے طلبا کو علاوہ تواریخی معلومات کے ترجمہ مین بھی مدد
ملے اور نام اون کے حروف تہجی کی ترتیب پر بلحاظ سنین
کے لکھے گئے۔ اب ارباب فضل و کمال سے امید
ہے کہ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان
کو مدنظر رکھکر عیب پوشی کو کام
فرماوین۔ وما توفیقی الا
باللہ علیہ توکلت

والیہ انیب

† جو شاعر زمانہ جاہلیت مین ہوا ہے وہ جاہلی ہے اور جو زمانہ اسلام مین ہو اسلمان ہو یا نہ ہو
وہ اسلامی ہے اور جس نے دونو زمانے دیکھے ہون وہ مخضرم ہے اور مخضرم الدولتین سے مراد وہ
شاعر ہے جس نے سلطنت امویہ اور عباسیہ دونو دیکھی ہون ۔

حرف الہمزہ

امرء القیس

امرء القیس بن حجر کندی عرب کا بادشاہ شاعر فصیح اللسان بلیغ البیان تھا چالیس برس پہلے آنحضرت صلعم سے ہوا اور سبعہ معلقہ کا پہلا قصیدہ اسکی تصنیف ہے امرء القیس کے معنے مرد شدید اور متکبر کے ہین اور اس مین فسق و فجور اور غرور تکبر اسقدر تھا کہ اسکا لقب ملک ضلیل صیغہ مبالغہ سے پڑا اور آنحضرت نے اس کے حق مین صاحب لواء الشعراء الی النار فرمایا اور اسکا اصلی نام حندج یا سلیمان ہے اسکی والدہ کا نام تملک بنت عمرو اور بعضے فاطمہ بنت ربیعہ کہتے ہین کلیب اور مہلہل شاعر کا بھانجا تھا گیارہ لڑکیان اسکی تہین سبعہ معلقہ کے پہلے معلقہ مین اپنے چچا کی بیٹی عنیزہ اور فاطمہ بنت عبیدہ سے تشبیب کرتا ہے اور زانی اس قدر تھا کہ ہمیشہ اسی داو گھات مین لگا رہتا تھا کہ کہین عنیزہ کو تخلیہ مین پا کر اپنا مقصود دلی حاصل کرے چنانچہ ایک دن عنیزہ اپنی سہیلیون کے ہمراہ ایک تالاب پر جنگل مین نہانے کے واسطے گئی امرء القیس پہلے ہی اس تالاب پر پوشیدہ جا بیٹھا جب وہ عورتین کپڑے اوتار کر نہانے لگین تو اوس نے سب کے کپڑے اوٹھا کر اپنے پاس رکھ لیئے اور کہا جسکو اپنے لباس کی حاجت ہو وہ میرے پاس برہنہ آکر لیجاوے پس سب نے نوبت بنوبت برہنہ اوسکے پاس آکر اپنے کپڑے لیئے یہان تک کہ عنیزہ بھی ناچار ہوکر برہنہ اوس کے پاس آئی اور اپنے کپڑے لیگئی پھر سب نے امرء القیس کے پاس ہوکر بھوک کی شکایت کی اوس نے اپنی اونٹنی ذبح کی اور کباب بنا کر سب کو کھلا دیئے - پھر عورتون کے کہنے پر عنیزہ نے امرء القیس کو اونٹ پر اپنے آگے بٹھا لیا چنانچہ راستہ مین عنیزہ سے وہ برابر چھیڑ چھاڑ کرتا ہوا رات کو اپنے گھر مین پہونچا - ابو عمرو بن علا کہتا ہے کہ شعر کا دروازہ امرء القیس

پر کہلا اور ذو الرمہ شاعر پر بند ہوا - ابن قتیبہ طبقات شعرا مین لکھتا ہے کہ امرء القیس آنحضرت سے چالیس سال پہلے ہوا ہی اور تاریخ ابو الفدا مین لکھا ہے کہ جس وقت اسدیون نے حجر آکل المرار امرء القیس کے باپ کو قتل کیا تو امرء القیس بکریون اور تغلبیون سے مدد لیکر اسدیون پر حملہ آور ہوا لیکن وہ بہاگ گئے امرء القیس نے اونکا تعاقب کیا مگر وہ ہاتہ نہ آئے پہر بکری اور تغلبی خود ہی اسکے برخلاف ہوگئے اور منذر بن ماء السماء نے اسکو طلب کیا چنانچہ منذر کے خوف سے امرء القیس کے لشکر مین تفرقہ پڑگیا اور سب آدمی اُسکے بہاگ گئے اور امرء القیس بہی اسکے خوف سے کبہی کسی اور کبہی کسی کے پاس استمداد کے واسطے جاتا تہا لیکن کوئی اسکی امداد نکرتا تہا آخر الامر سموئل بن عادیا یہودی کے پاس گیا اُس نے اسکی بڑی تعظیم و تکریم کی اور اپنے پاس نہایت آسایش سے رکہا - امرء القیس اپنی پانچ زرہ اسکے پاس امانت رکہکر آپ قیصر روم کے پاس استمداد کے واسطے حمات اور شیرز سے سیر کرتا ہوا گیا اور وہان سے واپس آتے ہوئے عسیب نام پہاڑ کے پاس جو بلاد روم مین واقع ہے مرگیا - بعضے کہتے ہین کہ جب امرء القیس قیصر روم کے پاس گیا تو اُسنے اسکی تکریم و تعظیم کی لیکن طماح اسدی جس کے بہائی کو امرء القیس نے قتل کیا تہا قیصر روم کے پاس جاکر کہنے لگا کہ یہہ شخص بڑا زانی اور بدکار ہے تیری لڑکی کی طرف مراسلے لکہتا ہے اور اوس کے عشق مین شعر کہکر عرب مین اوسکو رسوا کرتا ہے قیصر روم یہہ بات سنکر نہایت غضب و طیش مین آیا اور امرء القیس کی طرف لباس زہر آلود بہیجا جسکو وہ پہنتے ہی موضع انقرہ مین مرگیا اور وہان ایک بادشاہزادی کی قبر کے پاس دفن کیا گیا لیکن یہہ روایت ابو الفدا کے نزدیک غیر معتبر ہے -

اُمیہ ابن ابی الصلت

اُمیہ کے باپ ابی الصلت کا نام عبد اللہ بن ابی ربیعہ بن عوف بن عقدہ بن عنزہ

بن قیس ثقفی ہے۔ اور اسکی والدہ کا نام رقیۃ بنت عبد شمس بن عبد مناف ہے اور
ابو الصلت خود بھی شاعر ماہر تھا۔ لیکن اسکا بیٹا امیۃ بڑا مشہور معروف شاعر ہوا ہے
جس کے حق مین کہا گیا ہے ہو الذی آمن شعرہ وکفر قلبہ یعنے یہہ امیۃ وہ
شخص ہے کہ جسکا شعر ایمان لایا اور دل کافر رہا۔ ابو تمام طائی باب الحماسہ مین اسکے
شعر جو اسنے اپنے عاق بیٹے کے حق مین کہے تہے لایا ہے جنسے یہہ دو شعر ذیل مین لکہے ہین

غذوتک مولودا وعلتک یافعا تعل بما ادنی الیک وتنھل

مین بچپن مین تیری پرورش کرتا تہا اور جوانی مین تیرے امورات کو کافی تہا جو کچہہ
مین تجہے لا کر دیتا تہا اُس سے تو سیراب اور سیر ہوتا تہا۔

اذا لیلۃ نابتک بالشکو لم ابت بشکواک الا ساھرا اتململ

جب کوئی رات تجہکو تکلیف پہنچاتی تہی تو مین اُس تیری تکلیف کے باعث تمام رات
بیدار اور بیقرار رہتا تہا۔ بعضے ان ابیات کو ابن عبد الاعلی اور بعضے ابی العباس
اعمی کی طرف منسوب کرتے ہین۔ روایت کرتے ہین کہ امیۃ کتب سماوی مین مہارت
کامل رکہتا تہا اور اوسکو معلوم تہا کہ ایک پیغمبر عرب مین مبعوث ہوگا اسلئے اس خیال
سے کہ شاید وہ پیغمبر مین ہی ہوجاؤن دنیا چھوڑ کر زہد و ریاضت مین مشغول ہوا
اور حضرت ابراہیم اور اسماعیل کی تعریف اور دین حنیفی کی توصیف کرنے لگا لیکن جب
حضرت محمد مصطفے مبعوث ہوتے توحسد کے باعث دین حنیفی کی مذمت کے درپے
ہوا۔ کہتے ہین کہ مرنے کے وقت اسکو غشی آگئی تہی اور جب اُس سے اسکو کچہہ افاقہ
ہوا تو یہہ کلمے کہے۔ لبیکما لبیکما۔ ہا انا ذا لدیکما۔ لا مال یفدینی۔ ولا عشیرۃ تنجینی پہر سخت
بیہوش ہوگیا جس سے اس کے آس پاس کے لوگون کو اسکے مرنے کا احتمال ہوا
لیکن تہوڑی دیر کے بعد پہر اسکو کچہہ افاقہ ہوا جس مین اس نے یہہ کلمے کہے۔ لبیکما
لبیکما۔ ہا انا ذا لدیکما۔ لا بری فاعتذر۔ ولا قوی فانتصر۔ پہر اسپر ایسی کمال بیہوشی طاری ہوئی

جس سے بالکل امید افاقہ کی دور ہوگئی لیکن پہر خدا کی قدرت سے ہوش مین آگیا اور یہہ کلمات کہکر لبیکما لبیکما - ہا انا ذا لدیکما مخفوف بالنعم - ان تغفر اللہم فاغفر جما - واے عبد لک لا الما - اور اپنا مال واسباب اپنے خویش واقارب کو تفویض کر کے مرگیا - عبد العزیز بن احمد روایت کرتا ہے کہ امیہ کو جب حضرت محمد مصطفےٰ کی بعثت کی خبر پہونچی تو اپنے اہل وعیال کو لیکر یمن کی طرف بہاگا اور وہان اونکو چہوڑکر آپ طایف کی طرف آیا اور قصر غیلان مین اپنے دوستون کے ساتہ شراب پینے لگا - اتفاقاً ایک کوا اوس محل کی دیوار پر بیٹہکر آواز کرنے لگا امیہ نے کہا کہ اے کوے تیرے موہنہ مین خاک دوستون نے پوچہا کیا کہتا ہے اسنے کہا کہ یہہ کوا کہتا ہے کہ جسوقت تو یہہ پیالہ جو تیرے ہاتہہ مین ہے پی لے گا تو اوسی وقت مرجاویگا - اسکے بعد کوے نے پہر کچہہ آواز کی اور اسیطرح امیہ نے کہا حاضرین نے پوچہا کیا کہتا ہے اسنے کہا کہ یہہ کوا کہتا ہے کہ اس دیوار کے نیچے جو مزبلہ ہے مین اسمین سے ایک ہڈی نکالکر کہاؤنگا جس سے میرا حلق پہٹ جاویگا اور مین اسیوقت مرجاؤنگا - امیہ یہہ بات کرہی رہا تہا کہ کوے نے وہی کام کیا اور مرگیا - امیہ نے کوے کی بات راست جانکر اپنے ہاتہہ سے شراب کا پیالہ رکہدیا اور نہایت پشیمان ہوا دوستون نے کمال الحاح سے اُسے وہ پیالہ شراب کا پلا دیا جسکے پیتے ہی بیہوش ہوگیا اور پہر ہوش مین آکر اور یہہ کلمے کہکر کہ لا بری فاعتذر ولا قوی فانتصر مرگیا تاریخ ابو الفدا مین لکہا ہے کہ یہہ شاعر ۹ سنہ ہجری مین فوت ہوا -

شیبانی نحوی

ابو عمرو اسحق بن مرار شیبانی نحوی - لغوی - علوم وفنون مین اپنے وقت کا امام تہا اکثر ارجوزے عرب کے اسکو یاد تہے کتاب اللغات اور کتاب خلق الانسان تصنیف کین تحریر کا اس قدر شوق تہا کہ مرتے دم تک اپنے ہاتہہ سے لکہتا رہا اور ایکسو دس برس کا ہوکر سنہ [illegible] ہجری مین فوت ہوا -

ابو العتاہیہ

ابو اسحٰق اسمٰعیل بن قاسم بن سوید بن کیسان شاعر بے مثل اور منشی بے بدل
تھا اس نے عمرو بن علا کی تعریف مین ایک قصیدہ کہا تھا جس کے صلہ مین اوس نے
اسکو ستر ہزار درم و دینار اور خلعت فاخرہ اور اسباب مکاشرہ اسقدر انعام دیا کہ
ابو العتاہیہ اوٹھانے سے عاجز تھا شعرائے ہمعصر اسکی یہہ عزت و شان دیکھکر رشک
کہانے لگے چنانچہ ابو العتاہیہ نے ایک دن اونکو جمع کر کے ازالۂ حسد کے واسطے بہت
پند و نصیحت کی۔ یہہ شاعر ایک روز ابو نواس شاعر سے ملا اور پوچھا کہ تم ایک دن مین
کتنے شعر کہتے ہو ابو نواس نے کہا کہ ایک بیت یا دو بیت ابو العتاہیہ نے کہا مین ایک
دن مین سو دو سو شعر کہتا ہون ابو نواس نے اوس کے شعر پڑھکر کہا کہ جس فصاحت
و بلاغت کے اشعار تم کہتے ہو ویسے مین ایک دن مین ہزار دو ہزار کہہ سکتا ہون اور اپنے
شعر پڑھکر کہا کہ ایسے دو چار شعر روز کہتا ہون ابو العتاہیہ کہتا ہے کہ مینے شعر کہنا چھوڑ
دیا تھا اسلئے خلیفہ مہدی نے مجھے قید کر دیا جب مین محبس مین گیا تو بڑا گھبرایا وہان
مجھے ایک بڈھا خوبصورت خوش لباس قیدخانہ کے ایک گوشہ مین بیٹھا ہوا نظر پڑا مین
اسکے پاس جا بیٹھا اور مجھے اوس گھبراہٹ مین سلام بہول گیا بڈھے نے میرا یہہ حال
دیکھکر دو شعر پڑھے جن کے سنتے ہی میری دہشت اور وحشت جاتی رہی اور ترک
سلام پر مینے بڑی معذرت کی بڈھے نے کہا اے ابو العتاہیہ تیرا رنج و مصیبت مجھسے
بڑھکر نہین تونے شعر کہنا چھوڑ دیا جبھی خلیفہ نے تجھے قید کیا اب پھر شعر کہنا شروع کر تو
تیری عزت و حرمت ویسی ہی ہو جاویگی مگر مجھے اب خلیفہ بلوا کر عیسیٰ بن زید بن رسول اللہ صلعم
اور اسکے بیٹے احمد کا حال پوچھیگا سو مین اگر بتاؤن تو وہ اوسکو شہید کر دیگا اور رسول
خدا مجھپر ناراض ہونگے اور اگر نہ بتاؤن تو وہ مجھے قتل کر ڈالیگا غرض یہہ باتین ہو رہی
تھے کہ خلیفہ کا نوکر آکر ہم دونون کو اپنے ساتھ لے گیا پہلے خلیفہ نے بڈھے سے پوچھا

بن زید بن رسول اللہ اور اوس کے بیٹے احمد کا حال پوچھا بڈھے نے لاعلمی جتلائی خلیفہ نے
غصہ ہوکر کہا اگر تو نہ بتائیگا تو مین تجھے قتل کرڈالونگا بڈھے نے کہا اے خلیفہ خدا جو تیری
جی مین آوے کر مگر مجھے اون کے حال سے کچھہ خبر نہین کیونکہ مین قید خانہ مین محبوس تھا خلیفہ
نے غضب مین آکر فی الفور اوسکو قتل کروادیا پھر مجھے کہا کہ تو اب شعر کہیگا یا تجھکو بھی اس بڈھے
کا ساتھی کردون یہہ قہر وغضب خلیفہ کا دیکھکر مینے پھر شعر کہنا اختیار کیا - ابوالعتاہیہ اور بشار بن برد اور
ابونواس یہہ تینون ایک طبقہ کے شاعر ہین اور ابوالعتاہیہ کے اشعار اکثر زاہدانہ ہین یہہ شاعر سنہ ۱۳۰
ہجری مین پیدا ہوا اور شہر بغداد مین آکر پیر کے دن آٹھوین ماہ جمادی الآخر سنہ ۲۱۱ مین فوت ہوا

صولی شاعر

ابراہیم بن عباس بن محمد بن صول تکین شعر و سخن مین اپنے ہمعصرون سے فایق تھا
نظم و نثر مین ایسا فصیح البیان تھا کہ جو کلمہ اسکی زبان سے نکلتا تھا سامع کو محو کردیتا تھا
خود اسکا مقولہ ہے کہ مین کوئی لفظ اپنے مونہہ سے نہین نکالتا اور نہ کوئی حرف اپنے
خطون مین لکھتا ہون جب تک کہ وہ کلمہ پہلے میرے دل کو جوش اور سینہ کو خروش مین
نہ لاوے شعر کہتے ہوئے اسکو خود بھی رقت پیدا ہوتی تھی اور سامع پر بھی مدہوشی طاری
ہوجاتی تھی شعرگوئی مین ضرب المثل تھا اوسوقت کے بڑے بڑے شعرا اور ادیب اسکی
تحسین و آفرین کرتے تھے ابوتمام طائی حماسہ کے باب النسیب مین اسکی اشعار مفصلہ ذیل لایا ہے

وَنُبِّئْتُ لَیْلیٰ اَرْسَلَتْ بِشَفَاعَۃٍ   اِلَیَّ فَھَلَّا نَفْسُ لَیْلیٰ شَفِیْعُھَا

مین خبر دیا گیا کہ لیلی نے اپنی سفارش کے لئے کسی آدمی کو میری طرف بھیجا سو مین
یہہ کہتا ہون کہ نفس لیلی ہی کا کیون اپنا شفیع نہ بنا ؂

اَاَکْرَمُ مِنْ لَیْلیٰ عَلَیَّ فَتَبْتَغِیْ   بِہِ الْجَاہَ اَمْ کُنْتُ امْرَءً الَا اُطِیْعُھَا

کیا وہ شخص لیلی سے بڑھکر میرے نزدیک بزرگی اور شان رکھتا ہے تاکہ وہ اسکے وسیلہ
سے عزت اور جاہ چاہتی ہے یا مین ایسا مرد ہون کہ اوسکے حکم کو نہین مانتا اور اشعار مفصلہ

ذیل اس نے محمد بن عبد الملک خلیفہ معتصم باللہ کے وزیر کی طرف لکھے تھے +

وکنت اخی باخاء الزمان فلما نبا صرت حربا عوانا

جس وقت زمانہ میرے موافق تھا تو تو ہی میرا بھائی تھا جب وہ مجھ سے پھر گیا تو تو حرب عوان ہوا

وکنت الیک اذم الزمان فاصبحت منک اذم الزمانا

مین تیرے پاس آکر زمانہ کی مذمت کرتا تھا اب مین تیری طرف سے زمانے کی مذمت کرتا ہون

وکنت اعدک للنائبات فها انا اطلب منک الامانا

مینے تجھے مصیبتون کے واسطے تیار رکھا تھا پس آگاہ ہوا اب مین تجھ سے امان
چاہتا ہون اور یہہ دو شعر بھی بہت عمدہ سمجھ کر لکھے گئے ہین +

کنت السواد لمقلتی فبکی علیک الناظر

تو میری آنکھ کی پتلی تھا سو تجھے دیکھنے والا رو دیا +

من شاء بعدک فلیمت فعلیک کنت احاذر

اب تیرے بعد جو چاہے سو مرے مجھے تیرے ہی مرنے کا خوف تھا یہہ شاعر عباس
ابن احنف حنفی شاعر کا بھانجا ہے پندرہوین ماہ شعبان ۲۴۳ ہجری مین شہر
سر من رای مین فوت ہوا اور صول اس کے دادا کا نام ہے جس کی طرف یہہ منسوب
ہے اور بعض یون کہتے ہین کہ صول اصل مین جول تھا جیم صاد سے بدلکر صول بنا
اور جول ایک گانو کا نام ہے جو جرجان کے مضافات سے ہے اور سر من رای
کو خلیفہ معتصم باللہ نے ۲۲۰ ہجری مین شہر قاطول کے پاس آباد کیا اور اب وہ مختصر ہو کر سامرہ مشہور ہوا

ابن راوندی

ابو الحسین احمد بن یحیی بن اسحق راوندی فاضل اجل تھا اس کی تصنیفات قریب
ایکسو چودہ کے ہین منجملہ انکے کتاب فضیحۃ المعتزلہ اور کتاب التاج اور کتاب الزمرد
ہے علم کلام مین اس کو بڑا دخل تھا اور گاہے گاہے شعر بھی کہتا تھا چنانچہ یہہ شعر اسکا

مطابق حال زمانہ کے ہے۔

محن الزمان کثیرۃ ما تنقضی وسرورہ یاتیک کالاعیاد

زمانے کی مصیبتین اتنی بڑی ہین کہ گذرنے مین نہین آتین اور اوسکی خوشی تجھے کبھی عیدون کی طرح حاصل ہوتی ہے یہہ فاضل چالیس سال کا ہوکر ۲۴۳ھ ہجری مین فوت ہوا اور آتذ ایک گانو ہے مضافات اصفہان سے ؀

ثعلب نحوی

ابو العباس احمد بن یحیی بن زید بن سیار نحوی شیبانی معروف بثعلب نحوی علم نحو اور لغت مین امام اہل کوفہ تہا اور اخفش اصغر اور ابوبکر بن انباری اسکے شاگرد ہین ابوبکر بن مجاہد سے روایت ہے کہ مجھے ثعلب نے کہا اے ابوبکر قران والے قرآن کو پڑہکر مطلب کو پہونچے اور اہل حدیث حدیث کے وسیلہ سے فایز ہوئے اور اصحاب فقہ نے فقہ سے مقصود پایا مگر مینے تمام عمر زید و عمر کی حالت اعرابی مین گذاری پس معلوم نہین کہ قیامت کو میرا کیا حال ہوگا سو ابوبکر بن مجاہد کہتا ہے کہ مین وہان سے لوٹا اور اسیرات جناب رسول خدا کو خواب مین دیکہا کہ آپ فرمارہے ہین کہ ابو العباس نحوی کو میرا اسلام کہو اور اوسکو بشارت دو کہ تو قیامت کو بڑے بلند جہنڈے والا ہوگا اسلیئے کہ علم نحو کی علوم عربیہ محتاج ہین کئی کتابین مفید عام اس نے تصنیف کین چنانچہ کتاب المصون۔ کتاب الاختلاف نحویین۔ کتاب معانی القرآن۔ کتاب مایلحن فیہ العامہ۔ کتاب القرآت۔ کتاب معانی الشعر۔ کتاب التصغیر۔ کتاب ماینصرف ومالاینصرف۔ کتاب مایجری ومالایجری۔ کتاب الشواذ۔ کتاب الامثال۔ کتاب الایمان۔ کتاب الوقف والابتدا۔ کتاب الالفاظ کتاب الہجا۔ کتاب المجالس۔ کتاب الاوسط۔ کتاب اعراب القرآن۔ کتاب المسایل۔ کتاب حدالنحو وغیرہ اسکی تصنیفات مشہور ہین۔ ۱۶ سال کا ہوکر علم عربی اور لغت کو پڑہنے لگا اور اٹھارویں سال مین فراکی کتابون کو شروع کیا اور ۲۵ سال کی عمر مین فاضل اجل ہوا اور کل کتابین فراکی

کی یاد کرلین - سنہ ۲۰۰ ہجری مین پیدا ہوا اور سنہ ۲۹۱ ہجری کو بغداد مین گھوڑے کی لات کی ضرب سے فوت ہوا اور شیبانی شیبان بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل کیطرف منسوب ہے

زجاج نحوی

ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن سری بن سہل زجاج علم نحو اور ادب مین یگانہ زمان علامہ دوران تھا اسنے بہت کتابین مفید عام تصنیف کین چنانچہ اسکی تصنیفات سے کتاب معانی القرآن الکریم کتاب الامالی - کتاب ما فسر من جامع المنطق - کتاب الاشتقاق - کتاب العروض - کتاب القوافی - کتاب الفرق - کتاب خلق الانسان - کتاب خلق الفرس - کتاب مختصر فی النحو کتاب فعلت وافعلت - کتاب ما ینصرف وما لا ینصرف - کتاب شرح ابیات سیبویہ - کتاب النوادر - کتاب الانوار وغیرہ مشہور ہین مبرد اور ثعلب سے اسنے علم تحصیل کیا - شیخ ابو علی فارسی نحوی کہتا ہے کہ ایک دفعہ مین اور زجاج دونون قاسم بن عبید اللہ بن سلیمان وزیر کے پاس گئے اور قاسم زجاج کا شاگرد تھا اور اسکے یہان زجاج کی بڑی قدر اور منزلت تھی اور اسی کے بدولت زجاج نے جاہ و ثروت اور مال و متاع بے شمار حاصل کیا تھا وہان ہم بے تکلف بیٹھے تھے کہ ایک غلام آیا اور اوس نے وزیر کو کوئی ایسی خوشی کی بات سنائی کہ جس سے وزیر کا چہرہ ہشاش بشاش ہو گیا اور وہ اسیوقت غلام کے ہمراہ گیا ابھی کچھ دیر نہ گذری تھی کہ واپس آیا اور آثار غم و الم کے اوس کے چہرہ سے نمایان تھے ہم یہ حال دیکھ کر حیران ہوئے زجاج نے اس خوشی اور غمی کا باعث پوچھا وزیر نے کہا کہ ایک مغنیہ کی کنیزک ہمارے یہان آیا جایا کرتی تھی اور مین اوسکی خریداری کا کئی بار مستدعی ہوا لیکن وہ انکار کرتی رہی آخر کسی نے اوسے یہ مصلحت بتائی کہ وہ کنیزک کو تحفہ کے طور پر پیش کرے تاکہ قیمت سے دوگنا مال پاوے سو اب اوس کنیزک کے آنے کی خبر غلام نے دی اور مین خوش و خرم اوس کی پیشوائی کے واسطے گیا مگر جب جاکر دیکھا تو اوسے خون حیض آیا ہوا تھا اسلیئے غمگین واپس آیا زجاج

نے اوسیوقت قلم پکڑ کر وزیر کے روبرو فی البدیہہ یہہ اشعار لکھے ؛

فَارِسٌ مَاضٍ بِحَرْبَتِهٖ حَاذِقٌ بِالطَّعْنِ فِی الظُّلَمِ

ایک سوار جو اپنا چہرا ایکہ بڑے کاموں میں گذرنے والا ہے اور اندہیرے میں نیزہ زنی میں دانا ہے ؛

رَامَ اَنْ یُدْمِیْ فَرِیْسَتَهٗ فَاتَّقَتْهُ مِنْ دَمٍ بِدَمِ

اپنے شکار کے خون آلودہ کرنیکے واسطے تیر مارنے والا تہا سو وہ شکار اوس سے ایک خون کے باعث دوسرے خون سے بچا۔ وزیر یہہ اشعار سنکر خوش ہوا اور زجاج کی عزت و توقیر حد سے زیادہ کی۔ مگر یہہ شعر اصل میں خلیفہ مامون نے بوران بنت حسن اپنی زوجہ کے حق میں بادلی تغیر کہے تہے زجاج نے شاید یہاں حکایت کیطور پہ بیان کئے ہوں۔ یہہ فاضل جمعہ کے دن ۱۹۔ جمادی الآخر سنہ ۳۱۰ یا ۳۱۱ھ میں شہر بغداد میں فوت ہوا ؛

نفطویہ نحوی

ابو عبد اللہ ابراہیم بن محمد بن عرفہ بن سہل بن مغیرہ نحوی واسطی ۲۴۴ھ میں شہر واسط میں پیدا ہوا اور بغداد میں آکر سکونت اختیار کی عالم اجل اور فاضل بے بدل تہا شعر نہایت فصیح کہتا تہا مگر علم نحو اسپر غالب ہوا اور اوس میں کتابیں بہی تصنیف کیں ابن خالویہ کہتا ہے کہ علما سے کوئی شخص جس کا نام ابراہیم اور کنیت ابو عبد اللہ ہو سوا نفطویہ کے نہیں ہوا اس جگہہ دو شعر اس کے بطور نمونہ کے درج کئے جاتے ہیں ؛

قَلْبِیْ اَرَقُّ عَلَیْكَ مِنْ خَدَّیْكَ وَقُوَایَ اَوْهٰی مِنْ قُوٰی جَفْنَیْكَ

میرا دل بہت نرم ہے تجہہ پر تیرے دونوں رخساروں سے اور میری قوتیں تیرے پلکوں کی قوی سے بہت سست ہیں ؛

لِمَ لَا تَرِقُّ لِمَنْ یُعَذِّبُ نَفْسَهٗ ظُلْمًا وَیَعْطِفُهٗ هَوَاهُ عَلَیْكَ

تو کیوں رحم نہیں کرتا اوس شخص پر جو اپنے نفس کو ظلما عذاب دے رہا ہے اور جسکو محبت

تیرنی طرف پہیر لالی ہے۔ وفات اسکی ۳۲۳؁ مین شہر بغداد مین ہوئی ؛

نحاس نحوی

ابوجعفر احمد بن محمد بن اسمعیل بن یونس مرادی نحوی مصری نحوین فاضل اجل تہا تصنیفات اسکی بکثرت ہین چنانچہ اس نے تفسیر قرآن۔ تفسیر ابیات سیبویہ (جو ایسی پہلے کسی نے تصنیف نہین کی) کتاب ادب الکاتب۔ کتاب اعراب القران۔ کتاب الناسخ والمنسوخ کتاب التفاحہ۔ کتاب الاشتقاق۔ کتاب المعانی۔ کتاب الوقف۔ کتاب فی شرح المعلقات السبع۔ کتاب طبقات الشعرا وغیرہ تصنیف کین۔ اور دس دیوان عرب لکہکر اونکی تفسیر کی اور علم نحو ابو الحسن علی بن سلیمان اخفش اور زجاج اور ابن انباری اور نفطویہ وغیرہ ادبائے عراق سے حاصل کیا۔ تدریس وتعلیم مین ہرگز دریغ نہ کرتا تہا اور لوگ بہی اس سے بڑی رغبت سے علم حاصل کرتے تہے مگر بخیل کم خرچ پرے درجے کا تہا شنبہ کے دن ۳۳۸؁ مین دریائے نیل کے کنارہ پر بیٹہکر کسی شعر کی تقطیع کر رہا تہا کہ کسی رہگذر نے یہہ سمجہکر کہ یہہ دریا پر جادو کر رہا ہے کہ وہ اب کے سال زور مین نہ آوے اور قحط پڑا رہے اوسکو لات مار کر دریا مین گرا دیا پہر اوس کی کہین خبر نہ ملی اور نہ نعش ہاتہ آئی عربی مین نحاس پیتل اور تانبے کے برتن بنانے والے کو کہتے ہین ؛

ابن طباطبا

ابو القاسم احمد بن محمد بن اسمعیل بن ابراہیم طباطبا بن اسمعیل بن ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی ابن ابی طالب مصر کے نامدار رؤسا مین سے تہے اشعار زاہدانہ اور رندانہ دونون مین کمال رکہتے تہے شعر کے باعث بڑی عزت وتوقیر حاصل کی اور طباطبا لقب آپکے جد اعلی کا ہے جو بسبب لکنت زبان کے قاف کو طا سے بدل کر لیتے تہے چنانچہ ایک دن غلام سے لباس مانگا غلام نے عرض کی درع لاؤن یا قمیص آپ نے فرمایا نہ طباطبا یعنے قبا قبا آخر ۶۴ برس کے ہوکر ۳۴۵؁ مین راہی ملک بقا ہوئے ؛

متنبّی شاعر

ابو الطیب احمد بن حسین بن حسن بن عبد الصمد کوفی - یہہ شاعر فصیح اللسان اور ناظم بلیغ البیان تہا علم ادب اور لغت مین بے نظیر تہا - چہوٹی عمر مین ملک شام مین آیا اور وہان کے ادبا سے علم ادب مین اعلے درجہ کی کمالیت پیدا کی علم عربی مین اسقدر ملکہ رکہتا تہا کہ جو مسئلہ اوس سے پوچہا جاتا اوسی وقت بلا تکلف عربی کی سند سے بیان کرتا تہا چنانچہ شیخ ابو علی فارسی مصنف ایضاح نے ایکدن پوچہا کہ فعلی کے وزن پہ کلام عرب مین کتنے جمع آئے ہین اس نے فی الفور جواب دیا کہ حجلی وظربی - شیخ کہتا ہے کہ مین تین رات متواتر لغت کی کتابین دیکہتا رہا مگر ان دونون جمع کے سوا اور کوئی جمع ہرگز نہ ملی - بعضے شعرا اسکے اشعار کو ابو تمام طائی کے شعرون پر ترجیح دیتے ہین - نامی شاعر کہتا ہے کہ ایک مضمون تمام شاعرون سے رہگیا تہا اور میرا منشا تہا کہ مین اسے ادا کرون پر متنبی اوس مین سبقت لے گیا اور وہ یہہ ہے *

رماني الدهر بالارزاء حتى ۔ فؤادي في غشاء من نبال

زمانے نے مجہہ پر مصیبتون کے اتنے تیر برسائے کہ میرا دل تیرون کے پردہ مین چہپ گیا ہے

فصرت اذا اصابتني سهام ۔ تكسرت النصال على النصال

اب مین ایسا ہوگیا ہون کہ جب مجکو تیر لگتے ہین تو پہالون پر پہالین ٹوٹتی ہین اسکی دیوان کی اور شعرا کے دیوانون سے زیادہ شرحین ہین چنانچہ کہتے ہین کہ اسکے دیوان کی چالیس شرحین ہین اور متنبی اس کا تخلص اسواسطے ہوا کہ اس نے ہمراہ اور لوگون کے بنی کلب وغیرہ سے ملکر دعوے نبوت کا کیا تہا سو لولو امیر حمص نائب اخشیدیہ کا اس کی تنبیہ کے واسطے لشکر لایا اور اسکو قید کر کے اسکے ہمراہیون کو ادہر ادہر پراگندہ کر دیا اور یہہ مدت تک قید رہا آخر توبہ کر کے اس نے رہائی پائی - بعضے یون کہتے ہین کہ اسنے شعر مین دعوے نبوت کا کیا تہا یعنے پیغمبر شعرا اپنے آپ کو کہتا تہا مگر مشہور جو

نے پہلے قول کو معتبر لکہا ہے - پہر سنہ ۳۳۷ھ مین امیر سیف الدولہ بن حمدان کے پاس گیا اور سنہ ۳۴۶ھ مین وہان سے مرخص ہوکر مصر مین آیا اور کافور اخشیدی اور انوجور بن اخشیدی کی مدح مین کئے قصیدے کہے مگر کافور کے روبرو پاتو مین موزے پہن اور کمر باندہ اور تلوار کو حمایل کر اپنے دو مسلح چوبدارون کے کندہون پر کہڑا ہوتا تہا - کافور اس گستاخی سے ناراض ہوا متنبی نے اوس کی ہجو مین ایک قصیدہ کہا اور صبح کے وقت عید الضحے کے دن سنہ ۳۵۰ھ کو وہان سے بہاگا کافور نے چاردن طرف اوس کی تلاش کے واسطے قاصد دوڑائے مگر وہ ہاتہہ نہ آیا کہتے ہین کہ کافور نے متنبی سے ملک کی صوبہ داری کا وعدہ کیا تہا لیکن اس کے تکبر اور رعونت سے خوف کرکے اسکو ایسے رتبہ عظیم سے محروم رکہا اور لوگون سے کہا کہ العیاذ باللہ جب نے آنحضرت کے مقابلہ مین دعوی نبوت کا کیا کیا وہ کافور کے مقابلہ مین بادشاہی کا دعوے نکریگا - سیف الدولہ کی مجلس مین ہر رات شاعر اور ادیب جمع ہوکر مباحثہ کرتی تہے ایک رات متنبی اور ابن خالویہ نحوی مین بحث ہو رہی تہی کہ ابن خالویہ نے متنبی کے مونہہ پر کنجی ماری جس سے خون نکل آیا اسلئے متنبی وہان سے ناراض ہوکر مصر مین گیا اور کافور کی مدح مین قصیدہ کہا پہر وہان سے بلاد فارس مین گیا اور عضد الدولہ بن بویہ دیلمی کی مدح کی اور بہت سا انعام پاکر سنہ ۳۵۴ھ مین بغداد کی طرف روانہ ہوا راستہ مین نعمانیہ کے پاس فاتک بن ابی جہل اسدی سے لڑائی ہوی جس مین متنبی اور اوس کا لڑکا دونون مقتول ہوگئے - کہتے ہین کہ جب متنبی نے دشمن کا غلبہ دیکہا تو بہاگنا چاہا غلام نے متنبی کا یہہ شعر پڑہکر فالخیل واللیل والبیدا تعرفنی والضرب والطعن والقرطاس والقلم کہا کہ اپنے یہہ شعر اپنی بہادری کی صفت مین کہا ہے اگر بہاگوگے تو آپکو لوگ جہوٹا شاعر کہین گے - پس متنبی اپنے اس شعر کے لحاظ سے لڑکر مارا گیا ٭

ابن فارس لغوی

ابو الحسین احمد بن فارس بن زکریا بن محمد بن حبیب رازی لغوی جمیع علوم مین مہارت کامل رکہتا تہا لیکن علم لغت اسپر غالب ہوا جسکے باعث اسکا لقب لغوی پڑا اس نے لغت مین کتاب المجمل اور فقہ مین حلیة الفقہا تصنیف کین۔ صاحب مقامات حریری نے مقامہ طیبہ مین مسایل فقہ کے بیان کرنے مین اسکی طرز اختیار کی ہے جب یہہ فاضل شہر ہمدان مین مقیم تہا تو بدیع ہمدانی مصنف مقامات بدیع نے اس سے استفادہ کیا شعر نہایت فصیح و بلیغ کہتا تہا جیسے کہ اوسکے یہہ شعر ہین ؎

وقالوا کیف حالک قلت خیر   تقضی حاجتی وتفوت حاج

اونہون نے میرا حال پوچہا مینے کہا اچہا ہے کوی حاجت روا ہوتی ہے اور کبہی روا نہین ہوتین ؎

اذا ازدحمت ہموم الصدر قلنا   عسی یوما یکون لہا انفراج

جب غم سینے مین ازدحام کراتے ہین تو کہتا ہون کہ قریب ہے کہ ایکدن انکی کشادگی ہوگی

ندیمی ہرتی وانیس نفسی   دفاتر لی ومعشوقی السراج

ہمنشین میری بلی اور میری جان کا انیس دفتر اور معشوق میرا چراغ ہے وفات اسکی سنہ ۳۹۰ مین ہوی اور قاضی علی بن عبد العزیز کے مقبرہ مین مدفون ہوا ؎

جوہری صاحب صحاح

ابو نصر اسمعیل بن احمد جوہری لغت اور ادب اور خوشخطی مین یگانہ زمانہ تہا لغت (حماد)
مین اسنے ایک کتاب بے نظیر جو صحاح جوہری کے نام سے مشہور ہے تصنیف کی اصل مین یہہ فاراب کا باشندہ تہا لیکن نیشاپور مین آکر اسنے سکونت اختیار کی اور وہین سنہ ۳۹۳ ہجری مین فوت ہوا ؎

بدیع الزمان ہمدانی

ابو الفضل احمد بن حسین بن یحیی بن سعید ہمدانی معروف بہ بدیع الزمان نظم و نثر مین یگانہ
تہا اوسنے ابو الحسین احمد مصنف مجمل سے اس نے روایت کی اور بڑے بڑے فصیح و بلیغ رسالے
انشا کیے اور لطیف و عجیب مقامے لکہے حریری نے اسی کی طرز پر مقامات تیار کی اور
اس کے علم و فضل کی تعریف اپنی کتاب کے خطبہ مین بڑے زور و شور سے کی
اور اسکی فصاحت و بلاغت کا معترف ہوا بدیع الزمان نے اچہے اچہے لطیفہ نظم و
نثر مین بیان کیے اور فقرات مسجع اور اشعار مرشحہ اور موشحہ جو سراسر پند و نصایح
سے پر ہین تصنیف کیے چنانچہ یہان نمونہ کے طور پر دو چار فقرے درج کیے جاتے ہین

الماء اذا طال مکثہ ظہر خبثہ واذا سکن متنہ تحرک نتنہ

پانی جب مدت تک کہڑا رہے تو اوس کی پلیدی ظاہر ہوتی ہے اور جب اوسکی سطح
ساکن ہو تو اوسکی بدبو حرکت کرتی ہے۔ دونون فقرون کا ایک ہی مطلب ہے ؛

الضیف یسمج لقاؤہ اذا طال ثواؤہ ویثقل ظلہ اذا انتہی محلہ

مہمان جب مدت تک قیام کرے تو اوسکا دیکہنا کریہ ہوتا ہے اور جب اوسکا قیام
نہایت تک پہونچے تو اوسکا سایہ ثقیل معلوم ہوتا ہے ان دونون فقرون کا بہی
ایک ہی مطلب ہے ؛

حضرتہ التی ہی کعبۃ المحتاج لا کعبۃ الحجاج ومشعر الکرام
لا مشعر الحرام ومنی الضیف لا منی الخیف وقبلۃ الصلات لا قبلۃ الصلوات

اوس کی درگاہ کعبہ محتاجون کا ہے نہ کعبہ حاجیون کا اور محل کرم کا ہے نہ محل حرم کا
اور مہمانون کی آرزوئین ہین نہ خیف کی منی ہے اور صلون کا قبلہ ہے نہ نمازون کا
قبلہ ہے۔ بدیع الزمان اکثر ملک ہرات مین رہتا تہا جب وہان اس کے علم و فضل
اور شعر و سخن کا چرچا پہیلا تو بعض اہل عصر نے جنکا سینہ حسد کی آگ سے جلا ہوا تہا
اسکو زہر دیدی جس سے سنہ ۳۹۸ھ مین راہی ملک بقا ہوا اور بعض مورخ اپنی تاریخون مین لکہتے ہین

حاکم ابو سعید عبد الرحمان بن دوست روایت کرتا ہے کہ مین نے بڑے بڑے معتبرون سے سنا ہے کہ بدیع ہمدانی مرض سکتہ سے مرا تہا اور اوس کی تجہیز و تکفین مین نہایت جلدی کی گئی اور خیال نہ کیا گیا کہ مرض سکتہ مین مبتلا ہے یا دراصل مرگیا ہے پہر قبر مین اوسکو ہوش آیا اور رات کو کفن کش نے اُسکی آواز سنی اور قبر کو کہود کر دیکہا تو داڑہی پکڑے ہوے قبر کے حبس سے مرا ہوا پایا ٭

نامی شاعر

ابو العباس احمد بن محمد دارمی مصیصی معروف بنامی علم ادب مین ماہر اور شعر گوئی مین متبحر تہا سیف الدولہ کے دربار مین متنبی کے بعد اسکے برابر کسیکا قدر اور مرتبہ نہ تہا اور متنبی سے اسکے معارضے اور مناقشے شاعرانہ بہت ہوتے رہے اشعار اسکے نہایت لطیف اور دلچسپ اور مرغوب خاطر ہین ٭

اَتَانِی فِی قَمِیصِ اللاذ یسعی ۔۔۔ عدوٌّ لی یُلقّبُ بالحبیبِ

میرے پاس ایک دشمن جسکا لقب حبیب تہا سرخ دریائی کا کرتہ پہنے ہوئے دوڑتا آیا۔

وقد عبث الشراب بمقلتیہ ۔۔۔ فصیر خدّہ کسنا اللھیب

اور شراب نے اوسکی آنکہون کو مست اور رخسار یکو آگ کی شعلہ کیطرح روشن کر دیا

فقلتُ لہ بما استحسنت ھذا ۔۔۔ فقد اقبلت فی زیٍّ عجیب

مینے اوسے کہا تو نے کس چیز سے اسکو خوبصورت بنایا کیونکہ تو کیا اچہے عجیب لباس مین میرے پاس آیا ہے ٭

احمرۃ وجنتیک کستک ھذا ۔۔۔ ام انت صبغتہ بدم القلوب

کیا تیرے رخسارون کی سرخی نے تجہکو یہہ لباس پہنایا یا تو نے اس کو عاشقون کے دلون کے خون سے رنگا ہے ٭

فقال الراح اھدت لی قمیصًا ۔۔۔ بلون قد حکی شفق الغروب

فثوبی و المدام ونون خدی   قرایب من قرایب من قرایب

اوس نے کہا کہ شراب نے مجکو کرتہ جس کا رنگ شفق غروب سے مشابہ ہے تحفہ دیا سو یہ کپڑا اور شراب اور میرے رخسارے کا رنگ آپسمین قریب ہین - یہہ شاعر ۹۰ برس کا ہوکر ۳۹۹ یا ۴۰۰ھ مین شہر حلب مین فوت ہوا - مصیصی نام شہر کا ہے طرطوس کے قریب بحر روم کے کنارے پر جسکو صالح بن علی ابو جعفر منصور کے چچازاد بہائی نے ۱۴۰ھ مین بنایا تہا ؎

ابو رقعمق

ابو حامد احمد بن محمد انطاکی ملقب بابی الرقعمق شاعر نامور ہے - ثعالبی نے یتیمۃ الدہر مین اسکی بڑی تعریف کی اور کہا کہ یہہ شخص یگانہ زمان اور علامہ دوران تہا اشعار صوفیانہ اور ظریفانہ دونون مین مہارت کامل رکہتا تہا اس کے شعر و سخن کا چرچا تمام ملک شام مین پہیلا اور وہان کے کل شاعرون سے عموماً اور شعراے مادحین سے خصوصاً فایق تہا - اکثر اس کے اشعار صریع الدلا شاعر کے طور پر ہین مصر مین مدت تک رہا اور وہان کے امرا و سلاطین کی مدح مین کئی قصیدے کہے معز ابو تمیم سعد بن منصور اور اوس کے بیٹے عزیز اور حاکم اور قائد اور وزیر ابو الفرج بن کلس وغیرہ روسا کی تعریف مین بڑے مبالغہ کئے اور عزت پائی اور مشہور زمانہ ہوا - اور جمعہ کے دن ماہ رمضان یا ربیع الآخر ۳۹۹ھ مین ملک مصر مین فوت ہوا ؎

ابن بقیہ نحوی

ابو طالب احمد بن بکر بن بقیہ عبدی نحوی فاضل متبحر تہا - اس نے علم نحو ابو سعید سیرافی اور ابو الحسن ربانی اور ابو علی فارسی سے حاصل کیا اور الیضاح ابو علی فارسی کی شرح بہت عمدہ لکہی ماہ رمضان مین پنجشنبہ کے دن ۴۰۶ھ مین فوت ہوا -

اور عبدی نسبت قبیلہ عبدالقیس بن اقصے بن دعمی کی طرف ہے ؛

ابراہیم حصری

ابو اسحق ابراہیم بن علی بن تمیم معروف بحصری قیروانی سخنور نامور اور شاعر سخن پرور وحید عصر اور یگانہ دہر تہا - اسنے عربی مین ایک دیوان اور کتاب زہر الآداب اور ثمر الالباب اور لطایف و ظرایف کے بیان مین کتاب المصون فی سر الہوی المکنون تصنیف کین قیروان کے جوان اس کے گرد بیٹہتے اور اسکے اشعار ظرافت آمیز اور کلمات مسرت انگیز سنکر محظوظ ہوتے اور اسکی بڑی عزت و شان کرتے تہے اس کے شعر و سخن کا چرچا اطراف عالم مین اسقدر پہیلا کہ چارون طرف سے اسکو انعام اور صلے ملنے لگے - یہہ شاعر ابوالحسن علی حصری شاعر کی خالہ کا بیٹا ہے جو پانچوین صدی مین ہوا حصری محل حصر یا بیع حصر کی طرف منسوب ہے - قیروان بفتح قاف افریقیہ مین ایک شہر کا نام ہے جسکو عقبہ بن عامر صحابی نے تعمیر کیا تہا

ابو عامر بن شہید قرطبی

ابو عامر احمد بن عبدالملک بن مروان ذوالوزارتین الاعلی احمد بن عبدالملک بن عمر بن محمد بن عیسے بن شہید اشجعی اندلسی ۳۸۲ھ مین پیدا ہوا شہر اندلس مین اس کے برابر کوئی عالم نہ تہا ابن حزم ظاہری سے اس کے اکثر مکاتبات اور مداعبات ہوتے رہے - اور اس نے کتاب کشف الدک و ایضاح الشک و کتاب التوابع والزوابع اور اور نہایت عمدہ کتابین تصنیف کین اور باوجود کمال علم و فضل کے سخاوت و مروت مین مشہور آفاق تہا جمعہ کے دن چاشت کے وقت اخیر تاریخ ماہ جمادی الاولی ۴۲۶ھ مین شہر قرطبہ مین فوت ہوا اور اشجعی اشجع بن ریث بن غطفان کی طرف منسوب ہے ؛

ابن کلیب

احمد بن کلیب شاعر نامور اور سخنور معنے پرور بذلہ گو لطیفہ سنج تھا اسلم بن احمد بن سعید پر عاشق ہوا اور اوس کے حسن و جمال اور خط و خال کی وصف مین شعر کہتا تھا چنانچہ اسنے یہہ اشعار اپنے معشوق کی صفت مین کہے ہین ؎

وَاَسْلَمَنِی فِی هَوَاهُ　　اَسْلَمُ هٰذَا الرَّشَا
غَزَالٌ لَهُ مُقْلَةٌ　　یُصِیْبُ بِهَا مَنْ یَّشَاءُ
وَشٰى بَیْنَنَا حَاسِدٌ　　سَیُسْاَلُ عَمَّا وَشٰى
وَلَوْ شَاءَ اَنْ یَرْتَشِیْ　　عَلَى الْوَصْلِ رُوْحِی ارْتَشٰى

یہہ شاعر اپنے دوست کے ہجر و فراق مین سنہ ۴۲۶ھ مین فوت ہوا ؎

ابن الابار

ابو جعفر احمد بن محمد خولانی اندلسی اشبیلی معروف بابن ابار معتضد عباد بن محمد لخمی اشبیلیہ کے حاکم کے مقربون مین سے تھا عالم اجل و فاضل اکمل تھا نظم مین اسکو بڑی دسترس تھی عربی مین اس نے ایک دیوان نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا وفات اس کی سنہ ۴۳۳ھ مین ہوئی خولان بفتح خاء معجمہ خولان بن عمرو کی طرف منسوب ہے اور اشبیلیہ اندلس مین ایک شہر کا نام ہے ؎

ابو نصر منازی

ابو نصر احمد بن یوسف سلیکی منازی کاتب سر دفتر شعرائے نامدار و فضلائے قابل اعتبار تھا ابو نصر مروان کردی والی میّا فارقین اور دیار بکر کا وزیر ہوا اور شہر میّا فارقین اور آمد کی جامع مسجد مین بڑا کتب خانہ جمع کر کے وقف کیا۔ ایک بار شیخ منازی ابو العلاء معری سے معرۃ النعمان مین ملا ابو العلاء نے اسکے آگے شکایت کی کہ مین نے ہر چند اپنا تعلق زمانہ سے چھوڑ دیا ہے لیکن یہہ بھی لوگ میرے ایذا رسانی سے ہرگز باز نہین آتے ابو نصر منازی نے کہا اب

اون کو تم سے کیا تعلق ہے تو نے انکے واسطے دنیا کو چھوڑ دیا ابو العلا نے تین دفعہ کہا دنیا کیا بلکہ مینے آخرت بہی ان کے واسطے چھوڑ دی مگر ابو نصر مذکور سر نیچے کرکے کھڑا رہا۔ اور زبان سے کچھہ نہ کہا ابو المعالی حضیری کتاب زینۃ الدہر مین منازی کے یہہ شعر لایا ہے ؎

ولی غلام طال فی دقۃ ۔ کخط اقلیدس لا عرض لہ

میرا ایک غلام باریکی مین اقلیدس کے خط کی طرح لنبا ہے جو عرض نہین رکہتا ؎

وقد تناہی عقلہ خفۃ ۔ فصار کالنقطۃ لا جزء لہ

اور اوس کی دانش خفت مین اُس نہایت تک پہونچی کہ نقطہ کی طرح اوسکی جزو نہین اس نے عربی مین ایک دیوان تصنیف کیا مگر مورخین لکہتے ہین کہ وہ مشہور نہین ہوا اور نہایت قلیل الوجود ہے۔ وفات اسکی ۴۳۷ھ مین ہوئی منازی مناز جرد کی طرف منسوب ہے جو خرت برت کے پاس ہے اور خرت برت نام قلعہ زیاد کا ہے اور یہہ منازوہ منازکرد نہین ہے جو نام قلعہ کا مضافات اخلاط سے ہے ؛

معرّی شاعر

ابو العلاء احمد بن عبد اللہ بن سلیمان بن محمد بن سلیمان بن داؤد تنوخی معرّی شاعر عدیم المثل تہا۔ علم صرف و نحو و لغت و اشتقاق و بدیع و بیان و معانی و ادب وغیرہ مین یکتائے زمانہ تہا علم نحو و لغت معرہ مین اپنے باپ سے اور حلب مین علی محمد بن عبد اللہ بن سعد نحوی سے حاصل کیا کئی کتابین اور رسالے تصنیف کئے اور اکثر کتابین اسکی اوسوقت مین مشہور اور مقبول ہوئین نظم مین کتاب لزوم ما لا یلزم پانچ جلد مین تصنیف کی اور کتاب سقط الزند تصنیف کرکے پہر آپ ہی اوس کی شرح ضوء السقط لکہی اور ایک کتاب جسکا نام الایک والغصون اور معروف بالہمزہ والردف ہے علم ادب مین قریب سو جزو کے تصنیف کی (جزو سے مراد یہان جلد ہے) ابو القاسم علی بن محسن تنوخی اور خطیب ابو زکریا وغیرہ علماے نامدار نے اس سے علم تحصیل کیا اور

روایت کی اجازت لی۔ ۲۷ ماہ ربیع الاول ۳۶۳ھ مین جمعہ کے دن وقت غروب آفتاب کے شہر معرہ مین پیدا ہوا اور ۳۶۷ھ مین چیچک سے اندھا ہوا اور داہنی آنکھہ پر سفیدی چھا گئی اور بائین آنکھہ بالکل جاتی رہی۔ حافظ سلفی ابو محمد عبد اللہ بن ولید بن غریب ایادی سے روایت کرتا ہے کہ مین بچپن مین ایک مرتبہ اپنے چچا کے ہمراہ ابو العلا کی زیارت کے واسطے گیا اور وہان جاکر دیکھا کہ ابو العلا نمدہ کی مصلے پر بیٹھا ہوا ہے اور نہایت نحیف الجسم پیر فرتوت ہے ایک آنکھہ اسکی رخسارے پر پڑی ہوئی اور دوسری آنکھہ غور مین گئی ہوئی تھی اور چہرہ پر چیچک کے داغ ہین۔ مین اوس کے قریب جاکر بیٹھا اسنے میرے سر پر ہاتھہ پھیر کر پیار کیا اور نہایت تضرع و عاجزی سے میرے حق مین دعا کی۔ اس نے ایک کتاب لامع العزیز دیوان متنبی کے شعرون کی تشریح مین لکھی جس سے لوگ بڑے خوش ہوئے اور اوسکے پاس جاکر تحسین اور آفرین کرنے اور داد سخن دینے لگے۔ ابو العلا نے کہا کہ اس کتاب کے لکھنے مین گویا متنبی کی روح نے مجھے مدد دی اور پردہ غیب سی میری طرف توجہ کی۔ اسنے دیوان ابو تمام کو مختصر کرکے اسکی شرح لکھی اور اوس کا نام ذکری حبیب کہا اور دیوان بحتری کو مختصر کرکے اوس کی شرح لکھی اور اوسکا نام غیث الولید رکہا اور دیوان متنبی کو مختصر کرکے اوس کی شرح لکھی اور اوسکا نام معجز احمد رکہا ۳۹۹ھ مین بغداد مین آیا اور وہان ایک سال اور سات مہینے رہکر پھر معرہ مین واپس گیا اور کتابین تصنیف کرنے لگا اور درس جاری کیا چنانچہ چارون طرف سی طلبا اسکے پاس استفادہ کے واسطے آتے تھے۔ ابو العلا نے نابینائی کے باعث ایک مکان خاص اپنے واسطے مقرر کیا ہوا تھا جس مین ہمیشہ بیٹھا رہتا تھا اسلئے اسکا نام رہین المجلس پڑا اس نے ۴۵ سال گوشت اس خیال سے نہ کہایا کہ بیچارے اچھے جانور کو ذبح کرنا محض ایذا رسانی ہے اور یہہ امر مطلقاً معیوب و مذموم ہے۔ کہتے ہین کہ اس شاعر نے گیارہ سال کی عمر مین شعر کہنا شروع کیا تھا جمعہ کی رات تیسری

ماہ ربیع الاول ۴۴۹ھ مین شہر معرہ مین فوت ہوا۔ اور اپنے محلہ کے مسجد ان مین دفن کیا گیا۔ تنوخی بفتح تا وضم نون نام قبیلہ کا ہے اور معری نسبت معرۃ النعمان کی طرف ہے اور معرہ نعمان ایک گانو کا نام ہے جو مابین حمات اور شیزر کے واقع ہے اور نعمان بن بشیر انصاری کی طرف منسوب ہے ؁

خطیب بغدادی

ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت بغدادی المعروف بخطیب بغدادی مصنف تاریخ بغداد فاضل کامل اور عالم عامل تہا۔ علم حدیث اور تواریخ مین بڑا ماہر تہا اس نے فقہ ابو الحسین محاملی اور قاضی ابو الطیب طبری سے حاصل کی اور اوسمین ضرب المثل زمانہ ہوا اور قریب ایک سو کے تصنیف کی مگر سب علمون سے بڑہکر اسکا خیال علم حدیث اور تواریخ مین تہا اور تواریخ مین اسکی سند کو بڑا اعتبار ہے چوبیسوین ماہ جمادی الآخر روز پنجشنبہ ۳۹۲ھ مین پیدا ہوا اور ساتوین ذی الحجہ یوم دوشنبہ ۴۶۳ھ مین رحلت کی۔ محب الدین ابن نجار بیان کرتا ہے کہ ابو البرکات اسمعیل بن سعد صوفی نے کہا کہ شیخ ابو بکر بن زہرا صوفی نے اپنی قبر کے واسطے بشر حافی کی قبر کے پاس جگہہ لی تہی اور وہان ہر ہفتہ مین ایک دو مرتبہ جاکر قرآن مجید پڑہتا اور سویا کرتا تہا جب ابو بکر خطیب کے مرنیکا وقت قریب پہونچا تو اوس نے وصیت کی کہ مجہے بشر حافی کے پاس دفن کرین اور میرا کل مال و متاع فقہا اور محدثین کو دین اور کتب خانہ وقف کرین پس لوگ اوس کے مرنے کے بعد ابو بکر بن زہرا سے قبر کی زمین کے واسطے مستدعی ہوئے لیکن اوس نے سخت انکار کیا پہر وہ اوس کے باپ کے پاس گئے اوس نے بیٹے کو بلوا کر کہا کہ مین یہہ نہین کہتا کہ خطیب کی قبر کے واسطے جگہہ دو مگر یہہ بتاؤ کہ اگر بشر حافی زندہ ہوتا اور تو اوس کے پاس بیٹہا ہوتا اور خطیب اگر تیرے سے نیچے درجہ پر بیٹہتا تو کیا یہہ بات تجہی اچہی معلوم

ہوتی - ابو بکر بن زہر انے کہا نہین بلکہ مین اونکو اپنی جگہہ دیتا اور آپ اون سے نیچے بیٹھتا اوس کے باپ نے کہا کہ اب یہی ایسا ہی کرنا چاہیئے پس ابو بکر نے خوش ہوکر اوسی وقت جگہہ دیدی ۞

ابن زیدون مخزومی

ابو الولید احمد بن عبد اللہ بن احمد بن غالب بن زیدون مخزومی اندلسی قرطبے شاعر بذلہ گو لطیفہ سنج اور فصاحت شعر مین ضرب المثل زمانہ تہا ابن بسام نے کتاب ذخیرہ مین لکہا ہے کہ ابن زیدون نظم و نثر مین اوستاد کامل تہا اور شعرائے بنی مخزوم کا اسپر خاتمہ ہوا - فقہ مین اس کے برابر کوئی فاضل نہ تہا شہر قرطبہ مین لوگ اسکے پاس آکر علم لغت اور ادب پڑہتے اور فایدہ حاصل کرتے تہے ۴۴۱ھ مین قرطبہ سے معتضد باللہ ابو عمر عباد والی اشبیلیہ کی خدمت مین گیا معتضد باللہ نے اسکی بڑی عزت و حرمت کی اور اپنا مصاحب بنایا ماہ رجب ۴۶۳ھ مین شہر اشبیلیہ مین فوت ہوا - اور وہین دفن کیا گیا - ابن زیدون مخزومی اسکا لقب مشہور ہوا اور زیدون اسکے جد کا نام ہے

ابن خیاط شاعر

ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن علی بن یحیی بن صدقہ تغلبی المعروف با بن خیاط کاتب شاعر فصیح اللسان اور بلیغ البیان تہا نظم و نثر دونون مین یگانہ زمانہ شمار کیا جاتا تہا - سیر و سیاحت کا اسکو بڑا شوق تہا کئی ملکون مین پہرتا رہا اور اکثر معززون کی مدح مین قصاید کہے - ابو الفتیان بن جیوش شاعر سے حلب مین ملا اور اپنے طبعزاد شعر اوس کو سنائے - ابو الفتیان نے کہا کہ مجھے اس نوجوان نے اپنی جان پر رولا دیا کیونکہ بسا اوقات جہان مین ایسا ہوتا رہا ہے کہ جب کوئی شخص کسی صناعت مین ماہر ہوا تو یہہ امر اوس فن کے بوڑہون کے مرنے پر دال ہوا - یہہ شاعر ایک دفعہ مفلسی کی حالت مین شہر بغداد مین گیا اور ابن جیوش کیطرف خط لکہا ابن جیوش

نے اس کی بڑی قدر و منزلت کی اور اپنے پاس رکھا اس کے اشعار عربی اکثر لاجواب
ہین دمشق مین سنہ [illegible]ھ مین پیدا ہوا اور گیارھوین ماہ رمضان سنہ [illegible]ھ مین فوت ہوا؛

ابن خازن کاتب

ابو الفضل احمد بن محمد بن فضل بن عبد الخالق المعروف با بن خازن کاتب بغدادی کا
اصل بغدادی مولد علم اور شعر اور خوشخطی مین یگانہ زمانہ تھا جسقدر اسکی شعر ہین
سب جید اور مقبول اہل فن ہین چنانچہ اس کے دو شعر ذیل مین درج کئے جاتے ہین؛

مَن یَستقِم یُحرَم مُناہ و من یزِغ ۞ یختصُّ بالاسعافِ والتمکین

جو شخص ایک ہی حال پر قایم رہیگا وہ اپنی امیدون سے محروم رہیگا اور جو ایک حال سے پہسلیگا وہ حاجت روائی اور تمکین کے ساتھہ خاص ہوگا؛

اُنظُر الی الالف استقام ففاتہ ۞ عجمٌ و فاز بہا اعوجاج النون

الف کی طرف دیکھہ کہ مستقیم ہے تو عجم نے اوسکو ترک کیا اور خمیدگی نون کی اس رتبہ کو پہونچی یعنے عرب و عجم دونون زبانون مین نون آتا ہے۔ وفات اس کی ماہ صفر سنہ [illegible]ھ مین ہوئی؛

ابو الصلت امیہ

ابو الصلت امیہ بن عبد العزیز بن ابو الصلت اندلسی کاتب فصیح اور شاعر بلیغ تھا۔ ایک کتاب یتیمۃ الدہر ثعالبی کی طرز پر لکہی اور اوسکا نام حدیقہ رکھا۔ علم حکمت اور ادب مین اور علمون سے بڑہکر مہارت رکہتا تھا اور ادیب حکیم کے نام سے مشہور تھا۔ شعر نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کرتا تھا چنانچہ اس کے یہہ دو شعر ہین؛

عجبتُ من طرفک فی ضعفہ ۞ کیف یصید البطل الاصیدا

مین تیرے گوشہ چشم سے تعجب کرتا ہون کہ باوجود ضعف کے بڑے بڑے سرکش
[illegible]

یفعل فینا وھو فی غمدہ   مایفعل السیف اذ جردا

اور باوجودیکہ وہ پردے مین ہے پہر ہم مین وہ کام کرتا ہے جو تلوار مجرد کام کرتی ہے
انیر عمر مین شہر مہدیہ مین سکونت پذیر ہوا اور وہان کے حاکم علی بن یحیی بن تمیم
بن معز بن بادیس نے اسکی بڑی عزت وتوقیر کی اور وہان خدا تعالے نے اسکو
ایک لڑکا بہی عطا فرمایا جسکا نام اس نے عبد العزیز رکہا یہہ عبد العزیز شعر و شطرنج
مین بڑا فایق تہا اور شہر حاجیہ مین سنہ ۴۴۶ھ مین فوت ہوا - اور ابو الصلت امیہ سنہ ۱۹ھ
مین شہر مہدیہ مین راہی ملک بقا ہوا ؁

کلبی غزی

ابو اسحق ابراہیم بن یحیی بن عثمان بن محمد کلبی اشہبی غزی شاعر فصیح اللسان
اور ناظم خوش لہجہ عذب البیان تہا - حافظ ابن عساکر نے تاریخ دمشق مین لکہا ہے
کہ یہہ شخص سنہ مین دمشق مین آیا اور فقیہہ نصر مقدسی سے علم حدیث کی تکمیل کی
اور بغداد مین جاکر کئی سال مدرسہ نظامیہ کا مدرس رہا اور وہان کے مدرسون کی
مدح مین کئی قصیدے کہے اور کئی مرثیہ منظوم کئے - پہر وہان سے خراسان کو گیا
اور وہان کے امرا و سلاطین کی تعریف مین بہت قصیدے کہے اور عزت و منزلت
حاصل کی - عربی مین ہزار بیت کا دیوان تصنیف کیا - عماد کاتب نے خریدہ مین
اس کی بہت تعریف کی اور لکہا کہ کلبی غزی نے بہت شہرون کی سیر و سیاحت کی
اور دور دور از ملکون مین گیا اور علم کا شیوع کرتا رہا اور جہان گیا وہان کے بزرگون
کی تعریف مین قصیدے کہے اور عزت پائی اور مقبول خاطر خاص و عام ہوا آخر خراسان
اور کرمان مین اس کی بڑی قدر و منزلت ہوی اور وہان کے روسا و عمایدنے
اسکی بہت تعظیم و تکریم کی - ناصر الدین مکرم بن علا وزیر کرمان کی مدح مین اس نے
قصیدہ بائیہ تصنیف کیا اور بڑا انعام پایا اور اپنے وقت مین اوستاد فن مشہور ہوا -

اشعار ظرافیانہ بہی اس کے بکثرت ہین آخر مین اس نے شعر کہنا چہوڑ دیا کسی نے
پوچہا کہ آپ نے شعر کہنا کیون چہوڑ دیا ہے اسنے اسکے جواب مین فی البدیہہ یہہ دو شعر کہے
قالوا ہجرت الشعر قلت ضرورۃ ۔ باب الدواعی والبواعث مغلق
لوگون نے کہا کہ تونے شعر کہنا کیون چہوڑ دیا مینے کہا اسواسطے کہ خواہش کرنے
اور برانگیختہ کرنے والون کے دروازے بند ہوئے ؛
خلت الدیار فلا کریم یرتجی ۔ منہ النوال ولا ملیح یعشق
اور سب ولائیتین خالی ہوئین اب نہ کوئی کریم ہے جس سے بخشش اور انعام کی
امید کی جاوے اور نہ کوئی ملیح ہے جسپر عشق لگایا جاوے شہر غزہ مین
سنہ ۴۴۱ھ مین پیدا ہوا ۔ اور شہر مرو اور بلخ کے درمیان سنہ ۵۲۴ھ مین فوت ہوا ؛
نقل کرتے ہین کہ جب اسکی وفات کا وقت نزدیک پہونچا تو یہہ عجز وانکسار سے رو کر کہنے
لگا کہ مجہے غفور الرحیم کی درگاہ سے ضرور تین چیزون کے باعث امید مغفرت کی ہے
اول میرا مولد امام شافعی کا شہر ہے دوسرا مین پیر فرتوت ہون اور میری عمر
ستر سے زیادہ ہے ۔ تیسرا مین مسافرت مین مرونگا ۔ پس یہہ کہکر فوت ہوا ؛

ابن خفاجہ اندلسی

ابو اسحق ابراہیم بن الوالفتح بن عبد اللہ بن خفاجہ اندلسی شاعر خوش تقریر
شیرین بیان تہا ابن بسام نے ذخیرہ مین اسکی بڑی تعریف کی اور اس کو
شعراے مجیدین سے گنا یہہ شاعر اپنے اشعار در رشاہوار کے عوض امرا و سلاطین
سے صلہ اور انعام کی بالکل خواہش نہ رکہتا تہا ایک دیوان عربی مین نہایت عمدہ
تصنیف کیا ۔ شہر شقر مین سنہ ۴۵۰ھ مین پیدا ہوا ۔ اور اسی شہر مین ۲۶ ماہ شوال سنہ ۵۳۳ھ
ہجری مین فوت ہوا ۔ شقر ایک چہوٹا سا شہر شاطبیہ اور بلنسیہ کے درمیان واقع ہے ؛

احمد ارجانی

ابوبکر احمد ناصح الدین بن محمد بن حسین ارجانی تستر اور عسکر مکرم کا قاضی تہا۔ شعر بہت فصیح و بلیغ کہتا تہا۔ عماد کاتب اپنی کتاب خریدہ مین لکہتا ہے کہ ارجانی عنفوان جوانی مین مدرسہ نظامیہ مین رہا اور شعر کی طرف اس قدر مایل تہا کہ اپنی آخر عمر تک اسی مین مصروف رہا۔ ابن خلکان کہتا ہے کہ مینے اس کے دیوان مین لکہا دیکہا ہے کہ یہہ خوزستان کے شہرون تستر اور عسکر مکرم مین قاضی ناصر الدین ابومحمد عبد القاہر بن محمد اور اسکے بعد عماد الدین ابو العلاء کا نایب رہا۔ شاعر فقیہ تہا۔ یہہ مختلف اشعار اس کے ہین ؎

انا اشعر الفقہاء غیر مدافع ۔ فی العصر وانا افقہ الشعراء

مین بلا روک ٹوک اپنے زمانہ کے سب فقیہون سے بڑا شاعر ہون یا مین سب شاعرون سے بڑا فقیہہ ہون ؎

احب المرء ظاہرہ جمیل ۔ لصاحبہ و باطنہ سلیم

مین اوس شخص کو دوست رکہتا ہون جسکا ظاہر اپنے دوست کے حق مین نیک اور باطن سلیم ہو

مودتہ تدوم لکل ہول ۔ وہل کل مودتہ تدوم

اوس کی دوستی ہر ایک خوف و خطر مین ہمیشہ رہتی ہے اور کیا ہر ایک شخص کی دوستی ہمیشہ رہتی ہے۔ اس نے عربی مین ایک دیوان نہایت عمدہ تصنیف کیا۔ سنہ ٤٦٠ھ مین پیدا ہوا۔ اور ماہ ربیع الاول سنہ ٥٤٤ھ مین شہر تستر یا عسکر مکرم مین فوت ہوا ؎

ابن منیر شاعر

ابو الحسین احمد بن منیر بن احمد بن مفلح طرابلسی مہذب الدین عین الزمان لقب شاعر بے نظیر تہا اسکا باپ طرابلس کے کوچون اور بازارون مین شعر گاتا پہرتا تہا صغر سنی مین اس نے قرآن مجید حفظ کر لیا اور جوان ہوتے ہی علم ادب مین کمال پیدا کیا اور ایک دیوان عربی مین نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا اور دمشق مین رہ کر

سکونت اختیار کی - ابن منیر اور ابو عبد اللہ محمد بن نصر بن صغیر المعروف بابن قیسرانی
مین بڑے سوادِ عداوت و منافست ہوتے رہے اور ایک دوسرے کی مذمت مین قصیدے
لکھتے رہے ابو المجد قاضی سو تیار بیان کرتا ہے کہ ملک شام مین دو شاعر ابن منیر
اور ابن قیسرانی یگانہ زمانہ تھے - اور اکثر ابن منیر ابن قیسرانی کو ملامت کرتا تھا کہ ابن
قیسرانی ایسا منحوس ہے کہ جس سے وہ ہمنشین ہوتا ہے وہ ضرور ہی رنج والم مین
پڑتا ہے اتفاقًا اتابک عماد الدین زنگی حاکم شام نے جب قلعہ جعبر کا محاصرہ کیا تو اوسکی
محفل مین مغنی نے ابن منیر کا شعر گایا اتابک زنگی کو وہ شعر نہایت پسند آیا اوس نے
حلب کے حاکم کی طرف خط لکہا کہ ابن منیر کو ہماری طرف جلدی بہیجو حاکم حلب نے
خط دیکہتے ہی ابن منیر کو اوس کی طرف روانہ کیا - پس ابن منیر جس رات اتابک
کے پاس پہونچا اوسی رات اتابک مقتول ہوا اور ابن منیر ہمراہ لشکر کے حلب مین
واپس آیا ابن قیسرانی نے کہا کہ اے ابن منیر یہہ باعث تیرے تکبر اور طعنہ زنی کا
ہے جو تو ہر وقت مجہہ سے کرتا تہا - ابن منیر شہر طرابلس مین سنہ ۴۷۳ھ مین پیدا ہوا -
اور ماہ جمادی الآخر ۵۴۸ھ مین شہر حلب مین فوت ہوا - ابن خلکان لکہتا ہے کہ
ابن منیر کی قبر پر مینے یہہ شعر لکہے ہوئے دیکہے ؎

مَنْ زارَ قبری فلیکن مُوقِنًا ، انّ الذی الْقاہ یلقاہٗ

جو شخص میری قبر کی زیارت کرے یقینًا جان لے کہ جس سے مجہہ ملا ہے وہ اوسی سے ملیگا

فیرحم اللہ امرأً زارنی ، وقال لی یرحمک اللہ

خدا تعالی اوس بندہ پر رحم کرے جس نے میری قبر کی زیارت کی اور یرحمک اللہ کہا

رشید بن زبیر غسانی

قاضی رشید ابو الحسین احمد بن قاضی رشید ابو الحسن علی بن قاضی رشید ابو اسحق
ابراہیم بن محمد بن حسین بن زبیر غسانی حاوی علوم ظاہری و باطنی واقف مسائل

عقلی ونقلی ادیب اریب فطن لبیب تہا- کتاب الجنان اور ریاض الاذہان علمائے کرام وشعراے عظام کے بیان مین لکہی اور ایک دیوان عربی مین نہایت عجیب وغریب تصنیف کیا- اس نے ۳۲۶ھ مین شعر کہنا شروع کیا تہا ثعالبی نے کتاب السیل والذیل مین اسکی علم اور شعر کی بڑی تعریف کی- ۳۳۰ھ مین شہر اسکندریہ مین ناظر دیوان شاہی ہوا- اور ماہ محرم ۳۴۲ھ مین ظلماً قتل کیا گیا غسانی قوم ازد سے ایک قبیلہ کا نام ہے جو یمن مین پانی غسان کا پینے سے غسانی مشہور ہوئے اور غسانیون کا مفصل حال ہمنے تاریخ عرب مین لکہا ہے ؂

ابن رفاعی

ابو العباس احمد بن ابو الحسن علی بن ابو العباس احمد المعروف با بن رفاعی علم وعمل مین کامل اور شعر گوئی مین یگانہ تہے ہزارون آدمی آپکے معتقد اور ہر طرح کے فیوضات آپ سے جاری تہے طایفہ رفاعیہ اور بطائحیہ آپکی طرف منسوب ہے آپکے معتقد ایسے صاحب کرامت تہے کہ زندہ سانپ کو کہا جاتے تہے اور گرم تنور مین داخل ہوکر اونکو سرد کردیتے تہے اور علمائے کرام آپ سے مستفیض ہونے کے لئے ممالک دور دراز سے آتے تہے اور اپنا مقصود حاصل کرکے واپس جاتے تہے آپ شعر نہایت فصیح بلیغ تصنیف کرتے تہے چنانچہ آپ کے ایک قصیدے کے چند شعر یہان لکہی جاتی ہین ؂

اذا جن لیلی ھام قلبی بذکرکم   انوح کما ناح الحمام المطوق

جسوقت اندہیری رات چہا آتی ہے تو میرا دل تمہارے ذکر سے حیران وپریشان ہوتا ہے اور مین قمری طوق دار کی طرح نوحہ کرتا ہون ؂

وفوقی سحاب تمطر الھم والاسی   وتحتی بحار بالھوی تتدفق

میرے اوپر ایسے بادل ہین جو غم والم کا مینہہ برساتے ہین اور میرے نیچے ایسے دریا ہین جو روشنی پانی ہوا اور شوق کا بہاتے ہین ؂

سَلُوا اُمَّ عَمْرٍو کَیْفَ بَاتَ اَسِیْرُھَا اِذَا الاُسَارٰی دُوْنَہٗ وَ الْمَوْتُ

ام عمرو سے پوچھو کہ اوس کے قیدی نے رات کس طرح کاٹی ہوگی جبکہ اور قیدی اوسکے پاس رہا کیے جاتے تھے اور وہ بند تہا ؀

فَلَا ھُوَ مَقْتُوْلٌ فَفِی الْقَتْلِ رَاحَۃٌ وَلَا ھُوَ مَمْنُوْنٌ عَلَیْہِ فَیُطْلَقُ

پس نہ وہ قتل کیا گیا کیونکہ قتل مین اسکے لئے راحت تہی اور نہ اوس پہ احسان کیا گیا تاکہ رہا کیا جاتا - ۲۲ - جمادی الاول ۵۷۸ھ مین قریہ ام عبیدہ مین فوت ہوئے - ام عبیدہ عراق کے بطایح کے درمیان ایک گانو کا نام ہے اور بطایح عراق کے قریب چند گانو ہین جو سنگریزے والی زمین پر جہان پانی کا گذر ہوتا ہے واقع ہین اور ملک عراق مین اون کی بڑی شہرت ہے رفاعی رفاعہ کی طرف منسوب ہے اور رفاعہ ایک مرد عربی کا نام ہے ؀

اسعد بن مماتی

ابوالمکارم اسعد بن خطیر ابی سعید مہذب بن مینا مماتی مصری نصرانی ناظم و ناثر مجمع الفضایل منبع الفواضل تہا اور مصر مین عہدہ ناظر دیوان شاہی پر ممتاز رہا - اس نے بہت عمدہ عمدہ تصنیفات کین چنانچہ سلطان صلاح الدین کے احوال مین نظم مین ایک عمدہ کتاب تصنیف کی اور کتاب کلیلہ دمنہ کو منظوم کیا اور ایک عمدہ دیوان عربی مین تصنیف کیا - یہہ شخص آبا و اجداد سے شاعر چلا آتا ہے عماد کاتب نے اپنی کتاب خریدہ مین اسکی تعریف کی اور لکہا کہ مین اسعد مذکور سے شہر قاہرہ مین ملا تہا اسوقت وہ ملک ناصر کے لشکر کا متولی تہا اور لشکر کے کل آدمی معہ اپنے متولی اسعد کے نصرانی تہے پہر یہہ شخص ملک صلاح الدین کیوقت مین مشرف باسلام ہوا جنفی الدین وزیر سے ڈر کر ملک ظاہر سے پناہ لینے کے واسطے حلب کی طرف بہاگ گیا ۶۲ سال کا ہو کر یکشنبہ کے دن ماہ جمادی الاول ۶۰۶ھ مین فوت ہوا مماتی اسکی جد ابو ملیح کا لقب ہے ؀

نفیس قطرسی

ابو العباس احمد بن ابو القاسم عبد الغنی بن احمد بن عبد الرحمان بن خلف بن مسلم لخمی منعوت بہ نفیس ادیب اور شاعر بے نظیر تھا عربی میں اس نے ایک دیوان تہا مختصر تصنیف کیا اور اس کے بعض قصیدون میں امیر شجاع الدین جلدک والی دمیاط کی تعریف کی۔ نفیس قطرسی ستر سال کا ہوکر ۲۴ ربیع الاول سنہ ۵۶۳ھ میں شہر قوص میں فوت ہوا۔ قطرس اس کے جد کا نام ہے اور لخمی لخم بن عدی کی طرف جسکا نام مالک ہے منسوب ہے اور مالک جذام کا بہائی ہے اور جذام کا نام عمرو بن عدی ہے دونوں بہائیون مین ایک مرتبہ سخت جہگڑا ہوا تہا جس مین عمرو نے مالک کے لخم یعنے تہاپچہ مارا اور مالک نے عمرو کے ہاتہ پر چہری ماری جس سے اسکا ہاتہ کٹ گیا لخم اور جذام کے معنی کاٹنے کے ہین۔ اس دن سے مالک کا نام لخم اور عمرو کا نام جذام پڑ گیا اور دونون قبیلے اسکے نام سے مشہور ہوئے۔ ان قبائل کا مفصل ذکر تاریخ عرب مین کیا گیا ہے ؛

ابراہیم ظہیر الدین قاضی سلامیہ

ابو اسحق ابراہیم بن نصر بن عسکر الملقب بظہیر الدین عراق کا باشندہ تہا مدرسہ نظامیہ مین اس نے تعلیم پائی اور علم فقہ اور حدیث مین کمال پیدا کیا اور سلامیہ مین عہدہ قضا پر ممتاز ہوا۔ اور مدت تک وہین قاضی رہا مگر اخیر اسپر شعر کا شوق اسقدر غالب ہوا کہ شب و روز اسی شغل مین رہتا تہا پنجشنبہ کے دن ۳ ماہ ربیع الآخر سنہ ۶۱۰ھ مین سلامیہ مین فوت ہوا ؛

صلاح الدین اربلی

ابو العباس احمد بن عبد السید بن شعبان اربلی شاعر رطب اللسان اور عذب البیان تہا امام غزالی کی خلاصۃ الفقہ کو اکثر یاد کرتا تہا ماہ محرم سنہ [illegible] مین بادشاہ نے اسکو

قید کر دیا مدت تک قید مین رہا پھر اس نے یہہ دو بیت

اِصْنَعْ مَا شِئْتَ اَنْتَ الْحَبِیْبُ ۔ مَالِیْ ذَنْبٌ بَلٰی کَمَا قُلْتَ ذُنُوْبُ

ھَلْ لَّکُمْ بِالْوِصَالِ فِیْ لَیْلَتِنَا ۔ تَجْلُوْ صَدَءَ الْقُلُوْبِ فَتَعْفُوْا الذُّنُوْبُ

تصنیف کر کے ایک رقاصہ کی طرف بادشاہ کی محفل مین گانے کے لئے لکھے جب رقاصہ نے وہ شعر گاتے بادشاہ نے پوچھا یہہ شعر کس شاعر کے ہین رقاصہ نے اس کا نام بتلایا بادشاہ نے اُسی وقت اس کو رہا کر دیا اور آگے سے بڑھکر اس کی عزت و توقیر کرنے لگا اور ایک منصب جلیل عطا فرمایا یہہ شاعر ۲۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱ھ مین اس جہان فانی سے ملک جاودانی کو رخصت ہوا ؎

ابن خلکان

ابو العباس احمد بن ابراہیم بن ابی بکر بن خلکان بن تاوق بن عبد اللہ بن شاکل بفتح کاف بن حسین بن ملک بن جعفر بن یحیی بن خالد برمکی قاضی القضاۃ شمس الدین اربلی سر دفتر علماء نامدار و سر آمد فضلاے عالی تبار علم فقہ و حدیث اور ادب اور تاریخ اور نحو و عروض اور لغت اور نقد شعر مین بے نظیر تھا نظم و نثر دونون نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کرتا تھا عربی مین تاریخ وفیات الاعیان المشہور تاریخ ابن خلکان جو جم الفوائد کثیر المنافع ہے اسنے تصنیف کی یہہ فاضل مدت تک ملک مسعود بن مظفر والی حمات پر عاشق رہا اور ایک مرتبہ اوسکے ہجر و فراق مین تمام رات یہہ شعر پڑھتا رہا ؎

اَنَا وَاللّٰہِ ھَالِکٌ ۔ آیِسٌ مِنْ سَلَامَتِیْ

مین خدا کی قسم مرنے والا اور اپنی سلامتی سے مایوس ہون ؎

اَوْ اَرٰی الْقَامَۃَ الَّتِیْ ۔ قَدْ اَقَامَتْ قِیَامَتِیْ

یا وہ قد و قامت دیکھون جس نے میری قیامت برپا کی ۔ یہہ فاضل کئی مدرسون مین مدرس رہکر پہلے مصر مین چند مدت تک قاضی رہا پھر ملک شام کی قضا اسکو ملی دس برس

کے عہدہ سے معزول ہوا اور سات سال تک خانہ نشین رہا۔ پھر دوبارہ قضا پر ۶۷۶ھ
مامور ہوا۔ گیارھوین ربیع الاول پنجشنبہ کے دن نماز عصر کے وقت ۶۰۸ھ مین پیدا ہوا
اور ۷۳ سال کا ہو کر شنبہ کے دن ماہ رجب ۶۸۱ھ مین پانچ روز بیمار رہکر دمشق مین
فوت ہوا۔ اربل نام شہر کا ہے جو نہر دجلہ کے مشرقی کنارہ پر موصل کے قریب واقع ہے
بعضے خلکان کی وجہ تسمیہ اسطرح بیان کرتے ہین کہ یہہ شخص اپنے بزرگون کی تعریف
سے اپنا فخر ظاہر کرتا تھا اور کہتا تھا کان ابی کذا وکان جدی کذا پس کسی نے اس کے
جواب مین کہا خل کان یعنی کان کا ذکر چھوڑ دے اور اپنے علم وفضل پر فخر کر ۔

ابو الفدا

ملک موید عماد الدین ابو الفدا اسماعیل والی حمات ابن سلطان ملک افضل نور الدین
ابو الحسن علی کردی دمشق کا حاکم تھا پھر ملک ناصر نے اسکی کمال خدمت و لیاقت دیکھکر
اسکو حمات کا حاکم بنایا یہہ شخص کئی علم جانتا تھا لیکن سب سے علم ہیئت مین بڑا کامل
اور اہل علم کا دوست اور قدرشناس تھا اثیر الدین ابہری مدت تک اس کے پاس رہا
اسنے اسکا معقول وظیفہ مقرر کیا ہوا تھا اور جمال الدین محمد بن نباتہ کو ہر سال چھ سو
درہم علاوہ انعام اور صلہ کے دیتا تھا یہہ شخص بڑا ناظم وناثر تھا صغر سنی مین اسنے کتاب
الموازین تصنیف کی پھر فقہ مین نظم الحاوی اور تاریخ مین المختصر فی اخبار البشر جو
تاریخ ابو الفدا کے نام سے مشہور ہے اور کتاب الکناش کئی جلدون مین اور کتاب
تقویم البلدان جغرافیہ مین تصنیف کین۔ تاریخ ابو الفدا نہایت عمدہ تاریخ ہے جس مین
حضرت آدم سے لیکر آٹھوین صدی کے ابتدا تک حال ہے اور تقویم البلدان جغرافیہ مین
بے نظیر کتاب ہے اور یہہ دونون کتابین اسکی معلومات وسیع پر دلالت کرتی ہین
اور مستند زمانہ ہین یہہ فاضل بادشاہ ساٹھ برس کا ہو کر ۷۳۲ھ مین فوت ہوا ۔

شرف الدین

اسمعیل ۶۷۲ ہجری مین شہر یمن مین پیدا ہوا اور زبید مین سکونت اختیار کی یہ شخص نہایت ذکی اور ذہین اور متقی تہا۔ کتاب عنوان الشرف اور مختصر الہدایہ اور اور عمدہ کتابین اسنے تصنیف کین سلطان ناصر احمد بن اسماعیل کے وقت مین اسکو منصب جلیل حاصل ہوا اور ۸۳۷ ہجری مین فوت ہوا۔

ابن عرب شاہ

شہاب الدین احمد بن محمد بن عبد اللہ دمشقی انصاری المعروف بابن عرب شاہ فاضل اجل اور ادیب کامل تہا۔ علم صرف نحو۔ بدیع۔ بیان۔ معانی۔ عروض۔ شعر وغیرہ مین کمال دسترس رکہتا تہا عجائب المقدور فی تاریخ تیمور المعروف بتاریخ تیموری اسنے عربی مین تصنیف کی اور اُسمین خوب داد فصاحت دی۔ کتاب مذکور کی عبارت اول سے آخر تک شستہ اور مقفی ہے عربی اُسکی اگرچہ قدما کی طرز پر نہین لیکن اُسکے اپنی زمانہ کی بول چال کے مطابق ہے خود ہی وہ کہتا ہے کہ مینے یہہ کتاب ابنا زمانہ کی ڈہنگ پر لکہی ہے اگر اسمین عرب عربا کی طرز پر چلتا تو جیسا میرا ارادہ تہا ویسا ہی انشاءاللہ لکہتا لیکن ناچار ہون کیونکہ لوگون کو علم ادب کی طرف سے بالکل بے اعتنائی ہے یہہ قول اوسکا بطور کسر نفسی ہے ورنہ اب بہی اُسکی کتاب قابل تعریف ولائق توصیف ہے اور اہل فن کے نزدیک مقبول ہے۔ ابن عرب شاہ نے اس کتاب مین تیمور کی بڑی مخالفت کی ہے اور اُسکی حق مین بہت سخت الفاظ لکہے ہین یہہ فاضل نوین صدی ہجری مین فوت ہوا۔

مولانا احمد ہندی

مولانا احمد ہندی تہا نیسری علم فقہ وحدیث وتفسیر وتصوف وادب وغیرہ مین یگانۂ زمانہ تہے امیر تیمور گورگان کے یہان انکی بڑی عزت تہی چنانچہ اخبار الاخیار مین شیخ عبد الحق نے لکہا ہے کہ جس وقت امیر تیمور نے دہلی کو فتح کیا اور مولانا صاحب کی فضیلت معتبر لوگون سے سنی تو ملاقات کا خواہان ہوا اور مولانا صاحب کو دربار مین بلواکر بڑی

عزت وحرمت کی اور اپنے فضلا اور ہمنشینون مین شامل کیا۔ ایکروز مولانا صاحب اور
شیخ الاسلام نبیرہ برہان الدین مرغینانی مصنف ہدایہ مین امیر تیمور کے دربار مین مقدم
اور موخر بیٹھنے کی بابت گفتگو ہوئی امیر تیمور نے کہا کہ شیخ الاسلام مصنف ہدایہ کا
نبیرہ ہے مولانا احمد نے کہا کہ جب خود صاحب ہدایہ جو جد بزرگوار انکا ہے ہدایہ کے
کئی مسایل مین خطا کر گیا ہے اگر یہہ ایک جگہہ خطا کرین تو کیا تعجب ہے شیخ الاسلام
نے جواب دیا کہ وہ کونسے محل خطا کے ہین ثابت کرو۔ مولانا احمد صاحب نے اپنے
فرزندون اور شاگردون سے فرمایا کہ کھڑے ہو کر وہ مواقع بیان کرو امیر تیمور نے انکی
نام وناموس کا لحاظ کرکے مباحثہ کو دوسرے موقعہ پر موقوف رکھا۔ جب امیر تیمور
ہند سے روم کیطرف گیا تو مولانا احمد صاحب معہ اپنے اہل وعیال کے کالپی مین سکونت
پذیر ہوئے اور وہان اخیر عمر تک درس دیتے رہے چنانچہ اب اونکی قبر شہر کالپی
مین زیارتگاہ خلایق ہے آپنے ایک قصیدہ دالیہ عربی مین نہایت فصیح
و بلیغ تصنیف فرمایا جس کے پہلے شعر یہہ ہین ؀

اطارنی حنین الطائر الغرّاد   وطاح لوعة قلبی النایة الکمد

جانور خوش الحان کی دردناک آواز نے میرا عقل اڑادیا۔ اور میرے دل حیران اندوہگین
کی سوزش کو اوس کی آواز نے برانگیختہ کیا ؀

واذکرنی عهودًا بالحمی سلفت   حمامة صدحت من لاعج الکبد

اور مجکو وہ زمانے جو کہ حمی مین گذرے ہین کبوتری کی آواز نے جو جگر کی سوزش
سے کرتی تھی یاد دلائے ؀

بانت تورقنی والقوم قد هجعوا   ما بین مضطجع منهم ومستند

اور جیسے وہی رات کہ جگاتی تھی جس حال مین کہ سب لوگ پہلو پر یا تکیہ لگاکر سوتے تہے ؀

خیالی احمد بن موسی المشہور بخیالی معانی علوم کے انہین باپ سے پڑھے اور اون کی تکمیل

مولی خضر بیگ سے کی اور مدرسہ سلطانیہ بروسا کا مدرس ہوا پہر آٹھ مدرسون میں بہی چند روز مدرس رہا جب تاج الدین ابراہیم المعروف بابن خطیب والد خطیب زادہ کا فوت ہوا۔ تو وزیر محمود پاشا نے سلطان محمد خان سے مدرسہ ازنیق کی مدرسی کے لیے اسکی سفارش کی بادشاہ نے کہا یہہ وہ شخص ہے جس نے شرح عقائد کے حواشی مین تیرا نام درج کیا ہے وزیر نے کہا ہان وہی شخص ہے۔ بادشاہ نے کہا وہ ضرور اس مدرسہ کا مستحق ہے لیکن خیالی نے ان دنون حج کی تیاری کی ہوئی تھی پس جب قسطنطنیہ مین آیا تو وزیر نے اسکو اس امر کی اطلاع دی خیالی نے کہا کہ اگر تو مجکو اپنی وزارت اور بادشاہ اپنی سلطنت دیدے تو بہی مین اس سفر کو نہ چھوڑونگا پس حج کو چلا گیا اور وہان سے واپس آکر مدرس ہوا لیکن تہوڑے ہی دنون مین ۳۳ سال کی عمر مین سنہ ۸۷۰ھ مین فوت ہوا۔ یہہ اسقدر نحیف البدن تہا کہ اسکا ہاتھ بارہ کے اسکی انگشت سبابہ اور انگوٹھی کے حلقہ مین آجاتا تہا اور ہمیشہ علم و عبارت مین مصروف رہتا تہا۔ رات دن مین صرف ایک ہی مرتبہ طعام کہاتا تہا۔ مولی غیاث الدین المعروف بپاشا چلپی وغیرہ اسکے شاگردون سے ہین۔ شرح عقاید نسفی پر اسنے نہایت عمدہ مختصر حواشی لکہے جو آجکل متداول ہین اور شرح تجرید پر بہی حواشی لکہے اور اپنے استاد مولی خضر بیگ کی کتاب نظم عقاید کی شرح کی ؟

اسعدی شاعر

اسعدی بن حاجی بیگ علم مولی قاسم المعروف بقاضی زادہ سے حاصل کیا اور بروسا مین مدرس مقرر ہوا پہر قسطنطنیہ کے آٹھ مدارس مین سے ایک مدرسہ پر مقرر ہوا سید شریف کی شرح مفتاح پر اس نے حواشی لکہے اور قصاید عربی وغیرہ تصنیف کیئے اور سنہ ۹۲۲ ہجری مین فوت ہوا۔ اسکا ایک بہائی جعفر چلپی انشاپردازی مین ید طولی رکہتا تہا جس سے سلطان بایزید خان نے اوسکو اپنا درباری بنا لیا تہا ؟

حرف الباء

بشار بن برد عقیلی

ابو معاذ بشار بن برد بن یرجوخ عقیلی شاعر نامور تہا اسکے بزرگ طخارستان کے رہنے والے تہے اور مہلب بن ابو صفرہ کے قیدیون مین سے تہے یہہ شخص بحالت رقیت پیدا ہوا اور ایک عورت عقیلیہ نے اسکو آزاد کیا اسواسطے بشار اسکیطرف منسوب ہوکر عقیلی مشہور ہوا نابینا مادرزاد تہا اور مرعث اسکا لقب تہا کیونکہ رعث کان کے بالے کو کہتے ہین اور اسکے کانون مین چہوٹی عمر مین بالے تہی بصرہ مین رہتا تہا پہر بغداد مین آکر اقامت گزین ہوا - بشار اور ابونواس دونون خلیفہ مہدی کے معزز شعرا اور مداحین سے تہے اور انہون نے کئی قصیدے مہدی کی صفت مین کہے - ایک روز ظہر کیوقت مہدی خیزران کنیزک کے حجرہ مین گیا آگے وہ اتفاقاً غسل کررہی تہی اور اوسکے سر کے بال بدن پہ پڑے ہوئے تہے مہدی کنیزک کو اس حال مین دیکہکر بہت خوش ہوا اور مجلس کیطرف واپس آکر پوچہا کہ کوئی شاعر ہے - ابونواس اور بشار دونون حاضر ہوئے خلیفہ نے کہا کہ جو میرے دل مین ہے اوسکو شعرون مین بیان کرو پہلے بشار نے چند شعر کہہ کر پیش کئے جس سے خلیفہ نے خوش ہوکر فرمایا کہ خدا کی قسم شعر تو اچہے ہین مگر میرے حال کے مطابق نہین پہر ابونواس نے یہہ شعر کہے ؏

وَغَابَ الصُّبْحُ مِنْهَا تَحْتَ لَيْلٍ وَظَلَّ الْمَاءُ يَجْرِي فَوْقَ مَاءٍ

اوس محبوبہ سے صبح رات مین غایب ہوئی اور پانی اوپر پانی کے جاری ہوا یعنی اوسکے بال جو سیاہ رات جیسے کالے تہے اون مین اوسکا بدن جو صبح کی مانند سفید تہا غایب ہوا اور پانی اوسکے بدن پہ جو پانی کیطرح صاف و شفاف تہا جاری ہوا ؏

فَسُبْحَانَ الْإِلٰهِ وَقَدْ بَرَاهَا كَأَحْسَنِ مَا يَكُونُ مِنَ النِّسَاءِ

وہ خدا پاک ذات ہی جسنے اوسی سب عورتون سے جیسا کہ چاہیئے خوبصورت پیدا کیا خلیفہ نی
خوش ہو کر کہا کہ او کمبخت ابو نواس کیا جب مین اندر گیا تہا تو تو میرے ساتھ ہی تہا
ابو نواس نے کہا کہ حضور کی توجہ سے جو میرے دل مین آیا مینے عرض کیا مہدی نے اوسوقت
ابو نواس کو چار ہزار درہم عطا فرمایا ۔ بشار آگ کو خاک پر ترجیح دیتا تہا اور ابلیس پلید
کو حق پر جانتا تہا العیاذ باللہ من ذلک اور اس باب مین اسکا یہہ شعر ہے ؛

الارض مظلمة والنار مشرقة والنار معبودة مذ كانت النار

زمین سیاہ ہے اور آگ روشن اور آگ جب سے پیدا ہوئی ہے پرستش کی گئی ہے ۔ مہدی
نے اس بات سے بشار کو فرقہ زنادقہ سے سمجہا بستر دُرہ مارنیکا حکم دیا جس سے وہ نوے سال کی
عمر کا زیادہ ہو کر ۱۶۷ھ مین مر گیا اور اوسکے متعلقین نے اوسکی لاش کو بصرہ مین لیجا کر دفن کیا ؛

مازنی نحوی

ابو عثمان بکر بن محمد بن عثمان وقیل بقیة وقیل عدی بن حبیب مازنی بصری نحوی
عالم نحو اور ادب مین امام وقت تہا علم ادب ابو عبیدہ اور اصمعی اور ابو زید انصاری وغیرہ
سے حاصل کیا مبرد نحوی اسکا شاگرد ہی مازنی نے کتاب ما تلحن فیہ العامة ۔ کتاب الالف
واللام ۔ کتاب التصریف ۔ کتاب العروض ۔ کتاب القوافی ۔ کتاب الدیباج تصنیف کین
اور پرہیزگار اسقدر تہا کہ ایک ذمی اس سے کتاب سیبویہ پڑہنے کیواسطے گیا اور کہا کہ
اس کتاب کے پڑہا دینے مین آپکو سو دینار دونگا مازنی نے نہ مانا ذمی نے کہا ای شیخ
آپ اس فقر و فاقے اور افلاس مین ہین اور مین آپکو سو دینار دیتا ہون تسپر بہی آپ نہین
مانتے ۔ مازنی نے کہا کہ سیبویہ کی کتاب مین تین سو سے زیادہ آیات قرآنی ہین مین
نہین چاہتا کہ اونکو ذمی پڑہے اور غیرت دین اور حمیت اسلام بہی اس بات کا تقاضا
نہین کرتی ۔ ایکدفعہ کسی مغنیہ نے خلیفہ واثق باللہ کے دربار مین ایک شعر پڑہا اور اوسکی
الفاظ کے اعراب مین نحاۃ حاضرین مین مباحثہ ہوا مغنیہ نے کہا مجہے میرے اوستاد مازنی نے

یون ہی پڑہا ہے۔ ابو عثمان مازنی وہان بلوایا گیا خلیفہ نے اوسنے پوچہا کہ تو کس قبیلہ سے ہے ابو عثمان نے کہا مازن سے خلیفہ نے کہا کون سی مازن سے مازن تمیم یا مازن قیس یا مازن ربیعہ سے مازنی نے کہا مازن ربیعہ سے خلیفہ نے اوسکی قوم کی لغت سے گفتگو شروع کی اور اوسمین میم کو باء سے اور باء کو میم سے بدلتے ہین اس لئے خلیفہ نے پوچہا۔ با اسمک یعنی تیرا نام کیا ہے مازنی کہتا ہے پس مجہکو نامناسب معلوم ہوا کہ اپنی قوم کے لغت کے مطابق باء کو میم سے بدلکر بکر کی جگہہ مکر بتاؤن آخر مینے کہا کہ میرا نام بکر ہے خلیفہ نے میرے ارادہ کو فراست سے جانا اور بڑا خوش ہوا اور جو کچہہ مجہسے دریافت کرتا تہا وہ دریافت کرکے بڑی تعظیم و تکریم کی اور ہزار دینار دیکر رخصت کیا۔ مازنی سنہ ۲۴۹ھ مین شہر بصرہ مین فوت ہوا ۞

بطین شاعر

بطین شاعر فصیح اللسان بلیغ البیان تہا عبد اللہ بن معتز کہتا ہے کہ بطین کا قد بارہ بالشت کا تہا اور اوسوقت کوئی اسکے برابر طویل القامت نہ تہا بدشکل اور سیاہ رنگ اسقدر تہا کہ جو اوس کو دیکہتا تہا جن سمجہکر کلام کا خواہان نہ ہوتا تہا اور فاسق بدکار بیباک ازحد تہا حماقت مین ہبنقہ کا بڑا بہائی تہا مگر شعر مین اسکی طرز زمانہ جاہلیت کے شعرا کی تہی اور بہت شستہ اور لطیف شعر کہتا تہا۔ ابن معتز طبقات مین بیان کرتا ہے کہ بطین اہل رملہ کی ایک کنیزک یہودیہ پر عاشق ہوا اور اوسکے مالک سے نکاح کی درخواست کی مگر جب اوسنے دیکہا کہ اوس قوم کے لوگ نہین مانتے تو دو برس تک یہودی بنا رہا اور اوس سے نکاح کرکے پہر مسلمان ہوا۔ ابن معتز حیصبون سے روایت کرتا ہے کہ ایک مرتبہ بطین سے میری ملاقات ہوئی اور اوسنے بیان کیا کہ ایکدفعہ ابونواس مصر سے عراق کو جا رہا تہا مینے سنا کہ وہ ہمارے شہر حمص کے پاس سے گذریگا اسلئے مین اسکی تلاش کیواسطے باہر گیا اور ایک آدمی سے پوچہا کہ ابونواس کہان ہے اوسنے کہا سرائے مین جب مین سرائے مین گیا تو ایک مرد بڑے حشمت اور شوکت کے ساتہہ بیٹہا ہوا پایا مین نے اوسسے پوچہا کہ ابونواس کہان ہے اوس نے کہا کہ شاید تو کوفی سیاہی سے اندہا ہے پہچان

نہین سکتا - بیٹے جان لیا کہ انکو تو اس بہی ہے آہستہ اپنے گہر مین لیجا کر کئی روز تک رکہا اور جب وقت وہ شخص ہوا انکو کئی میل تک اسکی ہمراہ تہا ۔ یہ کہا واسطے گیا اس شاعر کا سنہ وفات ٹہیک ٹہیک معلوم نہین ہوا ؛

بوری تاج الملوک

تاج الملوک ابو سعید بوری بن ایوب بن شاذی بن مروان الملقب مجد الدین اسکے بیچ اور سب بہنون سے چہوٹا تہا ماہ ذی الحجہ سنہ ۵۵۶ھ مین پیدا ہوا اور تحصیل علم مین کوشش کرکے فاضل متبحر اور شاعر ماہر ہوا - عربی مین ایک دیوان تصنیف کیا جسکے اکثر شعر اہل فن کے نزدیک پسندیدہ ہین پنجشنبہ کے دن ۲۳ ماہ صفر سنہ ۵۷۹ھ مین شہر حلب مین اوس زخم کے صدمہ سے جو اسکے بہائی صلاح الدین نے اوسے پہونچایا تہا فوت ہوا ؛

حرف التاء

ابو علی تمیم بن معز بن منصور بن قایم بن مہدی اسکا باپ مصر اور دیار مغرب کا حاکم تہا اور اوسنے قاہرہ معزی بنایا اور یہہ شخص فاضل متبحر اور شاعر بذلہ گو لطیفہ سنج تہا اسکا بہائی عزیز اپنے باپ کا ولیعہد ہوا اسلیے اسکو حکومت نہ ملی اور تمیم اور عزیز دونون بہائی شاعر جید تہے اور دونو کا ذکر ابو منصور ثعالبی نے یتیمہ مین کیا ہے اور کئی شعر ان کے بیان کرکے بڑی تعریف کی چنانچہ یہہ شعر اسی کے ہین ؛

لما بان عذاری فیہ حتی علا ۱ ؂ ومشی لدجی فی خدہ فتحیرا ۱

میرا عذرا سمین ظاہر ہوا یہانتک کہ اوسکی رخسار کا سبزہ بر آمد ہوا اور خال اوسکی رخساری مین چلا پس حیران ہوا

ہممت بتقبیلہ عقارب صدغہ ؂ فاستل ناظرہ علیہا خنجرا

اوس کی زلفون نے اوس کے رخسار کے بوسہ لینے کا قصد کیا تہا کہ آنکہون نے اسپر خنجر کہینچا اپنے خنجر ابرو ماہ ذیقعد سنہ ۳۷۴ھ مین مصر مین فوت ہوا ؛

تیّانی لغوی

ابو غالب تمام بن غالب بن عمر قرطبی المعروف تیّانی لغوی شہر مرسیہ مین مدت تک رہا اور وہان ایک بینظیر کتاب لغت مین تصنیف کی۔ ابن فرضی سے روایت ہے کہ جسوقت مجاہد عامری نے مرسیہ کو فتح کیا تو اوسوقت ابو غالب تیّانی کیطرف ہزار دینار بھیجے اور التماس کی کہ میرا نام اپنی کتاب مین درج کرے اسنے وہ دینار واپس کر دیئے اور کہا کہ خدا کی قسم اگر تو اسکے لئے تمام دنیا خرچ کرے تو بھی مین یہہ کام نکرون اور یہی کذب روا نرکہون کیونکہ یہہ کتاب مینے خاص تیرے ہی واسطے تصنیف نہین کی بلکہ عام لوگونکے افادہ کے لئے تصنیف کی ہے۔ ابن حیان کہتا ہے کہ یہہ شخص علم ادب اور لغت مین امام تھا اور اوسنے ایک کتاب تلقیح العین نام لغت مین تصنیف کی مقام مرسیہ مین ۴۳۶ھ مین فوت ہوا ؏

تقیّہ شاعرہ

ام علی تقیّہ بنت ابی الفرج صوری شاعرہ ماہ صفر ۵۰۵ھ مین دمشق مین پیدا ہوئی اور یہہ بڑی فاضلہ اور شاعرہ تھی ابو طاہر احمد بن محمد سلفی اصفہانی کی اسکندریہ کی سرحد پر مدت تک مصاحب رہی اور ماہ شوال ۵۷۹ھ مین فوت ہوئی ؏

ابن حجہ

ابو بکر تقی الدین بن علی بن عبد اللہ ۷۶۷ھ مین شہر حمات مین پیدا ہوا اور خلیفہ مؤید کے زمانہ مین قاہرہ مین آیا اور اوسکا مقرب اور مصاحب ہوا پھر مؤید کے ساتھہ بلاد روم مین گیا مگر مؤید کے مرتے ہی اسکا حال بگڑ گیا اور بہت سے لوگ اسکے دشمن ہو گئے آخر ۸۳۰ھ مین حمات کیطرف آیا اور وہین ۸۳۷ھ مین مرگیا علوم عربیہ اور فنون ادبیہ مین امام تھا اور اسکا علم و فضل مشہور زمانہ تھا ؏

حرف الثاء

ثابت شاعر

ثابت بن جابر بن سفیان شاعر جید فصیح البیان تھا۔ ابو تمام طائی دیوان حماسہ مین کہین کہین پر اسکے اشعار لایا ہے۔ یہہ شاعر اسلامی بنی امیہ کے عہد مین ہوا ہے اسکے بیٹے نے اسکو اصمعی تک

ہین اور صاحب قاموس نی اغربہ[1] اسلام مین لکہا ہے۔ تابط شرا کے معنے شر کو بغل مین لانیکی ہین اور اسکا لقب تابط شرا اسلئے پڑا کہ یہہ شخص بڑا زورآور اور بہادر تہا ایکدفعہ کسی مجلس مین ترکش بغل مین اور کمان ہاتہہ مین لیکر حاضر ہوا اور بعض اہل مجلس کو قتل کیا اور بعضے اس لقب کی یہہ وجہ بیان کرتے ہین کہ اسنے ایکدفعہ غول بیابانی کو بغل مین لیا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ اسنے اپنی والدہ کیواسطے سانپ کا شکار کیا تہا۔ اور شمس العلوم مین اسکی وجہ یہہ لکہی ہے کہ ثابت بن جابر بڑا بہادر شکاردوست تہا ہر روز شکار کرکے توبرہ مین رکہتا تہا اور اوسکی ہمشیرہ اوسی پوشیدہ شکار کو توبرہ سے نکال لیتی تہی تابط شرا کو اس بات کی خبر نہ تہی ایکروز سانپ پکڑکے اپنے توبرہ مین رکہدیا جب اوسکی ہمشیرہ نے حسب دستور قدیم گوشت شکار نکالنے کیواسطے توبرہ مین ہاتہہ ڈالا تو سانپ نے اوسے کاٹا اور وہ پکاری یا ابتاہ ان ثابتا تابط شرا۔ اے میرے باپ ثابت نے بغل مین شر کو رکہا ہے یہہ شخص صرف بہادر ہی نہ تہا بلکہ شہد کی چوری بہی کیا کرتا تہا چنانچہ ایکروز شہد چرانے کیواسطے ایک پہاڑ کی غار مین گیا اور وہ غار قبیلہ بنو لحیان کی حفاظت مین تہی۔ بنو لحیان کو جب یہہ خبر پہونچی تو بر سر موقعہ گئے آگے تابط شرا شہد نچوڑ رہا تہا بنو لحیان نے چاہا کہ اسکو پتہرون سے مارین مگر تابط شرا غار سے شہد کی مشک اوٹہاکر روپوش ہوگیا چونکہ بنو لحیان کو معلوم تہا کہ اور کوئی رستہ اس غار سے باہر جانیکا نہین اسلئے وہین کہڑے رہے تابط شرا نے یہہ حیلہ کیا کہ دوسری طرف اوس پہاڑ کے جاکر شہد کی مشک کو ایک صاف پتہر پر بہا دیا اور اپنے سینہ سے مشک کو باندہکر وہان سے آہستہ آہستہ اوس مقام پر جا اترا جہان اس مین اور بنو لحیان مین تین دنکی مسافت تہی بنو لحیان وہین اوسکا راستہ دیکہتے رہے۔ تابط شرا نے وہان سے نکلکر

---

[1] حاشیہ۔ عرب مین چند شخص اغربہ اسلام اور چند شخص اغربہ جاہلیۃ کے نام سے مشہور تہے پس اغربہ اسلام یہہ ہین۔ عبداللہ بن حازم اور عمیر بن ابی عمیر اور ہمام بن مطرف اور منتشر بن وہب اور مطر بن اوفی اور تابط شرا اور شنفری اور حاجز اور اغربہ جاہلیت عنترہ شاعر اور خفاف بن ندبہ اور ابو عمیر بن حباب اور سلیک بن سلکہ اور ہشام بن عقبہ بن ابی معیط ہین۔ لیکن یہہ شخص مسلمان ہوا ہے ۱۲

اس واقعہ کو شعروں مین بیان کیا جن مین سے ایک شعر اخیر کا یہہ ہے

فابت الی فہم ولم اک آئبا ۔۔۔ وکم مثلہا فارقتہا وہی تصفر

روایت کرتی ہین کہ عامر المشہور بابی کبیر ہذلی نے تابط شرا کی والدہ سے شادی کی اور اکثر اسکی پاس آنے جانی لگا تابط شرا کو یہہ امر نامناسب معلوم ہوا ابو کبیر نے اسکی والدہ کی آگے شکایت کی اسنے کہا اسکو کسی حیلہ سے مار دینا چاہیے پس ابو کبیر نے ایک مرتبہ تابط شرا سے پوچہا کہ تم لڑو گے اسنے کہا میرا کام ہی کیا ہے یہہ بات سنکر ابو کبیر اسکو اپنے اعدا سے لڑنے کیواسطے لے چلا راستے مین آگ نظر آئی ابو کبیر نے دشمنونکی آگ سمجہکر کہا کہ مجکو بہوک لگی ہے تابط شرا وہان جاکر کیا دیکہتا ہے کہ دو چور روٹی پکا رہے ہین اسنے ان دونو کو مار کر روٹی چہین لی اور رباب کو لا کر دی اسکے باپ نے وہ روٹی کہالی لیکن تابط شرا نے بالکل نکہائی اور وہان سے آگے گئے اور آپس مین شرط کی کہ ایک نصف رات سویا کرے اور دوسرا اسکی نگہبانی کیا کرے پس جسوقت ابو کبیر سویا کرتا تہا تو تابط شرا اسکی نگہبانی کرتا تہا اور جب تابط شرا سوتا تہا تو ابو کبیر اپنے وعدہ کے خلاف سو جاتا تہا چنانچہ تین رات اسطرح گذر گئین جب چوتہی رات ہوئی تو تابط شرا سو گیا ابو کبیر نے یہہ سمجہکر کہ آج اسکو نیند نے بہت غلبہ کیا ہوگا اسپر ایک کنکر مارا جس سے وہ جاگ اوٹہا اور پوچہنے لگا کہ یہہ کیا تہا ابو کبیر نے لاعلمی جتائی تابط شرا ادہر ادہر تلاش کرکے پہر سو رہا غرض ایک رات مین تین دفعہ یہی واقعہ ہوا جب تابط شرا نے کسی کو نہ پایا تو جان لیا کہ یہہ شرارت ابو کبیر کی ہے اسلئے ناچار ہو کر کہنے لگا کہ واللہ اب اگر ایسا ہوا تو مین تجہکو قتل کر ڈالونگا جسوقت ابو کبیر نے دیکہا کہ تابط شرا کے قتل کیواسطے کوئی حیلہ کارگر نہین ہوتا تو وہانسے لوٹ آیا اور خوف جان کے باعث اسکی والدہ کو چہوڑ دیا ۔ اسد الغابہ مین لکہا ہے کہ یہہ شخص مسلمان ہوا اور آنحضرت کی خدمت مین آکر کہنے لگا کہ آپ میرے واسطے زنا حلال کردین حسان شاعر نے یہہ بات سنکر اسوقت یہہ شعر کہا

سالت ہذیل رسول اللہ فاحشۃ ۔۔۔ ضلت ہذیل بما سالت ولم تصب

حرف الجیم

متلمس

جریر بن عبد المسیح بن عبد اللہ بن زید بن دوفن بن حرب بن وہب بن علی بن اخنس بن ضبیعۃ الاصم بن بغیض بن نزار بن معد بن عدنان متلمس لقب شاعر جاہلی جماسی ہے اس نے اور اسکے بہانجے طرفہ بن عبد بکری مصنف دوسری معلقہ نے عمر بن ہند لخمی حیرہ کے بادشاہ کی ہجو کی تھی عمر کو جب یہہ خبر پہونچی اسنے اپنا غصہ ظاہر نکیا اور خاموش رہا۔ پہر دونون نے بادشاہ مذکور کی مدح کی عمر نے عامل حیرہ کیطرف اس مضمون کا خط لکھکر ان دونون کے ہاتھ مین دے دیا کہ جب یہہ دونون تیرے پاس پہونچین تو جلدی انکو قتل کر ڈالنا اور انکو سمجہایا کہ تمہارے صلہ کی بابت مینے اس مین لکھا ہے راستہ مین متلمس نے طرفہ سے کہا کہ اگر بادشاہ نے ہمین کچہہ انعام دینا ہوتا تو خود دیدیتا اب ہم ان کو پڑہوا لیتے ہین۔ اگر انمین صلہ کی بابت کچہہ ہوا تو چلین گے ورنہ راستہ سے بہاگ جائین گے۔ طرفہ نے کہا مین بادشاہ کے خط کو ہرگز نہین پڑہوانا۔ متلمس نے کہا مین تو پڑہوا پڑہواتا ہون ایسا ہو کہ مفت مین جان ضایع ہو الغرض اوسنے خط کہول کر ایک حیرہ کے لڑکے سے پڑہوایا۔ لڑکے نے کہا کہ متلمس تمہین تیرے قتل کر دینیکا حکم لکہا ہے متلمس یہہ سنکر حیران ہوا طرفہ سے کہا کہ تو بہی اپنے خط کو کہولکر پڑہوالے مبادا تیرے خط مین بہی ایسا ہی لکہا ہو طرفہ نے جہالت سے کہا کہ کیا مجہے اوسنے قتل کروا کر میرے کل قبیلہ کو اپنا دشمن بنانا ہے پس طرفہ حیرہ مین جاتا ہی مارا گیا اور متلمس وہان سے بہاگ نکلا اب صحیفہ متلمس عرب مین اوس شخص کے حق مین ضرب المثل ہے جو اپنے اوس صحیفہ کو پڑہے جس مین اوسکے قتل کا بیان ہوا اور یہہ شعر متلمس کا اس واقعہ مین ہے

جزانی ابو لخمی علی ذات بیننا   جزاء سنمار وما کان ذا ذنب

جیسے سنا ہے کہ ناکردہ گناہ تہی ویسی ہی مجہی ابو لخم نے جزا دی سنمار ایک معمار کا نام ہے جس نے نعمان بن منذر بادشاہ حیرہ کے واسطے ایک بہت عمدہ اور عجیب وغریب مکان بنایا تہا بادشاہ نے اسکی عوض مین اسکو مکان سے گروا کر مروا دیا تا کہ کسی اور کیواسطے ایسا مکان نہ بنا دیوے چنانچہ اس ظلم کی باعث بادشاہ تمام عرب مین ظالم مشہور ہوا

حطیئہ شاعر

ابو ملیکہ جرول بن اوس بن مالک المشہور بہ حطیئہ ذو عبس عرب سے مشہور شاعر مخضرمی ہوا ہے پہلے اسنے اسلام قبول کیا لیکن پھر مرتد ہوگیا۔ مدح ہجو فخر تشبیب مین بہت اچہا شعر کہتا تہا لیکن بیوقوف اور شریر پرلے درجہ کا تہا کہتے ہین کہ اسکا لقب حطیئہ اسواسطے پڑا کہ یہہ نہایت کوتاہ قامت تہا اور یہہ بہی وجہہ بیان کرتے ہین کہ اسنے ایکدفعہ ایک مجلس مین گوز مارا تہا لوگون نے پوچہا یہہ کیا ہے اسنے کہا یہہ صرف حطاۃ ہے اسلیے اسکا لقب ہی حطیئہ پڑ گیا اسنے زبرقان بن بدر کی ہجو مین شعر لکہے تہے اسنے حضرت عمر کے پاس آکر استغاثہ کیا حضرت عمر نے اسکو بلواکر شعر سنے اور حسان شاعر سے پوچہا کہ ان مین ہجو ہے اسنے تصدیق کی حضرت عمر نے اسکو قید کر دیا پہر عبد الرحمن بن عوف نے حضرت عمر سے سفارش کر کے اسکو قید سے رہا کرا دیا۔ جب حطیئہ کے مرنیکا وقت قریب پہونچا تو اسکی قوم کے لوگون نے اس سے آکر پوچہا کہ اے ابو ملیکہ کچھ وصیت کر اسنے کہا ویل للشعر من رواۃ السوء پہر کسی نے کہا فقرا اور مساکین کے باب مین کچھ وصیت کر اسنے کہا انکو مانگنے سے باز رہنا چاہیے کیونکہ یہہ تجارت بے نقصان ہے پہر انہون نے پوچہا کہ تیرا مال کسطرح تقسیم کرنا چاہیے اسنے کہا میری اولاد سے عورت کو مرد کی نسبت دوگنا دینا چاہیے انہون نے کہا اسطرح خدا کا حکم نہین اس شریر نے کہا یون میرا حکم ہے پہر انہون نے کہا یتیمون کے باب مین تو کیا وصیت کرتا ہے اسنے کہا انکا مال و اسباب اپنے تصرف مین لاؤ اور انکی والدہ سے جماع کرو پہر انہون نے کہا کوئی اور شے بہی تو کہنی چاہتا ہے حطیئہ نے کہا مجہے ایک گدہے پر سوار کرکے چہوڑ دو یہانتک کہ مرجاؤن کیونکہ شریف بستر پر نہین مرتا اور یہہ ایسی سواری ہے کہ جسپر آجتک کوئی شریف نہین فوت ہوا۔ پس وہ اسے گدہے پر سوار کرکے ادہر ادہر پہرانے لگے وہ مرنے تک اسپر پہرتے رہے تاریخ ابو الفدا مین لکہا ہے کہ یہہ شخص مسلمان ہوکر مرتد ہوگیا تہا لیکن دوبارہ پہر ایمان لایا اور یہہ شعر اسنے آنحضرت کی وفات کے بعد کہے ہین ؎

اطعنا رسول اللہ اذ کان بیننا فیا لعباد اللہ ما لابی بکر
ایورثہا بکرا اذا مات بعدہ فتلک وبیت اللہ قاصمۃ الظہر

یہہ شاعر سنہ ۹ھ مین فوت ہوا؛

جمیل عُذری شاعر

ابو عمرو جُمَیل بن عبداللہ بن معمر عاشق بثینہ شاعر نامور تہا تمام شعر اسکے پرمذاق وجد انگیز ہین اسنے عربی مین ایک دیوان اعلے درجہ کی فصاحت وبلاغت کا تصنیف کیا - ابو تمام طائی حماسہ مین اسکے کئی شعر لایا ہے عرب کی مشہور شاعر اور عاشقون سے ہے لڑکپن مین بثینہ پر عاشق ہوا اور جوان ہوکر اوسسے شادی کا خواستگار ہوا مگر اوسنے منظور نکیا جسکے سبب یہہ اوسکے سوز وگداز اور اندوہ وفراق مین مرگیا - بثینہ کے خط وخال ونقش ونگار اور قد وقامت کی تعریف مین اسنے ہزارون شعر کہے اور عاشق صادق مشہور ہوا جمیل اور بثینہ دونو وادی قُری کے رہنے والے اور قبیلہ بنی عُذرہ سے تہے اور کنیت بثینہ کی ام عبدالملک تہی قبیلہ بنی عذرہ سب قبایل عرب سے زیادہ تر خوبصورت تہا کسی نے ایک مرد عُذری سے پوچہا کہ تمہارے دل جانورون کی طرح کیون خوفناک ہین اور نمک کیطرح پانی مین گلتے ہین اوسنے جواب دیا کہ ہم ایسی خوبصورت آنکہین دیکہتے ہین کہ تم بالکل نہین دیکہتے سو اونکی محبت کے باعث ہمارے دل رقیق ہین اور کسی نے ایک آدمی سے پوچہا کہ تو کونسے قبیلہ سے ہے اوس نے کہا مین اوس قبیلہ سے ہون کہ جسمین سے جو شخص دوستی لگاتا ہے فوراً مرجاتا ہے - صاحب اغانی لکہتا ہے کہ کثیر شاعر جمیل سے روایت لیتا ہے اور جمیل ہدبۃ بن خشرم سے اور ہدبۃ حطیئۃ سے اور حطیئۃ زہیر بن ابی سلمی اور اوسکے بیٹے کعب بن زہیر صاحب قصیدہ بانت سعاد سے کثیر کہتا ہے کہ ایک روز مجکو جمیل ملا اوسنے پوچہا کہ تو کہان سے آتا ہے مینے کہا اپنی دوست بثینہ سے پہر اوسنے پوچہا کہان جاتے ہو مینے کہا اپنے دوست عزہ کیطرف جمیل نے کہا کہ ایکدفعہ پہر بثینہ کے پاس جاؤ اور میرا وعدہ اوسے یاد دلاؤ کثیر نے کہا کہ ابہی مین آیا ہون اب پہر کیونکر جاؤن جمیل نے کہا برائے خدا ضرور کسی نہ کسی طرح میرا وعدہ اوسے یاد دلاؤ کثیر نے جمیل سے پوچہا کہ تیرا وعدہ بثینہ سے کسطرح ہوا اوسنے کہا کہ موسم گرما مین وادی دَوْم کے اسفل مین مینہہ برساتہا اور بثینہ اپنی کنیزک کے ہمراہ کپڑے دہونیکے واسطے نکلی تہی جب مین وہان گیا تو بثینہ نے مجہے پہچانا اور کپڑے دہوتی رہی پہر مین اوسکی

پاس گیا تو اوسکی کنیزک نے مجھے پہچانا اور بثینہ بہی میرے ساتہہ ایک ساعت تک باتین کرتی رہی اتنے مین سورج غروب ہوا پہر مینے اوسی پوچہا کہ اب تو کہان ملیگی اوس نے کہا کہ ہم تو بدو ہین ہماری کوئی جگہہ معین نہین جمیل نے کثیر سے کہا کہ اوس دن سے پہر بثینہ مجھسے مین ملی اور نہ کوئی میرے پاس معتبر قاصد تہا کہ اوسکے پاس بہیجتا کثیر نے کہا کیا تو چاہتا ہے کہ مین بثینہ کی قوم مین جاکر اگر اوس سے تنہا نہ ملسکون تو چند شعر جن مین ان باتون کا ذکر کرتا جاؤن ہو پڑہون جمیل نے خوش ہوکر کہا بہت اچھی بات ہی پس کثیر وہان سے بثینہ کے باپ کے پاس آیا اوسنے کہا کہ اے میرے براور زادے اتنی جلدی تو کیون واپس آیا کثیر نے کہا چند شعر مین چاہتا ہون کہ تجہے سناؤن اوسنے کہا سناؤ ؎

فقلت لها يا عز أرسل صاحبي ... إليك رسولا والرسول موكل

مینے اوسی کہا اے عزہ مین اپنے دوست کو تیرے پاس ایلچی بناکر بہیجونگا اور وہ ایلچی ہی موکل ہوگا ؎

بأن تجعلي بيني وبينك موعدا ... وأن تأمريني بالذي فيه أفعل

اسواسطے کہ تو میرے ساتہہ کوئی موعد مقرر کرے اور جو کچہہ تو مجکو حکم کرے مین اوسکے مطابق کام کرون

وآخر عهدي منك يوم لقيتني ... بأسفل وادي الدوم والثوب يغسل

اور اخیر ملاقات میری تجہسی اسروز ہوئی تہی کہ جب تو جنگل دوم کے اسفل کیطرف مجکو ملی تہی اسحال مین کہ کپڑے دہو رہی تہی کثیر کہتا ہے کہ یہ اشعار بثینہ نے سنے تو پہر چادر لیکر اوٹہہ کہڑی ہوئی اور کہا اخسأ اخسأ یعنی دور ہو دور ہو اوسکے باپ نے کہا اے بثینہ کیا ہوا اسنے کہا کہ جب لوگ سوتے ہین تو کتا آپہی کیطرف سے یہان آتا ہے پہر کنیزک سے کہا کہ دو دانت سے لکڑیان جمع کرو کہ ہم بکری ذبح کرکے اوسکا گوشت پکاکر کثیر کو کہلائین کثیر نے کہا مجہے جلدی ہے مین ٹہر نہین سکتا پہر جلدی سے جمیل کو اوسنے خبر کی پہر کثیر اور جمیل وہان آئے اور صبح تک بثینہ سے باتین کرتے رہے کثیر کہتا ہے کہ مینے کوئی رات اوس رات سے اور نہ کوئی مجلس اوس مجلس سے اچھی دیکہی ہے حافظ ابن عساکر تاریخ دمشق مین لکہتا ہے کہ کسی نے جمیل سے کہا کہ تو شعر کے عوض اگر تلاوت قرآن کرے تو بہتر ہے

اسنے کہا مینے انس بن مالک سے سنا ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا ہے ان من الشعر لحکمۃ ﷺ
زبیر بن بکار بن عباس بن سہل ساعدی سے روایت کرتا ہے کہ مین جب ملک شام مین تہا تو میرے ایک
دوست نے مجہسے کہا کہ تو جمیل کا گہر جانتا ہے تاکہ ہم اوسکی عیادت کو جاوین سو ہم گئے اور اوسکو حالت نزع
مین پایا تہوڑی دیر کے بعد جمیل نے ہماری طرف دیکہا اور کہا اے ابن سہل تم اوس شخص کے حق مین
کیا فتوی دیتے ہو جس نے تمام عمر نہ شراب پی نہ زنا کیا اور نہ ناحق خونریزی کی اور نہ چوری کی
اور سچے دل سے گواہی دی کہ اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ
ابن سہل نے کہا مین یقین رکہتا ہون کہ وہ ضرور نجات پائیگا اور بہشت کو جائیگا یہہ وہ کون شخص ہے
جمیل نے کہا مین ہون ابن سہل نے کہا مین ہرگز گمان نہین کرتا کہ تو ایسے کامون سے بچا ہوگا
حالانکہ تو بیس برس تک بثینہ سے تشبیب کرتا رہا جمیل نے کہا کہ مین اب مرنے کو تیار ہون یہہ دعا
مانگتا ہون کہ اگر مینے کبہی بثینہ کے بدن کو زنا کی غرض سے ہاتہہ لگایا ہو تو مجہے رسول کریم کی شفاعت نصیب
نہ ہو۔ راوی کہتا ہے کہ ہم وہین تہے کہ جمیل یہہ بات کہکے سنہ ۸۲ھ مین فوت ہوا۔ صاحب اغانی اصمعی
سے روایت کرتا ہے کہ ایک شخص میرے پاس آکر بیان کرنے لگا کہ مین جمیل کے پاس اوسکی
نزع کے وقت مین پہونچا تو اوس نے مجہے اپنے پاس بلا کر کہا کہ مین تجہکو ایک وصیت کرتا ہون اگر
تو بجا لایا تو میرا کل مال ومتاع تیرا ہے پہر مینے کہا جو تم کہو گے مین کرونگا جمیل نے کہا کہ میری مرنے
کے بعد میرا لباس پہنکر اور میرے ناقہ پر سوار ہوکر بثینہ کے پاس جاکر میرے مرنے کی خبر دینا اور
جو اشعار مین بتاون وہ پڑہکر اوسے سنانا چنانچہ اوسکے مرنے کے بعد وہ شخص وہان گیا اور جمیل
کے شعر پڑہ ہی رہا تہا کہ ابہی شعر تمام نکرچکا تہا کہ ایک نازنین عورت اپنی سہیلیون کے ساتہہ روتی پیٹتی ہوئی
گہر سے باہر نکلی اور مجہسے کہا کہ اے ناعی اگر تو سچا ہے تو تو نے مجہے قتل کردیا اور اگر کاذب ہے تو مجہے
رسوا کیا مینے کہا سچ کہتا ہون پہر بثینہ جمیل کے مرثیہ مین شعر پڑہتی رہی اور اس قدر روئی کہ
پہلے کبہی نہ روئی تہی ؛

جریر شاعر

ابو حزرہ جریر بن عطیہ بن حذیفہ خطفی تمیمی شعرای اسلام سے بڑا نامور شاعر ہوا ہے اس مین اور فرزدق مین بڑے مباحثے ہوتے رہے اور تمام عمر ایکدوسرے کی عیب چینی اور ہجو کرتے رہے مگر اکثر اہل علم کے نزدیک یہہ شخص فرزدق شاعر سے بڑہکر تہا اور سب علماے اسبات پر متفق ہین کہ شعرای اسلام جریر اور فرزدق اور اخطل جیسا کوئی اور شاعر نہین ہوا اور اہل فن کہتے ہین کہ اصول شعر کے چار ہین۔ فخر۔ مدح۔ ہجا۔ نسیب اور جریر چارون مین فایق تہا ابو عبیدہ روایت کرتا ہے کہ جریر کی والدہ نے جبکہ جریر اوسکے شکم مین تہا خواب دیکہا کہ مین نے ایک سیاہ بالون کا بٹا ہوا رسّہ جنا ہے اور وہ کبہی کسی کے گلے مین اور کبہی کسی کے گلے مین پڑتا ہے اور جسکے گلے مین پڑتا ہے اوسکا گلا گہوٹ ڈالتا ہے پس اوسکی والدہ نے یہہ خواب دیکہتے ہی ڈر کر چونک اوٹہی اور اپنے خواب کی تعبیر پوچہی معبرون نے کہا کہ تیرے گہر ایک لڑکا شاعر ہاجی شریر پیدا ہوگا سو جب وہ پیدا ہوا تو اوسکا نام جریر رکہا کیونکہ جریر عربی مین رسّہ کو کہتے ہین جسوقت فرزدق شاعر مرا اور جریر نے اوسکے مرنے کی خبر سنی تو رو دیا اور کہا اب میری عمر بہت ہتوڑی رہگئی ہے کیونکہ ہم دونون آپسمین متضاد تہے اور اکثر اوقات ایسا ہوتا رہا ہے کہ جب متضادین مین سے ایک شخص مرجاتا ہے تو دوسرا بہی عنقریب مرجاتا ہے۔ قدرت ایزدی سے ایسا ہی ظہور مین آیا کہ جس سال فرزدق مرا اوسی سال جریر بہی سنہ ۱۱۰ مین ۸۰ سال سے زیادہ عمر کا ہوکر فوت ہوا ✦

حرف الحاء

حارث جاہلی

حارث بن حلزہ یشکری شاعر جاہلی ہے اور ساتوان قصیدہ سبعہ معلقہ کا جسکا اول یہہ ہے آذنتنا ببینہا اسماء ٭ رب ثاو یمل منہ الثواء اس نے عمرو بن کلثوم تغلبی مصنف پانچوین معلقہ کے جواب مین فی البدیہہ پڑہکر سنایا تہا اور اس قصیدہ مین اسماء بنت عمرو کلبیہ سے تشبیب کرتا ہے اور اسکا قصیدہ بہی بسبب فصاحت و بلاغت کی بیت اللہ مین لٹکایا گیا تہا یہہ شاعر حضرت محمد مصطفی صلعم کے زمانہ مبارک سے اول مرگیا ہے ✦

حاتم طائی

حاتم بن عبداللہ بن سعد بن حشرج طائی شعرائے مجیدین مین سے تہا ابوتمام طائی حماسہ مین اسکے شعر لایا ہے اور کنیت اسکی ابوسفانہ تہی اور سفانہ اسکی بیٹی کا نام تہا جس نے آنحضرت کے پاس آکر اپنی تنگی حالت کی شکایت کی تہی یہہ شخص جود و کرم مین مشہور اور ضرب المثل ہے سنہ ہجری مین فوت ہوا

حسان بن ثابتؓ

حسان بن ثابت بن منذر انصاری مخضرمی شاعر عظیم الشان زمانہ جاہلیت اور اسلام مین ہوئے ہین زمانہ جاہلیت مین فصاحت و بلاغت مین ضرب المثل تہے اور مسلمان ہونیکے بعد بہی عجیب و غریب شعر کہتے رہے مگر وہ خوبی اور لطافت جو پہلے اسلام کی تہی ویسی نرہی کیونکہ اسلام نے شعرا کی زبان کو منافات اور تکذیبات سے روکدیا تہا پہر بہی انہون نے آنحضرت کی تعریف مین اچہے اچہے فصیح و بلیغ شعر کہے چنانچہ یہہ شعر بہی انکے ہین جو ذیل مین درج کئے جاتے ہین ؎

وَاَحسَنُ مِنکَ لَم تَرَ قَطُّ عَینی ۔ وَاَجمَلُ مِنکَ لَم تَلِدِ النِّسَاءُ

میری آنکہہ نے ہرگز آپسے بڑہکر کوئی خوبصورت نہین دیکہا اور عورتون نے آپسے زیادہ حسن و خوبی مین کسیکو نہین جنا

خُلِقتَ مُبَرَّاً مِن کُلِّ عَیبٍ ۔ کَاَنَّکَ قَد خُلِقتَ کَمَا تَشَاءُ

آپ تمام عیبون سے پاک مخلوق ہوئے ہین گویا آپ جیسے کہ چاہتے تہے ویسے ہی پیدا ہوئے یعنی کوئی شخص اپنی مرضی کے موافق پیدا نہین ہوتا مگر آپ اپنی مرضی کے موافق پیدا ہوئے اور یہہ کمال تعریف ہے کہ جس سے بڑہکر متصور نہین اور مراد یہہ ہے کہ یا حضرت آپ کل کائنات سے اعلی اور اشرف مخلوق ہوئے ہین اور آنحضرت کی طرف سے مشرکون کی ہجو مین ایسے فصیح و بلیغ قصیدے منظوم فرماتے تہے جنکا جواب اونسے نہین ہو سکتا تہا اور عاجز ہوکر خاموش رہتے تہے آپنے ایک دیوان نہایت عمدہ تصنیف کیا ہے اور آپ صرف شاعر ہی نہ تہے بلکہ انشا پردازی مین بڑے درجہ پر تہے چنانچہ ایکدفعہ آنحضرت کی خدمت مین بنی تمیم آئے اور حسان بن ثابت نے اونکے سامنے قصیدہ پڑہا اور ثابت بن قیس بن شماس نے خطبہ پڑہا تمیم انکی فصاحت و بلاغت کو دیکہکر دنگ ہو گئے اور شاعرون نے اپنا عجز و نارسائی

کہنے لگا اور اپنی زبان سے علی رؤس الاشہاد اقرار کیا کہ حضرت کہ شاعر اور خطیب تھے ثابت ہوئے بلکہ میں
حسان اور انکا باپ اور دادا سب ایکسو بیس سال کے ہوکر فوت ہوے تو حسان کا بیٹا عبدالرحمن اسبات سے
بہت خوش ہوتا تھا اور گمان کرتا تھا کہ میں بھی جلدی نہ مرونگا بلکہ ایکسو بیس سال کا ہوکر مثل اپنے
بزرگون کے جہان فانی کو وداع کرونگا تقدیر ایزدی سے ۴۸ سال کا ہوکر فوت ہوا حسان حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت میں سنہ ۴۰ میں فوت ہوئے اور بعضے کہتے ہیں کہ سنہ ۵۰ یا ۵۴ ہجری میں واللہ اعلم

حماد راویہ

ابوالقاسم حماد بن سابور اور بعضے حماد بن میسرہ بن مبارک بن عبید الدیلمی کوفی مولی بنی بکر بن
وائل کہتے ہیں اور ابن قتیبہ کتاب المعارف اور طبقات الشعرا میں بیان کرتا ہے کہ یہہ شخص مکنف
بن زید الخیل طائی صحابی کا غلام تھا حماد لغات اور انساب اور اشعار اور اخبار عرب میں بینظیر تھا
ملوک بنی امیہ اسکی بڑی قدر کرتے تھے اور اسکو اپنے پاس بٹھلاتے تھے بلکہ اور وزرا اور امرا بھی
اسکی بڑی عزت اور توقیر کرتے تھے اور اسسے مستفید ہوتے اور علم و ادب اور انساب عرب میں بھی حماد کو علما
اپنا امام جانتے تھے حماد ایک روز ولید بن یزید اموی کی مجلس میں حاضر ہوا ولید نے اس سے
پوچھا کہ تمہارا راویہ لقب پڑنیکا کیا باعث ہے (راویہ مبالغہ فاعل کا ہے یعنی بڑا روایت کرنیوالا) حماد نے
کہا اے امیر المومنین مجھے اشعار و انساب عرب میں اسقدر دخل ہے کہ آپ جس شاعر کا نام لیجیے میں اسکا
اور اسکا حال بیان کرتا ہون پھر میں کئی ایک اور شعرا کا حال بیان کرونگا جنکے آپ نام و نشان سے بھی
واقف نہین اور جو شخص میرے سامنے کسی نئے یا پرانے شاعر کا حال بیان کرے میں اور شعر
شعر میں فرق کرسکتا ہون خلیفہ نے اسکو کہا کہ تو کسقدر عرب کے اشعار جانتا ہے حماد
نے کہا کہ بہت یاد ہیں مگر بالفعل ہر حرف تہجی کا سو قصیدہ طویل شعرائے جاہلیت کا سوا اور
مقطعات اور بعد اشعار شعرائے اسلام کے آپکو سناتا ہون ولید نے امتحانا اسکو شعر سنانے کی اجازت
دی حماد نے سنانا شروع کیا تو ولید تنگ آگیا اور تھک گیا اور اپنی جگہ کسی اور کو مقرر کیا تاکہ سنتا رہا
وہ حماد سے شعر سنتا رہا تب اسکو جانے دیا پس حماد نے دو ہزار نو سو قصیدے شعرائے جاہلیت

سیکے سنائی خلیفہ نے بہت تحسین اور آفرین کر کے ایک لاکھ درہم صلے مین عطا فرمایا - حریری درۃ الغواص
مین بیان کرتا ہے کہ حماد نے کہا مین یزید بن عبد الملک بن مروان کو جبکہ وہ تخت نشین تھا کبھی ملنے
کیواسطے نہ جاتا تھا اسلئے اوسکا بھائی ہشام مجھپر ظلم کرتا تھا - جب یزید مرگیا اور ہشام تخت نشین ہوا
تو مین مارے خوف کے اپنی گھر سے باہر نکلتا تہا اور خفیہ طور پر اپنے دوستون سے ملا کرتا تھا چنانچہ اسطرح
مین ایک سال تک پوشیدہ رہا جب دیکھا کہ ایک سال مین کسی نے میرا ذکر ہشام کے پاس نہین کیا تو
تسلی ہوئی اور بیخوف ہو کر ایکروز رصافہ مین جمعہ کی نماز پڑھنے کیواسطے نکلا ناگاہ دو معتبر سرکار کے آدمی
مجھسے ملے اور کہا اے حماد تجھے امیر یوسف بن عمر ثقفی والی عراق بلاتا ہے مینے دل مین کہا کہ جس بات سے مین
خائف تھا وہی پیش آئی ہین اونسے کہا کہ مجھے تھوڑی رخصت دو تاکہ مین گھر کے لوگون کو ہمیشہ کے لئے
وداع کر آون پھر تمہارے ساتھ چلونگا مگر اونہون نے کہا نہین یہی حکم ہے کہ حماد کو جہان دیکھو
وہین سے پکڑ لاؤ سو اب ہم مجبور ہین حماد اونکی ہمراہ یوسف بن عمر کے دربار مین پہونچا اور سلام کیا والی
عراق نے جواب سلام کا دیکر ایک خط مجھے دیا جسمین یہہ لکھا تھا کہ عبد اللہ ہشام کیطرف سے یوسف بن
عمر ثقفی کو لکھا جاتا ہے کہ یہہ خط پڑھتے ہی حماد کو بڑی عزت اور افتخار سے بلوا کر پانچ سو دینار اور ایک
نہایت تیز رو اونٹ سواری کیواسطے دو کہ وہ بارہ روز مین دمشق مین پہونچے حماد کہتا ہے کہ وہ دینار
مینے لے لئے اور اونٹ پر سوار ہو کر بارہ روز مین دمشق مین جا پہونچا بعد اجازت دیوان شاہی مین داخل
ہوا کیا دیکھتا ہون کہ اوس مکان کی زمین سنگ مرمر کی اور سقف مطلے بزر اور مرصع بجواہر ہے
چارونطرف سونے چاندی کے پردے لٹکے ہوئے اور شمع کافوری روشن ہین اور اقسام مشمومات
اور اصناف عطریات سے مکان مہکا ہوا اور خز و دیبا کے فرش بچھے ہوئے ہین مین داخل ہوتے ہی
خلیفہ ہشام کے سامنے دست بستہ کھڑا ہو کر سلام کیا اوسنے سلام کا جواب دیکے مجھے اپنے پاس بلوایا
مین اوسکے پاؤن چوم کر قریب بیٹھ گیا اوسوقت دو کنیزک خلیفہ کے دائین بائین طرف دیکھین
کہ ایک آفتاب اور دوسری مہتاب تھی اور اونکے کانون مین بالی ایسی لعل و جواہر سے مرصع تھی کہ
جنکی چمک دمک کے سامنے چاند سورج بھی ماند تھے ہشام نے مزاج پرسی کے بعد فرمایا تم جانتے ہو

کہ مینے تحسین کیلئے بلوایا مینے لا علمی بیان کی ہشام نے کہا کہ مجہے ایک شاعر کا شعر یاد آیا ہے
جسکے قایل کو مین نہین جانتا مینے عرض کیا وہ کونسا شعر ہے ہشام نے وہ شعر پڑہا مین نے اوسکے
قایل کا نام اور وہ قصیدہ جس مین وہ شعر تہا اول سے آخر تک پڑہکر سنادیا ہشام سنکر بڑا خوش ہوا
اور بعد بڑی تحسین و آفرین کے فرمایا کہ جو تو چاہتا ہے وہ مانگ مینے اون کنیزکون مین سے ایک
کنیزک مانگی ہشام نے دونون کنیزکین مع زیور و جواہر مجہے عطا فرمائین اور ایک لاکہہ درہم بہی عطا
کیا مین اون کو گہر مین لے آیا اور ہشام کے مال و جان کو دعا دیتا رہا - مگر بعض مورخ بیان کرتے
ہین کہ یہہ واقعہ یوسف بن عمر ثقفی کے وسیلہ سے نہین ہوا کیونکہ وہ اوسوقت والی عراق نہ تہا
بلکہ خالد بن عبد اللہ قسری تہا واللہ اعلم - حماد کی بہت اخبارات غریبہ اور واقعات عجیبہ کتب
معتبرہ تواریخ عرب مین درج ہین یہہ شخص سنہ ۹۵ ہجری مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۵۵ مین فوت ہوا ؁

حماد عجرد

ابو عمر حماد بن عمر بن یونس بن کلیب کوفی معروف بعجرد شاعر نامور بذلہ گو لطیفہ سنج مخضرم
الدولتین تہا اخیر عہد بنی امیہ مین پیدا ہوا اور عباسیہ کے وقت مین بڑا عروج پاکر مشہور زمانہ
ہوا چند مدت تک خلیفہ ولید اموی کی مصاحبت مین رہا پہر مہدی کیوقت بغداد مین آیا حماد بن
عجرد اور بشار مین بڑے معارضے ہوئے اور ایکدوسرے کی ہجو مین بہت قصیدہ منظوم کئے اکثر
اوقات بشار بن برد اس سے تنگ ہو جاتا تہا حماد عجرد کمان گری کرتا تہا اور بعضے کہتے ہین
کہ اسکا باپ کمانگر تہا یہہ کوئی کام نہ جانتا تہا شب و روز شعر گوئی مین مشغول رہتا تہا اور
اکثر اشعار اسکے ظریفانہ ہین - فرقہ زنادقہ کی طرف مایل تہا سنہ ۱۶۱ مین فوت ہوا عجرد بفتح
عین و سکون جیم و فتح را و بعدہٗ دال مہملہ لقب حماد کا ہے اور وجہ اس لقب سے ملقب
ہونے کی یہہ ہے کہ ایکدن حماد لڑکپن مین موسم سرما مین برہنہ تن لڑکون سے کہیل رہا
تہا ایک اعرابی کا گذر جو اوسکے پاس سے ہوا تو اوسنے اسکو برہنہ دیکہکر کہا تعجردت یا غلام
اے لڑکے تو برہنہ ہے اوسدن سے اسکا لقب ہی عجرد مشہور ہوا - مخضرمی اوسکو کہتے ہین جسنے

ایام جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں دیکھی ہوں جیسے لبید شاعر اور نابغہ جعدی ہیں۔ اب اسکا اطلاق عام اوس شخص پر بہی ہوا جسنے دونوں سلطنتیں مختلف اقوام کی ایکدوسرے کے پیچھے دیکھی ہوں جیسے حماد عجرد نے پہلے سلطنت بنی امیہ اور پہر اوسکے بعد سلطنت عباسیہ دیکھی ؎

ابونواس شاعر

ابو علی حسن بن ہانی بن عبدالاول بن صباح معروف با بونواس شاعر جلیل القدر اور فاضل نامور تہا فقہ میں یگانہ آفاق تہا ظرافت و لطافت میں ہر ایک کا دل خوش کرتا تہا علم لغت و اشعار میں ماہر اور علم حدیث میں متبحر تہا حدیث قوی و ضعیف صحیح حسن ناسخ منسوخ محکم متشابہ میں عالم تہا دادا اسکا خراسان کے حاکم جراح بن عبداللہ کا غلام تہا اسکا باپ بنی امیہ کے اخیر بادشاہ مروان بن محمد کے لشکر میں سپاہی تہا اور دمشق کا رہنے والا تہا وہاں سے اہواز کو گیا اور ایک عورت جلبان سے شادی کی اور اُس سے کئی لڑکیاں اور لڑکے پیدا ہوئے جنمیں سے ابو نواس اور ابو معاذ بہی تہے۔ ابونواس اہواز میں پہاڑ زبنان کے پاس ۱۳۹ھ میں پیدا ہوا اور ٥٦ سال کی عمر کا ہوکر ۱۹۵ھ میں مرگیا سکر کی حالت میں شعر کہتا تہا اسواسطے اسکے اشعار کے درجات متفاوت ہیں بعضے لطافت و بلاغت میں ثریا تک پہونچے ہیں اور بعضے رکاکت و سخافت میں تحت الثریٰ سے گذر گئے ہیں باوجود اسقدر علم و ادب کے بڑا مسخرا و شاطر تہا لوگوں کو اپنی شیریں زبان سے فریفتہ کرتا تہا اور مسرف بہی از حد تہا ایک کوڑی تک ہاتہ میں نرکہتا تہا۔ محمد بن معتز اوسے روایت کرتا ہے کہ میں اور ابونواس ماہ رمضان میں قرآن مجید سننے کیواسطے رات کیوقت گئے تہے ناگاہ ہم سلولی کی مسجد میں پہونچے اوسکا بیٹا تراویح کی نماز پڑہا رہا تہا اور بہت خوبصورت اور خوش آواز اور نیک خصلت تہا میں نے ابونواس سے کہا کہ جبتک یہہ لڑکا نماز سے فارغ ہوگا تب تک میں یہاں سے نہ جاونگا اور وہی رات اسنے قرآن مجید ختم کرنے کی تہی جب اوس لڑکے نے یہہ آیت پڑہی ارأیت الذی یکذب بالدین [illegible] تو ابونواس نے فی البدیہہ یہہ شعر کہا ؎

وقرأ معلنا لتصدع قلبي   والهوى يصدع الفؤاد كليما
ارايت الذي يكذب بالدين   فذاك الذي يدع اليتيما

اوس نے ظاہر ہو کر یہہ آیت پڑہی تا کہ میرے دلکو تصدیعہ پہونچائے اور محبت دل زخمی کو تصدیعہ پہونچاتی ہے کیا اوس شخص کو دیکہا ہے جو دین کو جھٹلاتا ہے یہہ وہی شخص ہے جو یتیم کو چھوڑتا ہے سب حاضرین اوسکی بداہت سے حیران ہوئے - ابراہیم بن حرب کوفی وابہ سے روایت کرتا ہے کہ ایکروز ابونواس اور مسلم بن ولید اور ضبع وغیرہ بڑے بڑے شعرا ایک مجلس مین جمع ہوئے کسی نے کہا ایک شعر جس مین قرآن کی آیت ہو تم سے کون تصنیف کرسکتا ہے سب متفکر ہوئے ابونواس نے کہا -

وفتية في مجلس وجوههم   ريحانهم قد امنوا التثقيلا
دانية عليهم ظلالها   وذللت قطوفها تذليلا

حاضرین نے یہہ شعر سنکر نہایت تحسین کی - ابونواس نے علم ادب شہر بصرہ مین پڑہا اور ان دنون وہان فقہ اور ادب کا بڑا چرچا تہا شعراء متقدمین اور متاخرین عرب کے ہزارون شعر اسے یاد تہے اور سوا مشہور امثلہ عرب کے سات سو مثال اسکو یاد تہی جب یہہ شخص علم سے فارغ ہوا تو اسنے شعر مین ایسا کمال پیدا کیا کہ کوئی اسکی برابری نہ کرسکتا تہا اسکی شعر وسخن کا چرچا اطراف عالم مین پہیلا اور امرا و وزرا وغیرہ اسکی بڑی قدر کرنے لگے اور عام وخاص کے دلون مین اسکی محبت سما گئی مگر ابونواس ملوک وسلاطین کی قربت سے بالکل متنفر تہا اسواسطے دانشمند آدمی اسکو ملامت کرتے تہے - اسمعیل ابن نوبخت کہتا ہے کہ مینے ابونواس کی مانند کوئی فاضل اور شاعر نہین دیکہا اور اس شاعر کے مرنے کے بعد کئی صندوق کاغذون کے نکلے جنمین لطایف اور نکات غریبہ لکہی ہوئی تہین اور اسکو ابونواس اسواسطے کہتے ہین کہ اسکے کندہے پر دو گیسو حرکت کرتے تہے اور نواس حرکت گیسو کو کہتے ہین ۱۲

ابوتمام طائی

ابوتمام حبیب بن اوس بن حارث بن قیس طائی سخنوری مین یگانہ دہر وحید عصر فصیح اللسان بلیغ البیان

تھا اسکا باپ نصرانی تھا اور وہ جاسم واقع دمشق مین رہتا تھا۔ ابوتمام کی فطنت وفراست اور خبرت وکیاست پر کتاب دیوان الحماسہ شاہد ہے۔ جودت الفاظ اور جزالت معنی اور معرفت اشعار عرب مین بے نظیر تھا صرف کتاب دیوان حماسہ ہی جمع نہین کیا بلکہ ایک عجیب وغریب کتاب مسمی بفحول الشعرا جسمین جیسے شعراء جاہلی اور مخضرمی اور اسلامیین کے تذکرے مین لکھی اور کتاب الاختیارات تالیف کی جس مین شعراء کے اشعار منتخب کرکے لکھے ہین۔ انساب اور اشعار عرب مین کوئی شخص اسکا حافظ نہ تھا کہتے ہین کہ اسکو چودہ ہزار ارجوزہ عرب کے علاوہ قصاید وقطعات کے یاد تھے۔ خلفاء کی مدح مین بہت قصیدے منظوم کئے اور انعام وصلے پائے۔ صولی سے روایت ہے کہ ابوتمام نے جب محمد بن عبد الملک بن زیات کی مدح مین قصیدہ کہا تو وہ بڑا خوش ہوا اور کہا ای ابوتمام تیرے الفاظ کی جودت اور معانی کی لطافت اور حسن وخوبی اُن جواہر زواہر کی آب وتاب سے جو چہاردہ سالہ معشوق کے گلے مین ہون بڑھکر ہے اور اسکے صلہ مین جو انعام تجھے دیا جاتے تھوڑا ہی ابن زیات کے پاس ایک فیلسوف تھا اوس نے کہا یہہ شخص جوانی مین ہی مرجائیگا کسی نے پوچھا کہ تم نے کسطرح معلوم کیا اوس نے جواب دیا کہ مین اسکی حدت اور ذکاوت اور فطنت اور سرعت فہم اور جودت ذہن دیکھکر جانتا ہون کہ اسکا نفس روحانی اسکے جسم کو اسطرح کہا جائیگا کہ جیسطرح تلوار ہندی اپنی نیام کو کہا جاتی ہے پس قدرت ایزدی سے ایسا ہی ہوا کہ ابوتمام تیس سال کی عمر سے کچھہ بڑہکر فوت ہوا روایت کرتے ہین کہ جب اس نے خلیفہ کے سامنے قصیدہ پڑھا اور اس شعر پر پہونچا ؎

اقدام عمرو فی سماحۃ حاتم — فی حلم احنف فی ذکاء ایاس

تو وزیر نے کہا کہ خلیفہ کو اجلاف عرب سے تشبیہ دیتا ہے ابوتمام نے ذرہ تامل کرکے یہہ دو شعر جو نہایت فصیح وبلیغ اور مقتضے حال کے مطابق ہین پڑھے ؎

لا تنکروا ضربی لہ من دونہ — مثلا شرودا فی الندی والباس
فاللہ قد ضرب الاقل لنورہ — مثلا من المشکاۃ والنبراس

یعنی مینے اگر تشبیہ ادنی سے دی تو کیا مضائقہ ہے خدا تعالے نے قرآن مجید کی اس آیت مین کہ

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیہا مصباح اپنے نور کو چراغ
قندیل سے تشبیہ دی ہے وزیر یہ شعر سنکر خلیفہ سے کہا کہ جو چیز یہ مانگتا ہے اسکو دیدو اور یہہ
چالیس دن سے زیادہ زندہ نہین رہیگا کیونکہ اسکی آنکھون مین کثرت تفکر سے خون اتر آیا ہے
خلیفہ نے ابوتمام سے پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے اسنے کہا کہ مجکو موصل کی حکومت ملنی چاہئے
خلیفہ نے اُسی وقت اسکو موصل کا حاکم بنا دیا پس ابوتمام ایام معدودہ مذکورہ مین حکومت کرکے
مرگیا مگر یہہ قصہ بے اصل معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہہ قصیدہ سینیہ ابوتمام نے کسی خلیفہ کی مدح مین
نہین کہا بلکہ احمد بن معتصم یا احمد بن مامون کی مدح مین ہے اور اونکو خلافت اور حکومت
نہین ملی ہان جسوقت ابوتمام نے یہہ قصیدہ احمد بن معتصم کے سامنے پڑہا وہان ایک فیلسوف
نے کہا تہا کہ یہہ شخص جلدی مرجائیگا۔ واللہ اعلم۔ ادبا نے بیان کیا ہے کہ قبیلہ طای سے
تین شخص اپنے اپنے فنون مین یگانہ نکلے ہین حاتم طای جود مین اور داؤد بن نصیر طای زہد
مین اور ابوتمام طای شعر مین۔ ابوتمام کے شعرونکو پہلے ابوبکر صولی نے حروف ہجا کی ترتیب
پر جمع کیا پہر علی بن حمزہ اصبہانی نے اون اشعار کو بحسب نوع مرتب کیا ابوتمام سنہ ۱۹۰ یا ۱۸۸ یا ۱۹۲
میں موضع جاسم مین پیدا ہوا اور مصر مین پرورش پائی۔ گندم گون طویل القامت
شیرین زبان تہا۔ روایت کرتے ہین کہ ابوتمام جامع مصر مین لوگون کو پانی پلاتا تہا اور
بعضے کہتے ہین کہ دمشق مین ایک جولاہہ کی خدمت کرتا تہا اور اسکا باپ دمشق مین شراب
کی دکان کرتا تہا۔ یہہ شاعر موصل مین سنہ ۲۳۱ مین فوت ہوا اور ابونہشل بن حمید طوسی نے
اس کی قبر پر گنبذ بنوایا۔

ابوعلی خلیع شاعر

ابوعلی حسین بن ضحاک بن یاسر شاعر ظریف اور ادیب لطیف بصرہ کا رہنے والا خلیع
تخلص سلیمان بن ربیعہ باہلی صحابی کے بیٹے کا غلام تہا اور حسب بیان خطیب بغدادی کے
سنہ ۱۶۲ مین پیدا ہوا تہا خلفاء عباسیہ کے عہد مین اسکی برابر سوائے ابو اسحق ابراہیم ندیم موصلی کے

کسیکا رتبہ نہ تہا اور اسنے اونکے یہان ایسا قرب حاصل کیا کہ سنہ ۱۹۸ھ مین خلیفہ محمد امین بن ہارون رشید نے اسکو اپنا مصاحب بنایا مگر محمد امین اسی سال مقتول ہوا پہر خلیفہ مستعین باللہ کے زمانہ تک ہر ایک خلیفہ کے عہد مین اسکا رتبہ برابر رہا یہہ شاعر شعراء طبقہ اول کے شاعرون مین سے ہے اور ابو نواس کے ساتہہ اسکی مباحثے اور معارضے ہوتے رہے اور اسکا تخلص خلیع بسبب کثرت ظرافت اور خرافات تمسخر کے مقرر ہوا اور اسکے عجایب شعرون مین سے یہہ شعر بہی ہین ؎

صل بخدی خدیک تلق عجیبا   من معان یحار فیہا الضمیر

میرے رخسارونسے اپنے رخسارونکو ملا تاکہ تو ایسا عجیب حظ اور لطف دیکہے کہ جسمین دل حیران ہو

فبخدیک للربیع ریاض   وبخدی للدموع غدیر

کیونکہ تیرے رخسارون مین باغ ربیع کا ہے اور میرے رخسارونمین آنسوکا تالاب ہے یہہ شاعر سنہ ۲۵۰ھ مین فوت ہوا

ابن علاف شاعر

ابو بکر حسن بن علی بن احمد بن بشار بن زیاد مشہور بابن علاف شاعر بے نظیر اور نابینا تہا خلیفہ معتضد باللہ کے عہد مین اسکی یہان تک قدر ہوئی کہ خلیفہ کے مصاحبون مین داخل ہوا اور ہمیشہ اپنے اشعار دُرر نثار کے عوض صلے اور انعام پاتا رہا - ابو الحسن مرزبانی بیان کرتا ہے کہ ایک جاریہ علی بن عیسی کی ابن علاف کے غلام پر عاشق ہوئی علی بن عیسی نے اون دونون کو قتل کراکے اونکی جلدون مین بہس بہروا دیا ابن علاف نے اسکی مرثیہ مین بہت داد فصاحت دی ابن علاف سو سال کا ہوکر سنہ ۳۱۸ یا ۳۱۹ھ مین مرگیا ؎

ابو فراس

حارث بن سعید بن حمدان حمدانی ناصر الدولہ و سیف الدولہ بن حمدان کا چچا زاد بہائی تہا - ثعالبی نے لکہا ہے کہ یہہ شخص فرید الدہر اور وحید العصر تہا ادب و فضل و کرم و مجد و جود و سخا فصاحت و بلاغت ہمت و شجاعت فراست و کیاست شعر و سخن جودت الفاظ عذوبت کلمات جزالت معنی و دقایق مضامین مین شہرہ آفاق تہا - الغرض مجمع الفضایل و منبع الفواضل تہا

باوجود حکومت کے ظریف الطبع تہا اور یہہ سب خوبیان اسکی پہلی بجز عبد اللہ بن معتز کے اور کسی کے شعر مین نہ تہین لیکن یہہ شخص اس سے بہی بڑہکر تہا اور شاعری مین ید طولی رکہتا تہا - صاحب ابن عباد کہتا ہے کہ ابتداء شعر کا بہی بادشاہ سے ہوا اور انتہا بہی بادشاہ پر ہی ہوا یعنی ابتدا امرؤ القیس بادشاہ نے کیا اور اوسکی خوبی ابو فراس بادشاہ پر ختم ہوئی متنبی بہی اسکی لیاقت اور شعوری کا قایل تہا اور شعر مین اسکو اپنے سے بڑا فایق جانتا تہا یہانتک کہ اسکی ہیبت اور جلالت کی خوف سے متنبی نے اسکی تعریف مین کوئی قصیدہ نہین کہا بلکہ اس سے کم درجہ کے رؤسا کی مدح مین قصاید کہتا رہتا تہا سیف الدولہ ابو فراس کی خوبی خصایل اور حسن شمایل سے بڑا خوش ہوتا تہا اور حضر و سفر مین اسی اپنے ہمراہ رکہتا تہا - ابو فراس دو دفعہ قید ہوا ایکبار تو ۳۴۸ھ مین قلعہ خرشنہ مین جو دریای فرات کے کنارہ پر واقع ہے اور دوسری مرتبہ ماہ شوال ۳۵۱ھ مین شہر منبج کے چند اشخاص نے اسکو قید کیا اور قسطنطنیہ کی طرف لیگئے وہان چار برس قید رہا اور قید مین بہی بہت فصیح و بلیغ شعر کہتا رہا اور ۳۵۷ھ مین زخمی ہوکر مر گیا - روایت کرتے ہین کہ نزع کیوقت اس نے اپنی دختر سے یہہ شعر کہے ؛

أبنيتي لا تجزعي كل الانام على ذهاب   نوحي علي بحسرة من خلف سترك والحجاب

اے میری بیٹی مت بیقرار و فزع کر سب مخلوقات دنیا کی جانیوالی ہے افسوس سے پردہ اور حجاب مین سے مجہہ پر نوحہ کر

قولي اذا كلمتني فعييت عن رد الجواب   زين الشباب ابو فراس لم يمتع بالشباب

اور جب تو مجہہ سے بات کرے اور مین جواب سے رک جاؤن تو یہہ کہو کہ جوانی کی زینت ابو فراس تہا جس نے جوانی سے نفع نہین اوٹہایا ؛

سیرافی نحوی

ابو سعید حسن بن عبد اللہ بن مرزبان سیرافی نحوی بغداد مین نایب قاضی رہے اور بصریون کی نحو مین امام زمانہ تہا - کتاب سیبویہ کی شرح نہایت عجیب و غریب لکہی اور کتاب الفات الوصل والقطع - کتاب اخبار نحاة بصرہ - کتاب الوقف والابتدا - کتاب صنعۃ الشعر والبلاغۃ

شرح مقصورہ ابن درید وغیرہ کی تصنیف کین تہا ابوبکر بن سراج نحوی سے علم نحو پڑہا اور نحو و لغت اور فقہ اور فرائض اور حساب اور کلام اور شعر اور عروض اور قوافی مین عالم کامل ہوا اپنے ہاتھ سے کسب کر کے وجہ معیشت حاصل کرتا تہا اس مین اور ابوالفرج اصبہانی صاحب اغانی مین فاضلانہ معاندت تہی ابوالفرج نے اسکے حق مین یہہ شعر کہے ہین

لستَ صَدراً ولا قرأتَ علی صدرٍ ولا علمکَ البکیُّ بشافِ

نہ تو امام ہے اور نہ تو نے کسی امام سے پڑہا اور نہ تیرا تھوڑا علم شافی ہے ؛

لعنَ اللّٰہ کلَّ نحوٍ و شعرٍ و عروضٍ یجیئُ مِن سیرافِ

خدا ہر شعر اور نحو اور عروض پر جو سیراف سے آئی لعنت کرے ۳۶۸ھ مین بغداد مین فوت ہوا سیراف فارس مین ایک شہر کا نام ہے ؛

ابن خالویہ نحوی

ابوعبداللہ حسین بن احمد بن خالویہ نحوی لغوی ہمدانی الاصل تہا مگر بغداد مین جا کر ابوبکر بن انباری اور ابن مجاہد مقری اور ابن عمر زاہد اور ابن درید سے علم تحصیل کیا اور ابو سعید سیرافی سے بھی پڑہتا رہا پہر شام مین گیا اور شہر حلب مین سکونت اختیار کی وہان اسکو علم مین یگانہ گنتے تہے اور لوگ ممالک دور و دراز سے استفادہ کے لیے اسکے پاس آتے تہے اور آل و اصفاد حمدان اس سے علم پڑہتے اور اسکی تعظیم و تکریم کرتے تہے چنانچہ یہہ لکہتا ہے کہ مین ایک روز سیف الدولہ بن حمدان کے پاس گیا اوس نے مجہے اقعد کہا اور اجلس نہ کہا مین نے جانا کہ یہہ شخص لطایف عرب اور نکات ادب سے ماہر ہے کیونکہ عربی مین کہڑے کو اقعد اور سوئے کو اجلس کہتے ہین تصانیف اسکی بکثرت ہے اور متنبی شاعر سے سیف الدولہ کے روبرو اسکے مباحثے ہوتے رہے حلب مین ۳۷۰ھ مین فوت ہوا ؛

ابوعلی فارسی

حسن بن احمد بن عبدالغفار بن محمد بن سلیمان بن آبان فارسی نحوی علم نحو مین امام وقت

تھا شہروں مین پھرتا رہا اور حلب مین مدت تک سیف الدولہ بن حمدان کے پاس رہا اسمین اور
ابوطیب متنبی مین کئی مجلسین ہوئین اسنے کتاب الایضاح اور تکملہ نحو مین - کتاب التذکرۃ
کتاب المقصور والممدود - کتاب الحجہ - کتاب الاغفال فیما اغفلہ الزجاج من المعانی کتاب
العوامل المایۃ - کتاب المسایل الحلبیات - کتاب المسایل العسکریہ کتاب القصریات - کتاب
المسایل الشیرازیات - کتاب البصریہ - کتاب المسایل المجلسیات وغیرہ تصنیف کین ۲۸۸ھ مین
پیدا ہوا اور ۳۷۷ھ مین مرگیا ؎

ابن حجاج شاعر

ابوعبداللہ حسین بن احمد بن محمد بن جعفر بن محمد بن حجاج کاتب بے بدل اور شاعر عدیم المثل تھا
ہزلیات اور مزخرفات مین بڑا کامل تھا جو شعر کہتا تھا وہ مسخرہ پن سے خالی نہوتا تھا ظرافت مین کوئی اسکا
ہمسر نہ تھا اسنے ایک دیوان دس جلد کا ہزلیات مین تصنیف کیا ہی صرف اسکے شعرون مین ظرافت ہی
نہین بلکہ تکلف اور غرابت سے بہی معرا ہین اور اسکی فصیح بلیغ نظم و نثر دلچسپ و مرغوب خاطر ہے اشعار
محققانہ بہی نہایت لطیف کہتا تھا اہل فن اسکو امرءالقیس ثانی کہتے تھے امرءالقیس کے زمانہ
سے لیکر اس شاعر کے عہد تک کوئی اور آدمی انکی مذاق کا نہین ہوا - مذہب شیعہ رکھتا تھا
اور اہل بیت کی محبت اور اصحاب کبار کی بغض مین انتہا درجہ کو پہنچا تھا روز سہ شنبہ ۲۷ ماہ جمادی
الآخر ۳۹۱ھ کو شہر نیل مین جو دریای فرات کے کنارہ پر واقع ہے فوت ہوا اور اسکی وصیت
کے بموجب اسکی نعش بغداد مین لیجاکر حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے پاؤن کیطرف دفن کی گئی اور قبر پر
حسب وصیت یہہ آیت لکہی گئی وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ

ابن وکیع تنیسی

ابومحمد حسن بن علی بن احمد بن محمد بن خلف ضبی معروف بابن وکیع تنیس مین پیدا ہوا
اور بغداد مین آکر سکونت اختیار کی شاعر بے نظیر تھا مگر قدرے اسکی زبان مین لکنت تھی - ثعالبی
یتیمۃ الدہر مین بیان کرتا ہی کہ یہہ شاعر اپنے سب ہمعصرون سے بڑھکر تھا اور کوئی اسکی برابر شعر و سخن

نہ کہتا تہا اشعار مجید ہیں بین معدود تہا ایک دیوان عربی مین نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا
اور صرف شعر ہی مین کمالیت نہ رکہتا تہا بلکہ اور علوم مین بہی ماہر تہا - ایک کتاب بمنصف نام
ابو طیب متنبی کی سرقات مین لکہی وفات اسکی ماہ جمادی الاول سنہ ۴۹۳ھ مین ہوئی تنیس
بکسر تاء مثنات فوقانی و کسر نون مشددہ و سکون یائے تحتانی مصر مین دمیاط کے قریب
ایک شہر کا نام ہے جسکو تنیس بن حام بن نوح نے بنایا ہے - وکیع لقب اسکے دادے ابوبکر محمد بن خلف کا تہا

ابو القاسم وزیر مغربی

ابو القاسم حسین بن علی بن حسین بن علی معروف بوزیر مغربی اسکا باپ سیف الدولہ
بن حمدان کے مصاحبون مین سے تہا سنہ ۳۷۰ھ مین پیدا ہوا - شاعر ماہر تہا میا فارقین مین چہیالیس
برس کا ہوکر سنہ ۴۱۸ھ مین مر گیا - جب اسکی نزع کا وقت قریب پہونچا تو اسنے اپنے دوستون کو
وصیت کی کہ میرے تابوت کو مشہد امیر المومنین علی ابن ابیطالب مین لیجا کر دفن کرین ابو علی
ہارون بن عبد العزیز اوراجی جسکی مدح متنبی شاعر نے اوس قصیدہ مین کی جسکا مطلع یہ ہے

امن ازدیارک فی الدجی الرقباء ۔ اذ حیث کنت من الظلام ضیاء

وہ اس شاعر کا ماموں ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ اس شاعر کے ماموں کا بیٹا ہے اس نے ایک
دیوان نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا اور کتاب الایناس فی تحریر انساب العرب جو نہایت مفید ہے
اور مصنف کی پوری ماہر ہونے پر دال ہے اور کتاب آداب الخواص اور کتاب المأثور فی ملح الخدود اسکی تصنیفات سے ہین

شیخ ابو علی بن سینا

رئیس ابو علی حسین بن عبد اللہ بن سینا ملقب بشرف الملک الحکیم اسکا باپ بلخ کا رہنے والا
تہا پہر وہان سے بخارا مین گیا اور خرمیثن مین جو بخارا کے سب گانو سے بڑا ہے عامل رہا اور
ابو علی اور اوسکا بہائی وہانہی پیدا ہوے - اسکی والدہ کا نام ستارہ تہا دس سال کی عمر مین
ابو علی نے علوم قرآن اور علم اصول دین اور علم ادب اور حساب اور جبر و مقابلہ حاصل کیا پہر
حکیم ابو عبد اللہ ناتلی اسکے پاس آیا اور اس نے اس سے ایساغوجی سے لیکر علم منطق کو آخر تک

پہونچایا اور اقلیدس اور مجسطی پڑہی اور سب علوم و فنون مین ماہر ہوا اور رموز اور دقایق ایسے
سمجھنے لگا کہ ابو عبد اللہ ناتلی بہی اوسکو نہ پہونچ سکتا تہا باوجود اسقدر توغل علم منطق اور فلسفہ
وغیرہ کی علم فقہ بہی اسمعیل زاہد سے پڑہتا تہا جب ابو عبد اللہ ناتلی خوارزم شاہ مامون بن محمد
کیطرف گیا تو ابو علی علوم طبعی اور الہی مین متوجہ ہوا اور فصوص اور شروح مین کوشش
کرنے لگا یہانتک کہ اللہ تعالی نے دروازے علمون کے اسپر کہولدیے پہر طب مین مشغول
ہوا اور اوسکو انتہا تک پہونچایا کہ مریضون کا علاج مفت خدا تعالے کی خوشنودی کے لیے
کرنے لگا اور اس علم مین تمام متقدمین اور متاخرین سے فایق ہوا اور ۱۶ سال کا تہا کہ علما
کبار اور فضلائے نامدار اسکے پاس استفادہ کے لیے آتے تہے۔ ابو علی سینا ایام طالب علمی مین
کبہی رات بہر نہ سوتا تہا اور تمام دن مطالعہ مین صرف کرتا تہا اور اسکے سوا کوئی کام نہ کرتا تہا
جب کوئی مسئلہ اس سے حل نہوتا تہا تو وضو کرکے مسجد جامع مین جاکر نماز پڑہتا تہا اور خدا کی جناب
مین اس مسئلہ کے حل ہونیکے واسطے دعا کرتا تہا اسکی دعا قبول ہوجاتی تہی اور وہ مسئلہ
لاینحل اسپر منکشف ہوجاتا تہا تصانیف مفیدہ اسکی بکثرت ہین منجملہ کتاب الشفاء و النجات
و کتاب الاشارات و قانون وغیرہ کہتے ہین کہ اسکی تصنیف قریب سو کے ہے اور شعر بہی بہت
اچہا کہتا تہا چنانچہ یہہ ابیات اس کے ہین ؛

وَاحْفَظْ بُنَيَّ وَصِيَّتِي وَاعْمَلْ بِهَا ... فَالطِّبُّ مَعْقُودٌ بِنَصِّ كَلَامِي

اے میرے بیٹے میری نصیحت کو یاد رکھہ اور اوسپر عمل کر کیونکہ علم طب میری کلام مین بستہ ہے

لَا تَشْرَبَنَّ عَقِيبَ اَكْلٍ عَاجِلًا ... فَتَقُودُ نَفْسَكَ لِلْاَذَى بِزِمَامِ

کہانے کے بعد شتابی ہرگز پانی نہ پی ورنہ تو اپنے نفس کی باگ کہینچکر ایذا کی طرف لائیگا ؛

اِجْعَلْ غِذَاءَكَ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً ... وَاحْذَرْ طَعَامًا قَبْلَ هَضْمِ طَعَامِ

اور غذا تمام دن مین ایکدفعہ کہا اور طعام کو ہضم ہونیکے پہلے دوسرے طعام سے پرہیز کر ؛

وَاحْفَظْ مَنِيَّكَ مَا اسْتَطَعْتَ فَاِنَّهُ ... مَاءُ الْحَيَاةِ يُرَاقُ فِي الْاَرْحَامِ

اور جب تک ہو سکے اپنی منی کی محافظت کر کیونکہ وہ آب حیات ہے جو ارحام مین ڈالا جاتا ہے۔ ابو علی
ماہ صفر سنہ مین پیدا ہوا اور ماہ رمضان کے اول جمعہ سنہ ٤٢٨ مین فوت ہوا۔ شیخ کمال الدین
بن یونس کہتا ہے کہ شیخ بن سینا کا مخدوم اسپر ناراض ہوا اور اوسنے اسکو زنجیرون مین باندہکر قید
خانہ مین بہیجدیا اور یہہ وہان ہی مرگیا اور اوسنے یہہ شعر قید خانہ مین ہی کہے ؎

رَأَیْتُ ابْنَ سِیْنَا یُعَادِی الرِّجَالَ ۔۔۔ وَفِی السِّجْنِ مَاتَ اَخَسَّ المَمَاتِ

مینے ابن سینا کو دیکہا کہ لوگون سے دشمنی کرتا تہا اور قید خانہ مین خسیس موت مرگیا ؎

فَلَمْ یَشْفِ مَا نَابَهٗ بِالشِّفَاءِ ۔۔۔ وَلَمْ یَنْجُ مِنْ مَوْتِهٖ بِالنَّجَاتِ

نہ تو شفا سے اپنی مصیبت سے بچا اور نہ نجات سے اپنی موت سے رہائی پائی ؎

ابو الجوائز

حسن بن علی بن محمد بن باذنی واسطی عالم اجل اور فاضل اکمل تہا بغداد مین مدت تک رہا
شاعر فصیح البیان تہا اوسکا یہہ شعر ہے ؎

وَشَیْئَانِ مَعْدُوْمَانِ فِی الاَرْضِ دِرْهَمٌ ۔۔۔ حَلَالٌ وَخِلٌّ فِی الْحَقِیْقَةِ نَاصِحٌ

یعنے دنیا مین دو چیز معدوم ہین درم حلال اور دوست صادق ناصح۔ وفات اسکی سنہ مین ہوئی ؎

ابن رشیق قیروانی

ابو علی حسن بن رشیق معروف بقیروانی عالم فصیح اور فاضل بلیغ صاحب تصانیف کثیرہ تہا کتاب
العمدہ شعر کی فضیلت اور عیوب کے بیان مین تصنیف کی اور کتاب الانموذج وغیرہ رسایل فائقہ اور
قصاید رایقہ تصنیف کیے۔ ابن بسام کتاب الذخیرہ مین بیان کرتا ہے کہ یہہ شخص مسیلہ مین پیدا
ہوا اور وہان سے تہوڑا سا علم ادب تحصیل کر کے قیروان مین سنہ مین آیا اور محمدیہ مین علم
ادب پڑہکر شعر مین کمال پیدا کیا قیروان مین بڑے بڑے ادبا اور شعرا کیخدمت مین رہا اور وہان
اسکی بڑی شہرت ہوی اور مشہور آفاق ہوا اور وہان کے حاکم کی تعریف مین بڑے فصیح قصیدے
کہے اور اوسکے مقربون مین سے ہوا جب عرب نے قیروان پر ہجوم کیا اور وہان کے باشندون کو قتل

اور سکانوں کو خراب کیا تو یہ شخص جزیرہ صقلیہ کی طرف گیا اور جزیرہ ماذر میں سنہ ۵۲۳ھ میں فوت
ہوا۔ اور اس کے شعروں میں سے یہ ہی شعر ہیں ؎

یا مالک الاقوی علی دفع الاذی   وبک استعنت علی الضعیف الموذی

خداوندا میں ایذا کی دفعیہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اور ضعیف موذی کی دفعیہ میں تجھسے مدد مانگتا ہوں

ما لی بعثت الی الف بعوضۃ   وبعثت واحدۃ الی نمرود

کیا ہے مجھکو کہ میری طرف تو نے ہزار مچھر اور نمرود کی طرف ایک مچھر بھیجا ہے ؎

ابن شخباء عسقلانی

الشیخ المجید ابو علی حسن بن عبد الصمد بن ابی الشخباء عسقلانی بڑے ہی فصیح خطیب اور رسالے تصنیف کئے نثر و نظم میں اسکو کمال تھا۔ خزانہ بنود میں جو شہر قاہرہ میں ایک قیدخانہ ہے ۴۸۲ھ کو مقتول ہوا شخباء بفتح شین معجمہ و سکون خاء معجمہ بعدہٗ باء ہے اور عسقلانی عسقلان کیطرف منسوب ہے

عمید طغرائی

عمید طغرائی فخر الکتاب ابو اسمعیل حسین بن علی بن محمد بن عبد الصمد الملقب بمؤید الدین اصبہانی معروف بطغرائی عزیز الفضل لطیف الطبع نظم و نثر میں یگانہ زمانہ تھا ایک دیوان نہایت عمدہ تصنیف کیا عماد کاتب تاریخ سلطنت سلجوقیہ میں لکھتا ہے کہ طغرائی مذکور کو استاد کہتے تھے اور سلطان مسعود بن محمد سلجوقی کی طرف سے موصل میں وزیر تھا اور جب سلطان مسعود اور اوسکے بھائی سلطان محمود میں ہمدان کے قریب لڑائی ہوئی اور مسعود نے ہزیمت کھائی اور محمود نے فتح پائی تو پہلے استاد ابو اسمعیل وزیر مسعود گرفتار ہوا اور محمود کے وزیر نظام الدین ابو طالب علی بن احمد بن حرب سمیرمی کو اسکی خبر پہونچی اور شہاب اسعد نے جو اوس وقت میں نصیر کاتب کا نایب طغرائی تھا کہا یہ مرد یعنے ابو اسمعیل استاد ملحد ہے وزیر محمود نے کہا جو ملحد ہو اوس کو قتل کردو پس طغرائی مذکور ظلماً قتل کیا گیا اور نیز یہ لوگ ابو اسمعیل مذکور سے اسواسطے خوف کرتے تھے کہ طغرائی فاضل اکمل ہے کہیں محمود اسکی طرف متوجہ نہو جاے اسلئے اسکو جلدی قتل کروا دیا اور یہ واقعہ سنہ ۵۱۳ھ میں ہوا۔ طغرائی منسوب بطغرا نویس

کمیطرین ہے اور سمیرمی بضم سین مہملہ و فتح میم و سکون یائے تحتانی نام شہر کا ہے جو اصبہان اور شیراز کے درمیان واقع ہے ؎

بارع بغدادی

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن عبد الوہاب بن احمد بن محمد بن حسین بن عبید اللہ بن قاسم بن بغدادی شاعر ماہر ادیب متبحر نحوی لغوی تھا اسکا دادا قاسم معتضد باللہ اور مکتفی باللہ کا وزیر تھا اسنے بہت عمدہ عمدہ کتابیں تصنیف کین - بارع اور شریف ابو یعلی بن ہباریہ مین بسبب زیادہ اتحاد اور مصاحبت کے بہت ظرایف اور لطایف اور مزاح و تمسخر ہوتے تھے - ولادت اس کی ١٠ صفر سنہ ٤٤٣ھ بغداد مین ہوئی اور سنہ ٥٢٤ھ مین فوت ہوا بدر بغداد مین ایک محلہ کا نام ہے ؎

ملک النحاۃ

ابو نزار حسن بن صافی بن عبد اللہ المعروف بملک النحات ادیب اریب فصیح بلیغ نحو مین اپنے تمام اقران سے فایق تھا اور بسبب کمال کبر و عجب کے اسنے اپنا لقب ملک النحات رکھا تھا اور جو شخص اسکو اس لقب سے نہ بلاتا تھا اُسپر بڑا غضبناک ہوتا تھا علم نحو اور اصول فقہ مین اسنے بڑی تصنیفات کی اور مختصر کتابین اور ایک دیوان لکھا سنہ ٤٨٩ھ مین پیدا ہوا اور اسی سال سے زیادہ عمر کا ہو کر دمشق مین سنہ ٥٦٨ھ مین فوت ہوا

حرف الخاء

خلیل

ابو عبد الرحمن خلیل بن عمرو بن تمیم فراہیدی یحمدی نحو مین امام اور علم عروض کا موجد ہوا ہی اس نے عروض کی اقسام کو پانچ دایرون مین تقسیم کیا جن سے پندرہ بحر نکلتی ہین پھر اخفش نے ایک اور بحر نکالی اور اوسکا نام خبب رکھا اور کہتے ہین کہ اسکو ہاتف نے خواب مین کہا تھا کہ تم مکہ معظمہ کو جاؤ وہان ایک نیا علم تمپر منکشف ہوگا پس یہ مکہ مین حج کیواسطے گیا جب حج سے واپس ہوا تو علم عروض اسپر منکشف ہوا اور یہ شاعر علم نغمہ مین بھی بڑا ماہر تھا اسلیے علم عروض اسنے نکالا ہے کیونکہ ان دونون علمون کے قواعد متقارب ہین اور یون بھی کہتے ہین کہ خلیل ٹھٹھیرون کی بازار

مین جار ہاتہا وہان ایک ٹہٹہیرا ہتھوڑا جیسی طشت بنا رہا تہا اُس کی آہٹ تہوڑی کی آوازسی یہہ علم ایجاد کیا خلیل مرد عاقل حلیم تہا اوسکا مقولہ ہی کہ انسانکو اپنا عیب معلوم نہین ہوتا جبتک کسی غیر کے پاس نہ بیٹہے اور جب آدمی چالیس سال کا ہو تو اوسکی عقل کامل ہوتی ہے اور اسی سن مین آنحضرت بہی مبعوث ہوئے اور جب ۶۳ برس کا ہو تو اوسکی عقل وفکر مین خرابی آجاتی ہے اور اسی سن مین آنحضرت دنیا سے تشریف لیگئے اور آدمی کا ذہن صاف اور عقل سلیم سحر کے وقت ہوتا ہے سلیمان بن حبیب بن مہلب بن ابی صفرہ والی فارس و اہواز نے اسکا وظیفہ مقرر کیا تہا پس اوسنے ایکدفعہ اسکو اپنے حضور مین طلب کیا اسنے اوسکے جواب مین چند شعر لکہے جنمین سے دو شعر یہہ ہین *

أبلغ سليمان اني عنه في سعة وفي غنى غير اني لست ذا مال

الرزق عن قدر لا الضعف ينقصه ولا يزيدك فيه حول محتال

سلیمان کو خبر دو کہ مین یہان ہر طرح سے وسعت اور غنی مین ہون بجز اس کے کہ مالدار نہین ہون اور رزق تقدیر سے ہی نہ ضعف اسے گہٹاتا ہی اور نہ حیلہ کسی حیلہ گر کا اسکو بڑہاتا ہی سلیمان نے غصہ ہو کر وظیفہ بند کر دیا خلیل نے اسکے جواب مین لکہا کہ خدا تعالے ضامن رزق کا ہی جبتک ہم زندہ ہین وہ رزق دیگا اور جب ہمارا رزق پورا ہو جائیگا تو ہم مرجائینگے اے سلیمان تو نے مجہہ اپنی قلیل شے سے محروم رکہا کیا اسمین تیرا مال بڑہ جائیگا جب یہہ خبر سلیمان کو پہونچی تو اوسنے خلیل کا وظیفہ دو گنا کر دیا اور عذر نامہ اوس کیطرف لکہا ایک رات صبح تک خلیل اور عبد اللہ بن مقفع باتین کرتے رہے جب صبح کو جدا ہوے تو کسی نے خلیل سے پوچہا کہ ابن مقفع کیسا ہے اوسنے جواب دیا کہ علم بہت رکہتا ہی اور عقل کم اسیطرح کسی نے ابن مقفع سے پوچہا کہ خلیل کیسا ہی اوسنے کہا عقل بہت رکہتا ہے اور علم کم خلیل نے کتاب العین بنائی اور کتاب العروض اور کتاب الشواہد اور کتاب النقط والشکل اور کتاب النغم اور کتاب العوامل تصنیف کین اکثر علماء لغت کہتے ہین کہ کتاب العین خلیل کی تصنیف نہین بلکہ اوسنے شروع کی تہی اور اوسکا نام عین رکہا تہا پہر اسکے شاگرد نضر بن شمیل نے مورج سدوسی و نصر بن علی جہضمی وغیرہ کے اسکو پورا کیا اور اوسکو خلیل کی وضع اور ترتیب پر بنا کر اسکا نام

اسکو اپنی طرز پر بدلا - خلیل کا ایک لڑکا بڑا نالایق اور بیوقوف تھا ایکروز باپ کے پاس گیا کسی شعر کی وہ تقطیع کر رہا تھا لڑکے نے لوگون سے کہا کہ میرا باپ دیوانہ ہوگیا ہے اس بات کی خبر خلیل کو پہونچی اوس نے اپنے بیٹے کے حق مین کہا ؎

لَوْ كُنْتَ تَعْلَمُ مَا أَقُوْلُ عَذَرْتَنِي ۔ أَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ مَا تَقُوْلُ عَذَلْتُكَا

اگر تو جانتا جو مین کہہ رہا ہون تو مجھے معذور رکھتا - یا مین جانتا جو تو کہہ رہا ہے تو تجھے ملامت کرتا ؎

لٰكِنْ جَهِلْتَ مَقَالَتِي فَعَذَلْتَنِي ۔ وَعَلِمْتُ أَنَّكَ جَاهِلٌ فَعَذَرْتُكَا

لیکن تو میری گفتگو سے ناواقف ہے اسلئے مجھے ذلیل کیا اور مینے تجھے جاہل سمجھکر معذور رکھا خلیل کہتا ہے کہ میرے پاس ایک شخص علم عروض پڑھنے کیواسطے آتا تھا اور اوسکو اس علم سے مناسبت نہ تھی مدت تک میرے پاس رہا لیکن کچھہ اوسکے ذہن نشین نہوا ایک روز مینے اوس سے کہا کہ اس بیت کی تقطیع کرے ؎

إِذَا لَمْ تَسْتَطِعْ شَيْئًا فَدَعْهُ ۔ وَجَاوِزْهُ إِلَى مَا تَسْتَطِيعُ

یعنے جس چیز کی تو طاقت نہین رکھتا اوس کو چھوڑکر اوس چیز کیطرف جا جسکی طاقت رکھتا ہے پس وہ اپنی لیاقت کی بموجب تقطیع کرکے چلا گیا اور پہر اوس روز سے میرے پاس نہ آیا مین اوسکی فطانت اور دانشمندی پر نہایت متعجب ہوا کہ باوجود اسقدر نافہمی کے یہہ اوسنے کیسا سمجھہ لیا - یہہ فاضل سنہ ... مین پیدا ہوا اور سنہ ... ہجری مین فوت ہوا - فراہیدی فراہید کیطرف منسوب ہے اور فراہید قبیلہ ازد سے ایک بطن ہے اور فراہید جمع فرہود کی ہے اور فرہود لغت ازدشنوہ مین شیر کے بچہ کو کہتے ہین اور یحمد بھی ایک قبیلہ ازد سے ہے ؎

حرف الدال

درید ابن صمہ

درید بن صمہ بن حارث بن بکر بن علقمہ بن جذعہ بن غزیہ بن جشم بن معاویہ بن بکر بن ہوازن شاعر جاہلی حماسی ہے اسکے تین بھائی تھے ایک عبداللہ جسکو بنی غطفان نے قتل کیا اور دوسرا خالد جو بنی حارث بن کعب کے ہاتھہ سے مقتول ہوا - تیسرا قیس جسکو ابوبکر بن کلاب نے ہلاک کیا

پس چند شعراس نے عبداللہ کے مرثیہ مین کہے تہے جن سے دو شعر یہہ ہین ؛

تقولُ الاَ تبکی اخاکَ وقد اَرٰی مکانَ البکا لکن بُنیتُ علی الصبرِ
فقلتُ اعبدَاللہ اَبکی ام الذی لہُ الجدثُ الاعلی قتیلُ ابی بکرِ

وہ عورت مجکو کہتی ہے کہ تو اپنے بہائی کو کیون نہین روتا حالانکہ مین اب موقع رونیکا دیکہتی ہون
لیکن تو صبر پر مجبول ہوا ہی مینے کہا کیا عبداللہ کو رؤن یا اوس شخص کو جسکی قبر عالی ہے اور وہ
ابی بکر بن کلاب کا مقتول ہے یہہ شاعر بڑی عمر کا ہوکر جنگ حنین مین مقتول ہوا ؛

دعبل

ابو علی دعبل بن علی بن رزین بن سلیمان خزاعی شاعر بے نظیر تہا لیکن نہایت بدگو کثیر الہجا
تہا خلفاء اور ارکین سلطنت کی ہجو مین بہت قصاید منظوم کئے خود کہتا تہا کہ مین ۵۰ سال اپنے کندہے
پر خشک لکڑیان اوٹہا کر پہرتا رہا کوئی مجہے اون پر سولی دے مگر کسی نے نہ پوچہا جب اسنے ابراہیم بن
مہدی کی ہجو کی تو ابراہیم نے خلیفہ مامون کے پاس جاکر شکایت کی خلیفہ نے اشعار ہجائیہ
سنکر فرمایا کہ دعبل کا یہہ ہی طریق ہے اوسنے میری ہجو اسسے بڑہکر کی۔ خلیفہ مامون جب اپنے
اشعار ہجائیہ سنتا تہا تو کہتا تہا کہ دعبل احمق نے کچہہ خیال نہ کیا کہ مینے خلافت کی گود مین پرورش
پائی ہی دعبل سے روایت ہی کہ مین ایکروز سہل بن ہارون کاتب کے پاس جو بڑا بخیل اور لئیم تہا بیٹہا
ہوا تہا اوس روز باتون مین بہت وقت گذر گیا اور بہوک نے اوسی مضطرب کیا آخر الامر اوسنے
کہانا منگایا طباخ ایک برتن طعام کا اور گروہ نان لیکر حاضر ہوا برتن مین مرغ کا گوشت نیم
خام تہا جو دانتون سے کیا بلکہ چہوریسے بہی بمشکل کاٹا جاتا تہا۔ سہل نے اوس گوشت کو چار و نظر
سے دیکہا اور سب اعضا مرغ کے سوای سر کے موجود پائے پس تہوڑی دیر تک سرنگون اور افسردہ
خاطر بیٹہا رہا پہر سر اوٹہا کر طباخ سے پوچہنے لگا کہ اس کا سر کہان ہے اوسنے کہا کہ مینے پہینکدیا
سہل نے باعث پوچہا طباخ نے کہا مینے خیال کیا کہ آپ سر نہین کہاتے سہل غصہ سے بولا کہ مین
اوسپر بڑا ناراض ہون جو مرغ کی پاؤن پہینکدے چہ جائے آنکہ اوس سر کو پہینکے جو رئیس الاعضا اور

ذو وہ اس سے اوسیتی آواز کرتا ہے اور جسکے باعث اوسکی فضیلت ہے اور اسمین ایک کلغی ہے جسکو تبرک
سمجھا جاتا ہے اور دو آنکھین ہین جس سے شراب سرخ رنگ کو تشبیہ دیجاتی ہے اور اوسکا دماغ
وجع المکلیتین کیواسطے مفید ہے میٹھی کوئی استخوان اسکی سر کی استخوان سے لذیذ نہین پائی گیا تو
نہین جانتا کہ مرغ کے بازو اور زبان اور گردن اور ساق سب عمدہ ہین سو تو نے اگر جانا ہے کہ
پھر سر نہین کہاتا تو جہان پھینکا ہے وہان سے تلاش کر طباخی نے کہا مجھے معلوم نہین کہ کہان
پھینکا ہے سہل نے کہا مین جانتا ہون کہ وہ تیری پیٹ مین ہے سو اس بات کی تجھکو خدا تعالے
جزا دیگا دعبل یہہ بات سنکر نہایت متعجب ہوا اور لاحول پڑھتا ہوا وہان سے مرخص ہوا دعبل کا
اصلی نام حسن یا عبد الرحمن یا محمد ہے اور دعبل اسکا لقب ہے اور دعبل موٹی اونٹنی کو کہتے ہین
اور خود یہہ بیان کرتا ہے کہ ایک مرد مصروع کی پاس میرا گذر ہوا مینے باواز بلند اوس کی کان مین
کہا کہ دعبل وہ اوسیوقت اٹھہ کھڑا ہوا اور پھر کبھی اوسکو یہہ بیماری نہ ہوئی یہہ شاعر ۱۴۸ھ مین
پیدا ہوا اور ۲۴۶ھ مین مرگیا اور شعرا مین معدود ہے ؛

حرف الذال

ذو القرنین

ابو المطاع ذو القرنین بن ابی المظفر حمدان ملقب بوجیہہ الدین شاعر ظریف فصیح و
خوش خیال تھا اسکی اشعار کے دیکھنے سے اسکی لطافت و بلاغت معلوم ہوتی ہے چنانچہ یہہ دو شعر اسکی ہین ؛

انّی لاحسد لافی اسطر الصحف اذا رایت اعتناق اللام للالف

مین مصحف کی سطرون مین لام اور الف کو حرف لا مین ملا ہوا دیکھکر نہایت حسد کرتا ہون ؛

وما اظنّهما طال اعتناقهما الّا لما لقیا من شدّة الشغف

اور مین اونکی ملاقات مین دیر ہونیکا باعث بجز کثرت محبت کی نہین جانتا ۔ اسکی اشعار نہایت عجیب
ہین سامع کو اونکی سننے سے بڑا سرور حاصل ہوتا ہے مصر مین طاہر بن حاکم عبیدیکی عہد مین گیا طاہر
اسکو اسکندریہ کا حاکم ۴۱۴ھ مین بنایا مگر یہہ ایک برس وہان رہکر پھر دمشق کیطرف گیا اور وہان ماہ صفر ۴۲۸ھ مین فوت ہوا ؛

حرف الراء

ابن میّادہ

اسکا نام رماح بن ابرد بن ثوبان اور کنیت ابا شرحبیل تہی۔ اور میّادہ اسکی والدہ کا نام تہا جسکی طرف منسوب ہوکر ابن میّادہ مشہور ہوا شاعر فصیح اور ناظم بلیغ تہا۔ ابن سلام نے اسکو ساتوین طبقہ مین لکہا ہے اور عمر بن لجا اور جیف عقیلی اور عجیر سلولی کو بہی اسکی طبقہ سے گنا ہے کہتے ہین کہ رماح زمانہ جاہلیت اور اسلام مین قبیلہ غطفان کا عظیم الشان شاعر مخضرم شمار کیا جاتا تہا اور سوای قریش اور قیس کے کسی کی مدح مین اسنے شعر نہین کہے ہشام بن عبد الملک اموی کی عہد مین پیدا ہوا اور منصور عباسی کے زمانہ تک زندہ رہا ۔

راجح

بن اسمعیل ابو القاسم ابن سرایا ابو الوفا الحلی اسدی شرف الدین اسکا لقب تہا علم شعر اور تواریخ مین اسکو بڑی مہارت تہی۔ شام اور مصر اور جزیرہ کی ملوک کی مدایح مین قصاید کہے اور علوم یاسٹکلہ مین دیوان اشعار نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا ۵۷۰ھ مین پیدا ہوا اور ماہ شعبان ۶۲۷ھ مین فوت ہوا ۔

حرف الزاء

زُہیر

زُہیر بن حباب بن ہبل بن عبد اللہ بن کنانہ بن بکیر بن عوف بن عذرہ کلبی عرب کی شاعر عظیم الشان مین سے تہا متانت عقل اور رسائی فکر اور جودت خاطر اور سرعت ذہن اور تجربہ کاری کے باعث بنی قضاعہ کو ہمراہ لیکر بنی غطفان سے سخت لڑائی کی اور اس لڑائی کا سبب یہہ تہا کہ بنی نقیص بن ریث بن غطفان نے ایک مکان بیت اللہ کی طرز پر بنا کر اپنا معبد ٹہرایا اور اسکی خدمت کیواسطے بنی مرہ بن عوف سے خدمتگار مقرر کئے جب یہہ خبر زہیر کو پہونچی تو اسنے قسم کہائی کہ مین قبیلہ غطفان سے کوئی مرد زندہ نہ چہوڑونگا ۔ جو بیت اللہ کا مقابلہ کرے کیونکہ اگرچہ بیت

جاری ہوگئی تو معبد مقرر ہوجائیگا اور بہت لوگ گمراہ ہونگے آخر الامر بنی غطفان بہاگ گئے اور زہیر نے فتحیاب ہوکر مکان مذکور کو گرادیا اور اونکا مال واسباب لوٹ لیا لیکن اس بادشاہ کے حکم کے بموجب لشکر مین سے کسی شخص نے اونکی عورتون پہ دست اندازی نہ کی بلکہ اونکو واپس کردیا چنانچہ زہیر اس واقعہ کے بیان مین کہتا ہے ؎

ولولا الفضل منا ما نجتم ۔ الی عذراء شیمتها الحیاء

یعنی اگر ہماری طرف سے فضل وکرم نہ ہوتا تو تم باکرہ عورتون کیطرف جنکی خصلت حیا ہی کبہی نہ لوٹتے - زہیر آنحضرت صلعم سے پہلے ہوا اور ابرہہ اشرم صاحب فیل نے جسنے کعبہ کے گرانیکا قصد کیا تہا ملا اور اوسکی بڑی تعظیم اور تکریم کی اور اوسنے بنی بکر اور بنی ثعلب پر اسکو فضیلت دی اور دونون قبیلون کا حاکم بنایا اور ابرہہ اشرم نے کعبہ کے گرانے کا قصد سترہوین ماہ محرم سنہ ۴۰ سلطنت نوشیروان اور سکندر کا دارا پر غلبہ کرنے کے سنہ ۸۸۱ اور سلطنت بخت نصر کے سنہ ۱۳۱۲ اور سنہ ۵۷۰ عیسوی کو کیا - اور آنحضرت کی ولادت باسعادت بہی اسی سال ہوئی یہ بادشاہ بڑی عمر کا ہوکر کثرت شراب نوشی سے مرگیا ؎

زہیر بن ابی سلمی مزنی

زہیر بن ابی سلمی بن ربیعہ بن ریاح مزنی شاعر جاہلی فصیح البیان تہا سبعہ معلقہ کا تیسرا قصیدہ اسکا ہے اور اوسمین اسنے ہرم بن سنان بن ابی حارثہ اور حارث بن عوف بن ابی حارثہ مزنی کی مدح کی اور ام اوفی اپنی جورو سے جسکو مطلقہ کیا تہا تشبیب کی ابو تمام طائی حماسہ مین بہی اسکے اشعار لایا ہے کعب بن زہیر مصنف قصیدہ بانت سعاد اور بجیر بن زہیر دونون اسکے بیٹے صحابی ہین ؎

ابو دلامہ

ابو دلامہ زند بن جون ادیب کامل خوش طبع شیرین زبان تہا نظم ونثر فصیح تصنیف کرتا تہا ابن جوزی کتاب تنویر الغبش مین بیان کرتا ہے کہ ابو دلامہ مرد حبشی مصنف نوادرات ومرتب افسانہاے عجیب وغریب تہا جسوقت ابوجعفر منصور کی چچازاد ہمشیرہ فوت ہوئی اور وہ قبرستان مین

اوسکی دفن کرنیکے واسطی گیا اور نہایت غم و الم مین بیٹھا تہا کہ کہین سے ابودلامہ آنکلا اور منصور کے
پاس بیٹھہ گیا منصور نے کہا وای بر تو اس مکان یعنی قبر کیواسطی تو نے کیا تیار کیا ہی ابودلامہ
نے کہا ای امیر المومنین میں نے قبر کیواسطی آپکے چچا کی بیٹی تیار کی ہے یہہ بات سنکر منصور یہان تک
ہنسا کہ زمین پر گر پڑا اور کہا کہ تو نے مجھے لوگون مین فضیح کیا۔ ایک دفعہ ابودلامہ خلیفہ مہدی
کی خدمت مین حاضر ہوا خلیفہ نے اوسی کہا کہ جو چیز تو چاہتا ہی مجھسے مانگ ابودلامہ نے کہا ای خلیفہ
مجھے کتا شکاری عنایت کیجئے خلیفہ نے کہا تو عجب احمق ہے مین تجھہ کہتا ہون کہ اپنی حاجت
مانگ اور تو کتا مانگتا ہی ابودلامہ نے کہا ای امیر المومنین مجکو حاجت ہی یا آپکو خلیفہ نے کہا تجہکو اسنے
کہا سو جو مین چاہتا ہون مجھے مرحمت فرمائیے خلیفہ نے حکم دیا کہ ایک کتا شکاری اسکو دو جسوقت
ابودلامہ نے کتا لیا تو عرض کی کہ یا امیر المومنین مین شکار کیوقت کتے کے پیچھے پیادہ پا دوڑونگا
خلیفہ نے کہا اسی گھوڑا دو جب گھوڑا لیا تو کہا اے خلیفہ خدا اس گھوڑے کی خدمت کون کریگا
پس خلیفہ نے غلام دیا جب غلام لیا تو ابودلامہ نے کہا کہ جسوقت مین شکار لاونگا تو اوسکو کون پکائیگا
خلیفہ نے کنیزک عنایت فرمائی جب کنیزک لی تو کہا ای خلیفہ کیا یہہ سب لوگ جنگل مین اوقات بسر کرینگے
خلیفہ نے ایک مکان بہی عنایت فرمایا جب گھر لیا تو عرض کی کہ آپنے اہل و عیال کا بوجھہ میری سر پر
ڈالدیا مین انکی ضروری حاجات کا سرانجام کہان سے کرونگا خلیفہ نے کہا کہ اسی ہزار جریب زمین
عامر اور ہزار جریب زمین غامر دو ابودلامہ نے دست بستہ عرض کی کہ حضرت زمین عامر تو مین
جانتا ہون مگر زمین غامر کیا ہی خلیفہ نے فرمایا کہ خراب اور بنجر کو زمین غامر کہتے ہین ابودلامہ نے
کہا کہ مین امیر المومنین کو جنگل بنی سے لاکھہ جریب غامر کی دیتا ہون اور اوس لاکھہ جریب غامر
کے عوض مین ایک جریب عامر چاہتا ہون خلیفہ نے کہا کہان سے ابودلامہ نے کہا بیت المال
سے پس خلیفہ مہدی نے کہا کہ اسکو بیت المال سے ایک جریب دو ابودلامہ نے کہا کہ بیت جب دو
جریب بیت المال سے لونگا تو بیت المال غامر ہو جائیگا پس خلیفہ ہنسکر کہا کہ اب کوئی حاجت
باقی ہے ابودلامہ نے کہا ہان مجھے آپ اجازت دین کہ مین آپکے ہاتھ چوہون خلیفہ نے کہا کہ یہہ تم

تیرے رتبہ کا نہین ہے ابودلامہ نے کہا خدا کی قسم اسکی سوا میری اور کوئی مراد نہین جسوقت مہدی
بن منصور بالباری سے بغداد مین آیا تو ابودلامہ نے حاضر ہوکر سلام کیا اور قدوم میمنت لزوم کا شکریہ
ادا کیا اور مبارک دی مہدی نے اسکی طرف متوجہ ہوکر پوچھا کہ اے ابودلامہ تیرا کیا حال
ہے اس نے جواب مین یہہ شعر کہے ؎

انی حلفت لئن رأیتک سالما   بقری العراق وانت ذو وفر

مین نے قسم کہائی ہے کہ اگر آپکو عراق کے گانو مین صحیح و سالم اور بالدار و متمول دیکہون تو

لتصلین علی النبی محمد   ولتملأن دراهما حجری

تو آپ پیغمبر صاحب پر درود پڑہین اور درہمون سے میری گود بہرین۔ خلیفہ نے کہا کہ پہلی بات
تو قبول ہے مگر دوسری قبول نہین ابودلامہ نے کہا کہ اے امیر المومنین مینے قسم کہانے کیوقت
دونون باتون کی اکہٹی قسم کہائی تہی۔ خلیفہ نے حکم دیا کہ ابودلامہ کی گود درہمون سے بہردو سو
ابودلامہ سجدہ سے بیٹہکر اپنی گود کو فراخ کیا اور درہمون سے پر کروایا خلیفہ نے کہا اے ابودلامہ
کہڑا ہو اسنے جواب دیا کہ میرا کرتا پہٹ جائیگا خلیفہ نے دہ درہم تہیلیون مین ڈلوا کر حوالہ کیے وفات
اسکی سنہ ۱۶۱ھ مین ہوئی۔ اور بعض کہتے ہین کہ ہارون رشید کے عہد تک زندہ رہا ؎

تاج الدین کِندی

ابوالیمن زید بن حسن بن زید کندی تاج الدین اسکا لقب تہا بغداد مین پیدا ہوا اور وہین
پرورش پائی پہر دمشق مین جاکر سکونت اختیار کی علوم عربیہ و فنون ادبیہ مین یگانہ زمانہ تہا۔
ابوالسعادت بن شجری اور ابو محمد بن خشاب اور ابو منصور بن جوالیقی وغیرہ سے علم حاصل کیا امیر
عز الدین فرخشاہ بن شاہنشاہ کا مصاحب رہا اور اوسکی ساتہہ مصر مین گیا اور وہان کی کتب
خانون سے بڑی بڑی نفیس کتابین لیکر دمشق مین واپس آیا پہر لوگ استفادہ کیواسطے اسکی
پاس آنے لگے شعر نہایت عمدہ کہتا تہا چنانچہ یہہ شعر اسکے مقتضی حال کے مطابق ہین ؎

وها انا فی احدی وتسعین حجة   لها فی ارعاد مخوف وابراق

یقولون تریاق لمثلک نافع   وما لی الا رحمۃ اللہ تریاق

چارشنبہ کے دن ۲۵ شعبان سنہ ۵۲۰ھ کو بغداد مین پیدا ہوا اور دوشنبہ کے دن ۶ شوال سنہ ۶۱۳ھ کو دمشق مین فوت ہوا

زہیر شاعر

زہیر بن محمد بن علی بن یحیی عتکی الملقب بہ بہاء الدین کاتب اپنے زمانہ مین یگانہ تہا اور سب نظم ونثر اور خوش خطی مین بڑہکر تہا مروت اور سخاوت مین بے نظیر تہا بادشاہ ملک صالح نجم الدین ابو الفتح ایوب کی خدمت مین دیار مصر مین پہونچا اور وہان سے مشرقی شہرون کی خدمت پر مامور ہوا اور وہین کچہہ مدت اقامت گزین رہا جسوقت ملک صالح نے دمشق پر قبضہ کیا تو زہیر کو دمشق کو بہیجدیا اور جب ملک صالح حوادثات زمانہ مین گرفتار ہوا اور دمشق اسکے ہاتہہ سے جاتا رہا تو ملک صالح سے بہیر تا نابلس کیطرف بہاگ گیا اور زہیر نے بادشاہ کی حفاظت مین حتی الوسع سرمو فرق نہ کیا اور ہمیشہ اسی طریقہ پر رہا یہانتک کہ حق تعالی نے اسکی حسن نیت اور صفائی طویت کی برکت سے آخر ماہ ذیقعدہ سنہ ۶۳۶ھ مین پہر ملک صالح کو دیار مصر کا حاکم بنایا اور زہیر بہی اوسکی خدمت مین بدستور رہا۔ ابن خلکان کہتا ہے کہ مین اسوقت شہر قاہرہ مین تہا اور مجھے زہیر کی تعریف سنکر اس کے ملنے کا بہت شوق ہوا پس مین اوسکی ملاقات کے واسطے گیا اور اسکو جیسا سنا تہا اوس سے کئی درجہ بڑہکر پایا۔ بڑا خوش خلق تہا اور ریاست وجاہ تہا اور الفت و صحبت مین بے نظیر تہا اپنے بادشاہ کی خدمت اور ادائے حق مین یگانہ تہا اور بادشاہ کے نزدیک بہی اسکی عزت اور توقیر بہت تہی یہانتک کہ بادشاہ کے تمام بہیدونکا واقف تہا اور اون بہیدون پر کسی غیر کو ہرگز مطلع نہ کرتا تہا اسکی وساطت سے ہزارون کو نفع پہونچا اور اسکی سفارش ہر کس وناکس کے حق مین سفید ہوئی اسنے مجہے اپنے اشعار سنائے اور اپنے دیوان کی تعلیم کی اجازت دی یہہ بہی اسکا قول ہے کہ زہیر نے مجہے ایکمرتبہ کہا کہ مین پانچوین ماہ ذی الحجہ سنہ ۵۸۱ھ مین مکہ معظمہ مین پیدا ہوا اور پہر دوسری مرتبہ کہا کہ وادی نخلہ مین جو مکہ کے قریب ہے پیدا ہوا۔ وفات اسکی یکشنبہ کے دن چوتہی ذی قعدہ سنہ ۶۵۶ھ مین ہوئی اور دوسرے روز ظہر کے بعد

قرافہ صغریٰ میں امام شافعی کی قبہ کے قریب دفن کیا گیا مگر مین بسبب درد شدید کے اسکی نماز جنازہ پر حاضر نہو سکا اسلیئے بعد ازان قبر پر جاکر زیارت کی اور پارہ قرآن مجید کا پڑہکر اوسکے حق مین دعاء مغفرت مانگی اور اسطرح دوستی کا حق ادا کیا ؛

حرف السین

سموئل ابن عادیا

سموئل ابن غریض ابن عادیا ابن حیا اور بعضے ابن حیا بن عادیا کہتے ہین شاعر یہودی جاہلی تہا کرم اور وفا مین ضرب المثل تہا وجہ اسکی یہہ ہے کہ امرء القیس وشمنونسے بہاگتے وقت اسکے پاس اپنی پانچ زرہ موروثی امانت رکہہ گیا تہا پس جسوقت امرء القیس مرگیا تو حارث بن ابی شمر غسانی سموئل کے پاس زرہ لینے کے واسطے گیا اور اوس سے امرء القیس کی زرہین اور اسباب جو اوسکا تہا مانگا سموئل نے انکار کیا جس سے حارث کو نہایت غصہ آیا اور تشدد سے اس امر کا متعرض ہوا پہر اوسکے بیٹے کو جو اسکی قید مین تہا اوس کے سامنے لاکر کہنے لگا کہ اگر مجہکو زرہ نہ دوگے تو مین تمہارے سامنے اسکو قتل کروا لونگا سموئل نے کہا کچہہ پرواہ نہین مگر مین امانت مین کبہی خیانت نکرونگا حارث نے سموئل کے سامنے اوسکے بیٹے کو قتل کیا لیکن سموئل کے استقلال مین کچہہ فرق نہ آیا اور اسنے یہہ شعر کہے

وفیت بادرع الکندی انی ۔۔۔ اذا ما ذم اقوام وفیت
واوصی عادیا یوما بان لا ۔۔۔ تہدم یا سموئل ما بنیت

مین نے امرء القیس کندی کی زرہ امانت رکہنے مین وفا کیا جب اس بارہ مین اور لوگون کی مذمت کی جاتی ہے تو مین وفا کرتا ہون عادیا نے ایکدن مجہہ وصیت کی کہ اے سموئل جس چیز کو مینے بنایا ہے اوسے تو مت گرا اس واقعہ کے باعث سموئل وفا مین ضرب المثل ہوا

ابو تمام باب الحماسہ مین اسکی شعر لایا ہے جنمین سے دو شعر یہہ ہین ؛

اذا المرء لم یدنس من اللؤم عرضہ ۔۔۔ فکل رداء یرتدیہ جمیل

جسوقت آدمی کی عزت لوم سے میلی نہ ہو تو جونسی چادر وہ پہنے اوسے زیبا ہے یعنی جبتک

وہ بُرے کاموں سے محفوظ رہے سو جو عمل کرے سب زیبا ہے ٭

وَاِنْ هُوَ لَمْ يَحْمِلْ عَلَى النَّفْسِ ضَيْمَهَا   فَلَيْسَ لَهُ اِلَى حُسْنِ الثَّنَاءِ سَبِيْلُ

اور اگر وہ شخص اپنے نفس پر تکالیف کی برداشت نکرے تو نیک ثنا کیطرف اسکو کوئی راہ نہین ہے ٭

سحبان وایل

سحبان بن زفر بن ایاس بن عبد الشمس وایلی مخضرمی فصاحت وبلاغت مین ضرب المثل تھا جیسے باقل سفاہت اور کندی ذہن مین مشہور ہے۔ ایکدفعہ معاویہ بن ابو سفیان کی مجلس مین آیا فضلای قبایل جو اسجگہہ حاضر تھے قصور استعداد علمی کے باعث اوسکے نکلتے ہی جلدی سے مرخص ہوئے سحبان نے اوسوقت کھڑے ہو کر یہہ شعر کہا ٭

لَقَدْ عَلِمَ الْحَيُّ الْيَمَانُوْنَ اَنَّنِيْ   اِذَا قُلْتُ اَمَّا بَعْدُ اَنِّيْ خَطِيْبُهَا

پھر ظہر سے غروب آفتاب تک معاویہ کی تعریف نہایت فصاحت وبلاغت سے کرتا رہا اور اسمین کسیطرحکی لکنت اسکی زبان مین واقع نہوئی اور نہ اسنے دوبارہ کسی لفظ کو بیان کیا بلکہ جس مضمون کو شروع کیا۔ اُس کو انجام تک پہونچا یا ٭

سلیمان بن نجاح

ابو الربیع سلیمان بن نجاح بن عبد اللہ شاعر نامور تھا قریہ حوض مین ۴۵ھ مین پیدا ہوا اور دمشق مین ۱۱۶ھ مین فوت ہوا یہہ شعر اسکے ہین ٭

اَرَاكَ مُنْقَبِضًا بِلَا سَبَبٍ   وَكُنْتَ بِالْاَمْسِ يَا مَوْلَايَ مُنْبَسِطَا

مین تجھکو بلا سبب منقبض دیکھتا ہون اور توکل اے میرے مولی کشادہ پیشانی تھا ٭

وَمَا تَعَمَّدْتُ ذَنْبًا اَسْتَحِقُّ بِهِ   هٰذَا الصُّدُوْدَ وَلَعَلَّ الذَّنْبَ كَانَ خَطَا

سینے دیدہ ودانستہ کوئی ایسا گناہ نہین کیا جس سے مستحق ہین اعراض کا ہون شاید خطا گناہ ہو ٭

سالم خاسر

سالم بن عمرو بن حماد بن عطا ملقب بخاسر شاعر خاسر اسے اسواسطے کہتے تھے کہ اسنے قرآن مجید

فروخت کرکے طنبور خریدا اور گانا بجانا شروع کیا کسی نے اس سے پوچہا کہ کوئی عاقل بہی ایسا کام کرتا ہے تو اس سفیہ نے یہہ جواب دیا کہ مینے کوئی رستہ ابلیس کو ملنے کا اس سے قریب تر نہ پایا اور کہتے ہین کہ اسکی وجہہ یہہ تہی کہ اس نے جب کل کتب علمیہ پڑہ لین اور عالم اجل ہوا تو حوادثات زمانہ نے اسکا ایسا حال ابتر کیا کہ دشمن بہی اسپر رحم کرنے لگے اس غم مین آکر اسنے یہہ لہو ولعب و فسق و فجور اختیار کیا خلیفہ مہدی کی مدح مین اس نے ایک قصیدہ کہا خلیفہ نے چاہا کہ اسکو کچہہ کم انعام دے مگر سالم نے قسم کہائی کہ مین انعام کبہی نہ لونگا چونکہ اس سے پہلے خلیفہ نے ابن ابی حفصہ کو ایک لاکھہ درہم قصیدہ کے صلہ مین انعام دیا تہا اسلئے سالم نے اس بات پر بہی قسم کہائی کہ مین ایک لاکھہ ایک ہزار درہم لونگا پس مہدی سے کہا کہ میرا اور ابن ابی حفصہ کا قصیدہ اہل علم کے روبرو پیش کیا جاوے اگر وہ میرے قصیدے کو اس سے اچہا کہین تو آپ انعام دین ورنہ مین کبہی انعام کا دعوی نکرونگا پس مہدی نے اوسکو ایک لاکھہ ایک ہزار درہم عطا فرمایا جب رشید نے محمد بن زبیدہ کے واسطے بیعت لی اور سالم نے قصیدہ کہا تو زبیدہ نے اسکا مونہہ موتیون سے بہر دیا جسکو سالم نے بیس ہزار روپیہ کو بیچا جب اس شاعر شاطر نے بدلکر خلفا کی مدح کرکے بہت سا مال و اسباب جمع کیا تو فخر سے کہنے لگا کہ مین رابح ہون نہ خاسر سالم خاسر شعراء مجیدین مین سے ہے اور شاگرد بشار بن برد شاعر کا تہا۔ خلیفہ مہدی اور خلیفہ ہادی کی تعریف مین اسنے قصیدے کہے اور بہت انعام اور صلے پائے خلیفہ ہادی کی مدح مین جو اسنے قصیدہ کہا اوسکے دو ایک شعر بیان زیب اندراج کیے جاتے ہین ؎

سألتُ الدیارَ و أطلالَها — وما ان تجاوبُ سؤالَها

یعنی مین نے گہرون اور ٹیلیون سے معشوقہ کا حال پوچہا مگر وہ سائلون کا جواب کب دیتے تہے ؎

منازلُ قد اقفرتْ بعدنا — وجرّتْ بها الریحُ اذیالَها

اور وہ منزلین ہمارے بعد سے بالکل ویران ہوگئین اور اون پر آندہی نے اپنے دامن کہینچے اس شاعر کو شعرائے جاہلیت کے اشعار سیکڑون یاد تہے سنہ ۱۸۶ یا سنہ ۱۸۸ کو خلیفہ رشید کے عہد مین ۳۶ ہزار دینار ترکہ چہوڑ کر مرگیا

اخفش اوسط

ابوالحسن سعید بن مسعدہ مجاشعی علم نحو مین امام تہا اور اخفش اوسط کے نام سے مشہور تہا عرب مین تین اخفش مشہور ہوئے ہین ایک اخفش اکبر جسکا نام عبدالحمید بن عبدالمجید تہا اور سیبویہ اور ابوعبیدہ وغیرہ کا استاد تہا دوسرا یہہ فاضل جو اخفش اوسط کے نام سے مشہور ہے اور تیسرا اخفش اصغر جسکا نام علی بن سلیمان ہے۔ اخفش اوسط عمر مین سیبویہ سے زیادہ تہا لیکن علوم عربیہ اسنے سیبویہ وغیرہ سے حاصل کئے اور ان مین اسقدر مہارت پیدا کی کہ خود اسکا مقولہ ہے کہ سیبویہ جو کچھ کتاب مین لکہتا تہا وہ مجہی دکہا لیتا تہا چنانچہ سیبویہ اپکو مجہسے اعلم تہا اب مین اوس سے اعلم ہون۔ ابوالعباس ثعلب آل سعید بن سالم سے روایت کرتا ہے کہ فراء نحوی سعید مذکور کے پاس آیا سعید نے حاضرین کو کہا کہ یہ اہل لغت اور رئیس اہل عربیت آیا ہے فراء نے کہا جبتک اخفش زندہ ہے مین سید نہین ہوسکتا۔ اسی اخفش نے عروض مین بحر خبب زیادہ کیا ہے اور اس نے کتاب الاوسط نحو مین اور کتاب تفسیر معانی القرآن اور کتاب المقاییس اور کتاب الاشتقاق اور کتاب العروض اور کتاب القوافی اور کتاب معانی الشعر اور کتاب الملوک اور کتاب الاصوات اور کتاب المسائل الکبیر اور کتاب المسائل الصغیر وغیرہ تصنیف کین اخفش کے معنے چہوٹی آنکہہ والا اور ضعیف البصر کے ہین اور پہلے اسے اخفش اصغر کہتے تہے مگر جب علی بن سلیمان معروف باخفش اصغر ہوا تو اسکا لقب اخفش اوسط پڑا مجاشع بن دارم بنی تمیم سے ایک بطن کا نام ہے وفات اسکی سنہ ۲۱۵ھ مین ہوئی ٭

ابوحاتم سجستانی

سہل بن محمد بن عثمان بن یزید جشمی سجستانی نحوی لغوی علم وفضل مین یگانہ زمانہ تہا بصرہ مین سکونت اختیار کی علماء عصر نے اس سے بڑا فایدہ حاصل کیا ابوالعباس نحوی بہی اسکا شاگرد ہے اور جس زمانہ مین مبرد ابوحاتم کے پاس تحصیل علم کے واسطے جاتا تہا تو نہایت خوبصورت لڑکا تہا ابوحاتم نے اسکی وصف مین یہہ شعر کہے ٭

مَاذَا لَقِيتُ اليَومَ مِن ٭ مُتَمَجِّنٍ خَنِثِ الكَلَامِ ٭ وَقَفَ الجَمَالُ بِوَجهِهِ ٭ فَسَمَت لَهُ حَدَقُ الأَنَامِ

حاکا کہا وسکوتہا یجنی بہا اثماً لاثام

آج مین اوس شوخ شیرین کلام کو ملا ہون جسکے چہرہ پر حسن وجمال رونق افروز ہی اور لوگونکی آنکہونکے حدقے
اسکی طرف لگی ہوئی ہین اور اوسکی حرکات وسکون سی گناہون کے ثمرے چنے جاتے ہین ۰

نفسی فداؤک یا ابا العباس جل بک اعتصامی فارحم اخاک فانہ نزر
الکری بادی السقام وانلہ ما دون الحرام فلیس یرغب فی الحرام

میری جان تیرے قربان ای ابوالعباس میرا اعتصام تیرے ساتھ ہے اپنے بہائی پر رحم کر اسلئے
کہ وہ بیمار شب بیدار ہے اور ماسوی حرام کے سب کچہہ اوسے عنایت کر کیونکہ وہ حرام کیطرف راغب
نہین۔ ابوحاتم اکثر ابوزید انصاری اور ابوعبیدہ اور اصمعی سے روایت کرتا ہے۔ علم لغت مین
اسکو کمال دسترس تہی اور شعر اور عروض مین اوستاد اور معما کے حل کرنے مین بڑا ماہر تہا مگر علم نحو مین
کم توغل رکہتا تہا اسلئے جب کبہی ابوعثمان مازنی اور یہہ عیسی بن جعفر ہاشمی کے گہر اکٹہے ہوتے تہے
تو ابوحاتم مازنی سے ڈر کر وہانسے مرخص ہونے کو تیار ہوجاتا تہا تاکہ کہین مسایل نحو مین گفتگو نہو
اور صالح اور خدا ترس اسقدر تہا کہ ہر روز ایک دینار خدا کیواسطے دیتا اور ہر ہفتہ مین قرآن مجید
ختم کرتا تہا تصنیفات اسکی بکثرت ہین چنانچہ کتاب اعراب القرآن۔ کتاب ما یلحن فیہ العامہ کتاب
الطیر کتاب المذکر والمونث۔ کتاب النباتات۔ کتاب المقصور والممدود۔ کتاب الفرق کتاب القراءات
کتاب المقاطع والمبادی۔ کتاب الفصاحۃ کتاب النخلہ۔ کتاب الاضداد۔ کتاب القسی والنبال
والسہام۔ کتاب السیوف والرماح۔ کتاب الدرع والفرس۔ کتاب الوحوش۔ کتاب الحشرات کتاب
الہجاء۔ کتاب الزرع۔ کتاب خلق الانسان۔ کتاب الادغام۔ کتاب اللبا واللبن والحلیب کتاب
الکرم۔ کتاب الشتاء والصیف کتاب النحل والعسل کتاب الابل کتاب العشب کتاب الخصب والقحط
کتاب اختلاف المصاحف وغیرہ اسنے تصنیف کین۔ اور وفات اسکی ماہ محرم یا رجب ۲۴۸ھ مین ہوئی

حامض نحوی

ابوموسی سلیمان۔ بن محمد بن احمد نحوی بغدادی المعروف بحامض کوفیونکے نحویین امام اہل

اور لغت و شعر مین اُستاد کامل تھا علم نحو ابو العباس ثعلب سے بھی حاصل کیا اسنے کتاب خلق الانسان کتاب السبق والنضال کتاب النبات کتاب الوحوش کتاب فی النحو اور اور عمدہ کتابین تصنیف کین وفات اسکی ۲۹۱ھ ہجری مین شہر بغداد مین ہوی چونکہ یہہ بڑا بدمزاج اور شریر تھا اسلئے اسکا لقب حامض مشہور ہوا تو

سرّی رفا

ابو الحسن سرّی بن احمد بن سرّی موصلی ایام صبا مین رفوگری کرتا تھا لیکن اسوقت مین بھی اسکو علم ادب کا بڑا شوق تھا اور کبھی کبھی شعر بھی کہتا تھا پھر رفتہ رفتہ اسنے شعر مین کمال پیدا کیا اور شاعر ماہر ہوا سیف الدولہ بن حمدان کے پاس حلب مین آیا اور مدت تک وہین رہا پھر اُسکی مرنے کی بعد بغداد مین گیا اور وزیر مہلبی اور اور امرا کی مدح مین قصاید کہے جسکے باعث اسکی شعر و سخن کا بڑا چرچا ہوا سرّی رفا اور محمد اور سعید ہاشم موصلی کی دونو بیٹون مین جو بڑے شاعر ماہر تہے عداوت ہتی اور یہہ انپر اپنے اور اور شعرا کے شعرونکی سرقہ کی تہمت لگاتا تہا اسنے کتاب المحب والمحبوب والمشموم والمشروب وکتاب الدیرہ تصنیف کین اور ایک نہایت عمدہ دیوان لکہا اور یہہ دو شعر اسنے نسیب مین بہت عمدہ کہے

یفدی بنفسی من اجود له بنفسی　　ویبخل بالتحیة والسلام

میری جان اُسپر قربان کہ جسکی لیے مین جان بخشتا ہون اور وہ تحیہ اور سلام سے بخل کرتا ہے ؛

وحتفی کامن فی مقلتیه　　کمون الموت فی حد الحسام

میری موت اسکی آنکہون مین اسطرح پوشیدہ ہی کہ جسطرح تلوار کی دہار مین موت پوشیدہ ہی انتقال تاریخ ۳۶۰ یا ۳۶۲ ہجری

باجی

ابو الولید سلیمان بن خلف بن سعد بن ایوب اندلسی باجی ماہ ذیقعد ۴۰۳ھ مین پیدا ہوا اسکا فقہ علماء اندلس تہا کہ جنسے یہہ اور ابی ذر ہروی اور سلیمان بن خلف تین برس تک اکہٹے رہے اور پہر حج کیے پہر بغداد مین گیا اور حدیث اور فقہ تین برس تک پڑہتا رہا پہر موصل مین گیا اور وہان ایک سال ورہ تہا رہا اور بہت سی کتابین تصنیف کین اور بہت اچہے اچہے قصیدے منظوم کیے چنانچہ یہہ دو شعر اسکی ہین ؛

إذا كنتُ أعلمُ علماً يقيناً ... بأنّ جميعَ حياتي كساعة

جب مین یقیناً جانتا ہون کہ میری کل زندگی ایک ساعت ہے ٭

فلم لا أكونُ ضنيناً بها ... وأجعلُها في صلاحٍ وطاعة

پس کسواسطی مین اس مین بخیل نہون اور اوسکو صلاح و بندگی مین صرف نکرون ۔ وفات اسکی
سنہ ۵۹۴ ہجری مین ہوئی بجایہ اندلس مین ایک شہر کا نام ہے اور قرطبہ بھی ایک شہر اور مہمان کے صفات فارسی ایک نوکا نہوتا تم

دلال الکتب حظیری وراق

ابو المعالی سعد بن علی بن قاسم بن علی بن قاسم بن علی بن قاسم انصاری خزرجی مصنف
کامل اور شاعر فاضل تھا کتاب زینۃ الدہر شعرای کے احوال مین اسنے نہایت عمدہ تصنیف کی اور یہہ شعر اسکی مین ہین

شكوتُ هوى مَن شفّ قلبي بعدُه ... فقد نار ليس يطفى سعيرها

مین اوس شخص کی محبت کا شکوہ کرتا ہون جسکی بعد نے میری دل کو لاغر کیا ہے اور وہ ایسی آگ
کو روشن کرتا ہے کہ جس کا شعلہ فرو نہین ہوتا ٭

فقال بعادي عنك أكثر راحةً ... ولو لا بعاد الشمس أحرق نورها

اسنے مجھی جواب دیا کہ میرا دور رہنا تجھسے اکثر راحت ہے کیونکہ اگر آفتاب دور نہوتا تو اوسکا نور جلا دیتا پیر کو ۔ سن
ماہ صفر سنہ ۵۶۸ ہجری مین شہر بغداد مین فوت ہوا حظیرہ بغداد کے پاس ایک موضع کا نام ہے ٭

ابن دہان نحوی

ابو محمد سعید بن مبارک بن علی بن عبد اللہ بن سعید بن محمد معروف بابن دہان نحوی بغدادی اپنے وقت
مین سیبویہ زمانہ تھا اسنے نحو مین بہت عمدہ کتابین مثل شرح ایضاح و تکملہ جو ۴۳ جلدون مین ہے
اور فصول کبری اور فصول صغری اور ابن جنی کی کتاب اللمع کی ایک بسیط شرح جو دو جلدون مین ہے
اور اوسکا نام کتاب الغرہ ہے اور کتاب العروض اور کتاب الدروس ۔ کتاب رسالہ سعیدیہ در ماخذ کند یہہ متنبی
شاعر کے سرقات مین ہے اور زہرۃ الریاض سات جلد ومین وغیرہ تصنیف کین اور اسکی زمانہ مین بڑے بڑے نحوی مثل ابن
جوالیقی اور ابن خشاب اور ابن شجری کی تہی لیکن لوگ اس کو سب پر ترجیح دیتے اور امام

زمانہ عباسیہ سے تہے ابن دہان بغداد مین کتب خانہ چہوڑکر موصل مین وزیر جمال الدین اصبہانی کے ملنے کیواسطے گیا اور اوس کے سایہ عاطفت مین مدت تک رہا اسکے بعد اسی سال شہر کے غرق ہونے سے کتب خانہ بہی غرق ہو گیا۔ ابن دہان شاعر فصیح تہا چنانچہ یہہ شعر اوسکی ہین ؎

لا تحسبن الهزل جاء بنقصه ۔۔۔ والجد يبدو به بين الورى الفهم

ہنسی کو اچہی عادت جان کیونکہ وہ باعث نقصان ہی اور جد کی باعث لوگوں مین قیمتیں بڑہتے ہین ؎

ولا يغرنك من ملك تبسمه ۔۔۔ ما تصخب السحب الا حين تبتسم

سمجہے بادشاہ کا تبسم مغرور نہ کرے یا دل نہین گرجتا مگر جب ہنسی یعنے بجلی چمکی۔ ولادت اسکی ۴۹۴ھ مین بغداد مین ہوئی اور وفات ۵۶۹ھ مین ہوئی اور اسکا بیٹا یحیی بن سعید بہی شاعر ماہر اور ادیب متبحر تہا اوائل ۵۶۰ھ مین پیدا ہوا اور ۶۱۶ھ ہجری مین فوت ہوا ؏

حیص وبیص شاعر

ابو الفوارس سعد بن محمد بن سعد بن صیفی تمیمی المعروف بحیص وبیص شہاب الدین اسکا لقب تہا عالم فاضل ادیب شاعر فقیہ شافعی المذہب تہا شہر ری مین قاضی محمد بن عبد الکریم وزان سے فقہ پڑہی اور اوسمین کمال پیدا کیا مگر آخر کو علم ادب اسپر غالب ہوا اور عربی مین نہایت فصیح و بلیغ شعر کہنے لگا کئی ایک مفید رسالے بہی تصنیف کئے لباس عربون کا پہنتا اور ہمیشہ تلوار کا قلادہ رکہتا تہا شیخ نصر اللہ (یہہ فاضل مذہب اہل سنت وجماعت مین ثقہ ہے) بن مجلی مصنف مشارف الصناعة بالمنجزات روایت کرتا ہے کہ مینے خواب مین حضرت علیؓ کو دیکہا اور کہا ای امیر المومنین آپ مکہ فتح کرتے ہوئے فرماتے تہے کہ جو شخص ابوسفیان کے گہر داخل ہوگا وہ مامون و مصئون رہیگا پہر اسی گہر سے آپکے بیٹے امام حسین تکلیف پائے پہر حضرت علی نے فرمایا کہ تمنے ابن صیفی کے شعر نہین سنے میں کہا نہین پس حضرت علی نے کہا جلدی جاکر اوسکی اشعار سن لے پس مین خواب سے بیدار ہوکر حیص بیص کے گہر گیا اور وہ آگے سے نکلتا تہا مینے خواب اسکے آگے بیان کیا وہ سخت رویا اور حلف اوٹہا کر کہنے لگا کہ میرے منہ سے ابہی وہ اشعار کسی نے نہین سنے اور نہ مینے کسی کیطرف لکہے ہین بلکہ آج ہی اونکو منظوم کیا اور وہ شعر یہہ ہین ؎

ملکنا فکان العفو منا سجیۃ ۔ فلما ملکتم سال بالدم ابطح

ہم مالک ہوی تو ہماری خصلت عفو تہی اور جب تم مالک ہوی تو خون کی نہر پتہریلی زمین میں جاری ہوی ٭

وحللتم قتل الاساری وطالما ۔ غدونا علی الاسری نعف ونصفح

اور تمنی قیدیوں کا قتل کرنا حلال جانا اور ہم بسا اوقات قیدیوں سی اعراض اور اغماض کرتے رہے ٭

فحسبکم ھذا التفاوت بیننا ۔ وکل اناء بالذی فیہ ینضح

اور یہہ فرق درمیان تمہاری اور ہماری کافی ہی اور ہر برتن میں جو چیز ہوتی ہے وہ ہی ٹپکتی ہی اور اسکو حیص و بیص اسواسطی کہتی ہیں کہ اسنے لوگوں کو ایکدن کہلبلی میں دیکہا اور کہا آدمی کس حیص و بیص میں ہیں اور حیص بیص کی معنی کہلبلی اور خلط ملط کی ہیں پس اسروز سی اسکا لقب ہی حیص و بیص مشہور ہوا وفات اسکی چہٹی شعبان چہارشنبہ کے دن ۵۷۴ ہجری میں شہر بغداد میں ہوی ٭

سعید بن سناء الملک

ابو القاسم سعید بن سناء الملک ہبۃ اللہ بن قاضی رشید ابو الفضل جعفر بن المعتمد سناء الملک ابی عبد اللہ محمد بن ہبۃ اللہ بن محمد سعدی شاعر اجل اور سخنور اکمل تہا جاحظ کی کتاب الحیوان کو مختصر کیا اور اوسکا نام روح الحیوان رکہا اور ایک عمدہ دیوان تصنیف کیا اور اوسکا نام دار الطراز رکہا ۵۵۰ھ میں پیدا ہوا اور ماہ رمضان کے اول عشرہ ۶۰۸ ہجری میں شہر قاہرہ میں فوت ہوا ٭

حرف الشین

قاضی شریح

ابو امیہ شریح بن حارث بن قیس بن جہم کندی زمانہ جاہلیت میں پیدا ہوی اور خلیفہ دوم نے انکو کوفہ کا قاضی بنایا ۷۵ سال عہدہ قضا پر مامور رہی اور اس مدت مدید میں سوای تین سال کے معطل نہ رہی کیونکہ عبد اللہ بن زبیر کے واقعہ میں انہوں نے قضا چہوڑدی پہر دوسری مرتبہ حجاج بن یوسف کو قضا سے استعفا دیکے خانہ نشین ہوی قضا میں حق سے اہل حق کی خوب کرتے تہی اور ذکی لبیب ادیب شاعر فقیہ بے نظیر تہی بنی تمیم سے ایک عورت زینب نام سی نکاح کیا اور کسی بات پہ غضبناک ہو کر اوسکو مارا پہر پریشان ہو کر یہہ شعر کہے ٭

رَأَیْتُ رِجَالًا یَضْرِبُوْنَ نِسَاءَهُمْ ... فَشُلَّتْ یَمِیْنِیْ یَوْمَ اَضْرِبُ زَیْنَبَا

میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ اپنی عورتوں کو مارتے ہیں پس میرا ہاتھ شل ہو جس دن میں زینب کو ماروں

أَأَضْرِبُهَا مِنْ غَیْرِ ذَنْبٍ اَتَتْ بِهٖ ... فَمَا الْعَدْلُ مِنِّیْ ضَرْبُ مَنْ لَیْسَ مُذْنِبَا

کیا میں اسکو سواے کسی گناہ کے جو اس سے ہوا ہو ماروں اور میرا بے گناہ کو مارنا عدل نہیں ہے ٭

فَزَیْنَبُ شَمْسٌ وَالنِّسَاءُ کَوَاکِبٌ ... اِذَا طَلَعَتْ لَمْ یَبْقَ مِنْهُنَّ کَوْکَبَا

زینب آفتاب ہے اور دوسری عورتیں ستارے جب آفتاب طلوع کرے تو کوئی ستارہ ظاہر نہیں رہتا یعنے چمکتا نہیں ورنہ ظاہر بالاصل یا بالتبع موجود ہوتی ہے) ایکسو سال کا ہوکر سنہ [illegible] ہجری میں فوت ہوا ٭

قاضی شہاب الدین دولت آبادی

عالم فاضل فقیہ ادیب نحوی تھے قاضی عبد المقتدر سے اپنے علم تحصیل کیا اگرچہ انکے معاصر اور بھی ایسے فقیہ وادیب تھے مگر جو شہرت اور قبولیت آپکی تھی وہ کسیکو میسر نہ تھی منجملہ آپکی تصنیفات کے ایک حاشیہ کافیہ کا ہے جو متانت اور لطافت میں بے عدیل ہے اور ایک متن ارشاد نام نحو میں ہے جو بسبب طرز جدید اور متانت کے بے نظیر ہے اور علم بلاغت میں ایک کتاب بدیع البیان آپنے تصنیف کی جسکی تمام عبارت مسجع ہے اور تفسیر بحر مواج فارسی میں نہایت عمدہ لکھی ہے جسمیں قرآن کی ترکیب اور جملات کی فصل ووصل کا بیان ہے اور اصول بزدوی پر بحث امر تک ایک شرح لکھی ہے اور سواے انکے اور کتب ورسایل بھی انہوں نے تصنیف کئے ہیں سنہ ۸۴۹ھ میں فوت ہو — اور قبر انکی شہر جونپور میں ہے ٭

حرف الصاد

جرمی نحوی

ابو عمر صالح بن اسحق جرمی نحوی نحو اور لغت میں یگانہ زمانہ تھا نحو اخفش اور لغت ابو عبیدہ اور ابو زید انصاری اور اصمعی سے حاصل کیا نحو میں ایک کتاب فرخ نام نہایت عمدہ تصنیف کی اور بغداد میں فرا سے مناظرہ کرتا رہا اور کتاب السیر اور کتاب الابنیہ اور کتاب العروض اور مختصر النحو تصنیف کیں وفات اسکی سنہ ۲۲۵ھ میں ہوئی اور جرمی نسبت قبیلہ جرم کی طرف ہے ٭

صاعد بن حسن لغوی

ابو العلا صاعد بن حسن بن عیسی لغوی مصنف کتاب الفصوص سیرافی نحوی اور فارسی نحوی سے روایت کرتا ہے اصل مین موصل کا رہنے والا تھا پھر بغداد مین آیا اور منصور نے انعام و اکرام سے اسکی بڑی عزت کی لغت اور ادب اور اخبار اور شعر اور حاضر جوابی مین یگانہ زمانہ تھا جب منصور کو اسکا کذب فی الاخبار معلوم ہوا تو اسکی کتاب فصوص کو لاف و گزاف سمجھکر نہر مین ڈلوا دیا جسوقت صاعد شہر دانیہ مین داخل ہوا اور مجلس مجاہد بن عبد اللہ عامری امیر شہر مین گیا وہان ایک ادیب بشار نام نابینا نے مجاہد سے کہا دیکھو مین اس سے کیسا تمسخر کرتا ہون مجاہد نے اوسی منع کیا مگر وہ نہ رہ سکا آخر بشار نے کہا ابو العلا جرنفل کے معنے کلام عرب مین کیا ہین صاعد نے سمجھا کہ جرنفل عرب مین کوئی لغت نہین ہے اسلئے جواب دیا کہ جرنفل وہ فعل ہے جو صرف اندہون کی عورتون سے کرتے ہین اور جرنفل کو جرنفل نہین کہتے جبتک کہ اندہون کی عورتون سے تجاوز نہ کرے - یہہ جواب سنکر حاضرین ہنسے اور بشار نہایت شرمسار ہوا مجاہد نے اسکو بڑی ملامت کی اور کہا کہ کیا مینے تجکو پہلے ہی سے نہ منع کیا تھا پس تجکو اسطرح میرا کہنا نہ مانا - صاعد سنہ ۴۱۷ ہجری مین جزیرہ صقلیہ مین فوت ہوا ۀ

صلاح الدین صفدی

آٹھوین صدی ہجری مین متوکل علی اللہ ابو عبد اللہ محمد بن معتضد کے زمانہ مین مشہور فاضل ہوا اور صفد بلاد شام مین سے ایک شہر کا نام ہے اور یہی اوسکا مسکن تہا ۀ

مفتی صدر الدین خان صدر الصدور دہلوی

علامہ زمان فہامہ دوران عالم نامدار فاضل ذیوقار تھے علوم عقلیہ اور فنون ادبیہ مولوی فضل امام صاحب خیر آبادی والد بزرگوار مولوی فضل حق صاحب سے اور علوم نقلیہ جناب شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی اور انکے بھائیون سے حاصل کئے علم صرف و نحو و منطق و حکمت و ریاضیات و معانی و بیان و بدیع و ادب و انشا و فقہ و تفسیر و حدیث مین ید طولی رکھتے تھے اور جمیع علوم مذکورہ مین درس دیتے تھے امرا و حکام کے نزدیک انکی بڑی قدر و منزلت تھی اور شہر کے لوگ انکے اخلاق مرضیہ سے کمال خوش تھے اور جب

آپ عہدہ صدر الصدوری پر ممتاز تھے تمام اکابر و فضلائے دہلی سوائے بادشاہ کے آپکی ملاقات کیواسطے آتے تھے مفتی صاحب اپنے زمانہ میں علم و فضل و فصاحت و بلاغت و فراست و کیاست و مروت و ہمت و احسان و اخلاق میں بے نظیر تھے اور انکو شعر و سخن کا اسقدر شوق تھا کہ باوجود پیرانہ سالی کے اشعار ایسے پُر درد اردو و فارسی و عربی میں کہتے تھے کہ سامع کو رقت پیدا ہوتی تھی آزردہ آپکا تخلص تھا بمقتضائے اسم بامسمی حضرت ہمیشہ فرط عشق اور ولولہ محبت سے خاطر آشفتہ اور دل آزردہ اور سینہ بریان اور دیدہ گریان رہتے تھے اور آپکی آواز حزین اور صوت دردانگیز سنکر دلمیں اثر اور رقت پیدا ہوتی تھی اور آپکے شعر ایسے پُر مذاق اور فصیح و بلیغ ہوتے تھے کہ سامع کو مدہوش کر دیتے تھے چنانچہ آپکے دو چار شعر عربی یہاں لکھے جاتے ہیں ؎

وَكُنَّا كَغُصْنَيْ بَانَةٍ قَدْ تَآلَفَا　　عَلَى دَوْحَةٍ حَتَّى اسْتَطَالَا وَأَيْنَعَا

يُغَنِّيهِمَا صَدْحُ الْحَمَامِ مُرَجَّعًا　　وَيَسْقِيهِمَا كَأْسُ السَّحَابِ مُتْرَعَا

ہم دونو درخت بان کی اُن دو شاخ کی طرح تھے جو درخت پر باہم لپٹکر لمبی اور میوہ دار ہو گئی تھی اور اُنپر کبوتر کی آواز خوش الحانی سے گاتی اور اونکو بادل کا بھرا ہوا پیالہ سیراب کرتا ؎

سَلِيمَيْنِ مِنْ خَطْبِ الزَّمَانِ إِذَا سَطَا　　خَلِيَّيْنِ مِنْ قَوْلِ الْحَسُودِ إِذَا سَعَى

اور ہم دونوں زمانہ کی مصیبتوں سے جبکہ وہ تکلیف پہنچاتا تھا سلامت اور حسود غماز کی غمازی سے بری تھے

فَفَارَقَنِي مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ جَنَيْتُهُ　　وَأَلْقَى بِقَلْبِي حُرْقَةً وَتَوَجُّعَا

تو اوس دوست نے بغیر کسی گناہ کے کہ میں نے کیا ہو مجھے چھوڑ دیا اور میرے دلمیں سوزش اور درد کو ڈالا

عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ مَا جَنَاهُ فَإِنَّنِي　　حَفِظْتُ لَهُ الْعَهْدَ الْقَدِيمَ وَضَيَّعَا

جو کچھ اوسنے کیا خدا اوسے معاف کرے کیونکہ مجھے تو اوسکا عہد قدیم یاد ہے اور اوسنے ضایع کیا عربی و اردو اشعار آپکے بکثرت ہیں فضلاء عصر اور علماء دہر آپکی تلمذ سے بڑا فخر کرتے تھے اور اگر کوئی کسی اور جگہہ سے علم تحصیل کرتا تھا تو سند حاصل کرنیکے واسطے آپکی خدمت میں ضرور آتا تھا آپکی تصنیف کم ہے کیونکہ آپکا خیال تدریس و افتا کیطرف زیادہ تھا منتہی المقال فی شرح حدیث لاتشد الرحال

اور درالمنصور فی حکم امارۃ المفقود اور جواب استفتاؤن کی آپکی یادگار ہین ۲۴ - ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۸۸ہجری مین پیدا ہوے اور پنجشنبہ کے دن ۱۳۴۸ھ مین وفات پائی اور راقم الحروف بھی ایک واسطہ سے آپکے شاگردون مین سے ہے ؏

حرف الطاء

طاہر

ابوطیب طاہر بن عبداللہ بن طاہر بن عمر طبری فاضل اجل اور ادیب بے بدل تھا فقہ اور اصول مین مہارت کامل رکھتا تھا ابوالعلاء معری جب بغداد مین آیا تو ابو طیب طبری نے اُسکی طرف نظم مین خط لکھا - ابوعلاء نے فی البدیہہ اُسکا جواب نظم مین دیا پھر ابوطیب نے اُسکا جواب الجواب نظم مین لکھا جسکا جواب ابوعلاء نے قاصد کے سامنے فی البدیہہ شعرون مین دیا عمر اسکی ایکسو دو سال کی ہوئی ہے مگر حواس بالکل مختل نہ ہوے تھے اور نہ فہم مین کچہہ فرق آیا بلکہ مرتے دم تک قضا اور افتا کا کام بدستور کرتا رہا آمل مین ۳۴۸ھ مین پیدا ہوا اور ماہ ربیع الاول ۴۵۰ھ ہجری مین شہر بغداد مین فوت ہوا طبری طبرستان کیطرف منسوب ہے اور طبرستان مین آمل ایک گانو کا نام ہے ؏

طلائع بن رزیک

ابوالغارات طلائع بن رزیک عالم فاضل شاعر سخی محب العلماء والفضلاء تھا اسنے ایک دیوان عربی مین نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا اور یہہ شعر اپنے حال کے مطابق کہا ؏

خلطنا الذی بالیاس حتی کانّنا سحاب لدیہ البرق والرعد والقطر

اور مصر مین وزارت کے عہدہ پر ممتاز رہا ۴۹۵ھ ہجری مین پیدا ہوا اور ۵۵۶ھ ہجری مین فوت ہوا ؏

حرف الظاء

ابوالاسود دُئلی

ابوالاسود ظالم بن عمرو بن سفیان دُئلی بڑی عقیل و فہیم اور ذکی و ذہین حضرت علی مرتضیٰ کے مصاحبون مین سے ہے انہون نے حضرت علی کی حکم سے نحو کا علم وضع کیا اور اصل میں اس علم کی موجد

حضرت علیؓ ہین چنانچہ تاریخ الخلفا مین ابو الاسود دئلی سے روایت ہے کہ مین ایک مرتبہ حضرت
علیؓ کی خدمت مین حاضر ہوا اور اونکو متفکر پایا اور عرض کی کہ آپ کس فکر مین ہین حضرت علیؓ نے
فرمایا کہ مین دیکھتا ہون کہ اس ملک کی زبان بدلتی جاتی ہے پس اصول عربیت مین ایک
کتاب بنانی چاہتا ہون جس سے کلام مین غلطی واقع نہو مینے کہا کہ اگر آپ ایسا کرینگے
تو یہہ زبان ہماری یہان باقی رہیگی۔ پہر مین تین دن کے بعد آپکی خدمت مین آیا تو آپنے مجھکو
ایک کاغذ دیا جس مین یہہ عبارت لکہی ہوئی تہی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الکلام
کلہ اسم وفعل وحرف فالاسم ما انبأ عن المسمی والفعل ما انبأ عن حرکة
المسمی والحرف ما انبأ عن معنی لیس باسم ولا فعل ثم قال تتبعہ وزد فیہ
ما وقع لک واعلم یا ابا الاسود ان الاشیاء ثلثة ظاہر ومضمر وشئ
لیس بظاہر ولا مضمر وانما یتفاضل العلماء فی معرفة ما لیس بظاہر
ولا مضمر۔ ابو الاسود کہتے ہین کہ پہر مینے اپنی طرف سے چند مسایل اور اوسمین زیادہ کیے جنمین
سے اِنَّ اَنَّ لیتَ لعلَّ کاَنَّ کو حروف نصب مین لکہا اور لٰکنَّ کو چہوڑ دیا حضرت علیؓ نے کہا
کہ تمنے لٰکنَّ کیون نہین درج کیا مینے کہا کہ میرے خیالمین یہہ حروف نواصب مین سے نہین
ہے آپ نے فرمایا کہ یہہ حروف ناصبہ مین سے ہے اس کو بہی ضرور درج کرنا چاہیے
اور بعضے یون کہتے ہین کہ یہہ زیاد بن ابیہ والی عراق کے لڑکون کو علم پڑہاتے تہے پس
ایک روز زیاد سے کہنے لگے کہ مین دیکھتا ہون کہ عرب مین عجم کی زبان کے ملنے سے اونکی اصلی
زبان خراب اور غیر فصیح ہوتی جاتی ہے اسلیے اگر آپ مجھے اجازت دین تو مین ایسا علم وضع کرون
کہ جس سے انکی کلام درست رہے امیر نے منع کیا پہر چند روز کے بعد امیر کے پاس ایک شخص نے آکے
اَصلَحَ اللہُ الامیرَ توفی ابانا وترک بنینا۔ کی جگہہ اَصلَحُ اللہ الامیرُ توفی ابانا وترک
بنونا کہا امیر نے اسیوقت انکو بلوا کر کہا کہ جس علم سے مینے تمہین منع کیا تہا وہ اب ضرور ایجاد کرنا
چاہیے اور بعضے اسطرح روایت کرتے ہین کہ ایک لڑکی انکی گہر آیا جایا کرتی تہی ایک روز وہ کہنے لگی ما احسنَ

السماؤ جسکے یہہ معنے ہین کہ آسمان کو کس چیز نے خوبصورت بنایا ابوالاسود نے کہا ستارون نے اوس لڑکی نے کہا میرا یہہ منشا نہین بلکہ مینے تعجب کیا ہے کہ آسمان کیسا خوبصورت ہے انہون نے کہا تجھکو ما احسن السماء ہمزہ کی رفع سی کہنا چاہئے تہا نہ فتحہ سے پس اسوقت انہون نے نحو کا علم ایجاد کیا۔ اور ان کی بیٹے سے روایت ہے کہ پہلے میرے باپ نے نحو مین باب التعجب بنایا اور بعض روایات مین ایسا ہے کہ ابوالاسود نے ایک قاری کو قرآن مجید کی آیت اِنَّ اللّٰہَ بَرِیۡٓءٌ مِّنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ وَرَسُوۡلِہٖ۔ مین رسولہ کے لام مضموم کے عوض مکسور پڑہتی دیکہا جسکے معنے غلط ہوجاتے ہین۔ پس زیاد کے پاس آیا اور ایک کاتب ہوشیار طلب کیا زیاد نے عبدالقیس کا تب انکو دیا لیکن وہ انکو پسند نہ آیا پہر ایک کاتب دانشمند بلاکر اوسے ہدایت کی کہ تم میرے مونہہ کو جب کہلا دیکہو تو حرف کے اوپر نقطہ ڈالو اور جب ملا ہوا دیکہو تو حرف کے سامنے نقطہ ڈالو اور جب نیچے کیطرف دیکہو تو حرف کے نیچے نقطہ ڈالو کاتب نے اسیطرح کیا اور اس سے ضمہ فتحہ کسرہ پیدا ہوا اور نحو کی وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ نحو کے معنے لغت مین طرز و طریقہ کے ہین اور ابوالاسود نے حضرت علی سے کہا کہ مین علم کو اوسی نحو پر بناؤنگا جس نحو پر یعنی طرز پر آپنے بتایا ہے۔ یہہ بخیل پرلے درجہ کے تہے اور اپنی بیٹونکو کہتے تہے کہ تم خدا کی مقابلہ مین سخاوت مت کرو کیونکہ خدا تعالی خود جواد ہے اگر وہ چاہتا تو مسکینون کو بہی غنی کردیتا تم مسکینونکو دیکر آپ کیون بہوکہہ رہتے ہو انہون نے ۶۹ سنہ ہجری مین طاعون رجاف مین وفات پائی

ظافر حداد شاعر

ابوالمنصور ظافر بن قاسم بن منصور بن عبداللہ معروف بحداد شاعر شعراء مجیدین مین سے ہے اور ایک دیوان اسنے تصنیف کیا جسمین مصریون کی تعریف اکثر ہے علی بن ظافر کتاب بدایع البدایہ مین اسکی فی البدیہہ اشعار کہنے کی بڑی تعریف کرتا ہے اور قاضی ابوعبداللہ محمد بن حسین آمدی نائب سرحد اسکندریہ سے روایت کرتا ہے کہ مین امیر سعید بن ظفر کے پاس گیا اور وہ اپنی انگشت خنصر پر تیل لگا رہا تہا او رتنگ انگوٹہی کے سبب اسکی انگلی متورم ہوگئی تہی

بیٹے کہا کہ انگوٹھی کا حلقہ کاٹنا چاہیے تاکہ زیادہ تکلیف ہو اس نے کہا جو بات اچھی ہو سو کرو پس معتضد نے ظافر بن قاسم حداد کو بلا کر انگشتری کا حلقہ کاٹنے کے واسطے کہا ظافر نے فی البدیہہ یہہ شعر کہے

قصرت عن اوصافک العالم — وکثر الناظم والناثر
من یکن البحر راحتہ — یضیق عن خنصرہ الخاتم

جہان تیرے اوصاف سے قاصر ہے اور تیری مدح میں ناثر و ناظم کثیر ہیں جسکی ہتھیلی دریا ہو اوسکی خنصر سے انگوٹھی تنگ ہوا سیر نے تحسین کی اور انگشتری کا حلقہ اسی کو عطا کیا مصر میں ماہ محرم ۵۲۹ھ میں فوت ہوا - حداد عربی میں لوہار کو کہتے ہیں ؎

حرف العین

مُہملہ

عدی بن ربیعہ بن امرء القیس بن حارث شاعر فصیح اللسان بلیغ البیان تہا اسکو مُہلہل اسواسطے کہتے تھے کہ اسنے زبان کو صاف اور صیقل کیا یہہ شاعر جاہلی ہے اور بسبب قدامت کے پہلا شاعر عرب کا شمار کیا جاتا ہی حرب بسوس میں جب اسکا بہائی کُلیب بن ربیعہ مارا گیا تو یہہ بنی تغلب کو اپنے ہمراہ لیکر بنی بکر سے لڑنے گیا اور مدت تک لڑتا رہا جسوقت جساس بن مُرہ قاتل کُلیب مقتول ہوا تو اوس کے باپ مُرہ نے مہلہل کو کہلا بھیجا کہ تم نے اپنے بہائی کے خون کا عوض لے لیا اب لڑائی موقوف کرو مہلہل نے نہ مانا اور برابر لڑتا رہا کہتے ہیں کہ یہہ لڑائی بنی تغلب اور بنی بکر میں چالیس سال تک رہی اور ستر ہزار آدمی مارا گیا اور یہہ جنگ یعنی ۳۵ برس آنحضرت کی ولادت سے پہلے ختم ہوئی - ابوتمام طائی حماسہ کے باب المراثی میں اسکی چند شعر جو اسنے اپنے بہائی کُلیب کے مرثیہ میں کہے تھے لایا ہے جنکا پہلا شعر یہہ ہے ؎

نُبِّئتُ ان النار بعدک اُوقِدَت — واستبّ بعدک یا کُلیبُ المجلسُ

میں خبر دیا گیا کہ آگ تیرے مرنے کے بعد روشن کی جائیگی اور مجلس آپس میں ایک دوسرے کو دشنام دیگی یعنی تیری زندگی میں وہ سب تجھسے خوف کرتے تھے اب اونکا خوف جاتا رہا

مین یہہ دستور رہتا تہا کہ مہمانون کی ضیافت اور جنگ کیواسطے پہاڑون اور گہاٹیون پر آگ روشن کرتے تہے تاکہ لوگون کو معلوم ہوجاوی حرب بسوس کا مفصل ذکر تاریخ عرب مین بیان کیا گیا ہی

طرفہ عمر

عمر بن عبد بن سفیان بکری طرفہ اسکا لقب تہا شاعر ماہر زمانہ جاہلیت مین پیدا ہوا اور دوسرا معلقہ جسکا اول یہہ ہے لخولۃ اطلال ببرقۃ ثہمد اسکی تصنیف ہی اسنی خولہ کلبیہ سے تشبیب کی ہی اور قصہ لکہ یطرح اسکا قصیدہ بہی بیت اللہ مین معلق کیا گیا تہا - ابو تمام حماسہ مین بہی اسکی اشعار لایا ہی عرب مین یہہ شاعر بڑا فصیح اللسان بلیغ البیان گنا جاتا تہا اور ۲۶ سال کی عمر مین مقتول ہوا کیونکہ اسکی ہمشیرہ خرنق کہتی ہے عددنا لہ ستا و عشرین حجۃ یعنی ہمنے اسکی چہبیس سال شمار کئی اور اسکی قتل کی وجہ متلمس شاعر کی ترجمہ مین مذکور ہوچکی ہی

عمر بن کلثوم تغلبی

عمر بن کلثوم تغلبی جاہلی شاعر بے نظیر تہا سکر بلن اشعار فی البدیہہ پڑہ دیتا تہا پانچوان معلقہ اسیکا ہی جسمین اسنی اپنے بہائی بند بکر پر نہایت فخر ظاہر کیا ہی اور اوس قصیدہ کو اسنی فی البدیہہ بر سر موقعہ ہزارہا آدمیون کے سامنے پڑہا تہا اوسوقت اور معلقون کیطرح اسکا معلقہ بہی نہایت فصیح سمجہکر بیت اللہ مین معلق کیا گیا تہا یہ شاعر آنحضرت کے دنیا مین رونق افروز ہونیسے پہلے فوت ہوا

عنترہ شاعر

عنترہ بن شداد بن معاویہ عبسی شاعر جاہلی حماسی فصیح اللسان عذب البیان اغربہ اسلام سی ہی اسکی باپ شداد نی ایک جشی عورت گہر مین ڈال لی تہی جس سے عنترہ پیدا ہوا - عنترہ کی معنی لغت مین بہادر کے ہین اور اسکا نام عنترہ مبالغۃ رکہا گیا تہا مگر قدرت ایزدی سے جوانی مین ایسا بہادر نکلا کہ عرب مین اسکی بہادری ضرب المثل ہوی - باپ اوس سے شبانی کرواتا تہا مگر اسنی زبان کی فصاحت اور ہاتہہ پاؤن کی قوت اور دل کی شجاعت سے بنی عبس مین اپنی وہ بات حاصل کی کہ عبد ایکنامی خاندان کی عورت سے شادی کی اور خود صاحب

خاندان ہوا چنانچہ جیسے قصیدہ سبعہ معلقہ مین اُسی عبلہ سے تشبیب کرتا ہی اسکی کلام پڑہکر معلوم
ہوتا ہی کہ عرب کی زبان ہر رنگ کی مقاصد کو جن کالون ادا کر دیتی ہے اور ہر قسم کی مطالب
کے لئے الفاظ مل سکتے ہین اور حماسہ مین بہی اسکے اشعار موجود ہین یہہ شخص جنگل مین چمڑے
کے خیمے اور بکرے کے بالون کی نیچے بیٹہے کر فرش پر سیکڑون آدمیونکو لیکر بیٹہہ جاتا تہا
اور جس عالم مین جا پڑتا تہا سماباندہ دیتا تہا عنترہ آن حضرت کے زمانہ کے پہلے فوت ہوا ۞

ابو عزہ جمحی

عمرو بن عبد اللہ شاعر مخضرم اپنے شعرونسے مشرکونکو اہل اسلام کے جنگ پر آمادہ کرتا تہا آنحضرت
نے جنگ بدر مین اسکو قید کیا اور پہر احسان کرکے چہوڑ دیا یہہ شہر پر اپنی قوم مین جاکر کہنے لگا
کہ مین حضرت محمد رسول اللہ صلعم سے تمسخر کر آیا ہون اور جنگ احد مین جو سنہ ۳ ہجری اور سنہ ۶۲۵ع
مین ہوا تہا حاضر ہوا اور لوگونکو اپنے شعر سنا کر جنگ پر آمادہ کرتا رہا آخر آنحضرت نے اسکو قتل کیا ۞

عمر بن ابی ربیعہ

ابو الخطاب عمر بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ کا اصلی نام حذیفہ بن مغیرہ بن عبد اللہ ہے اسکا دادا
ابو ربیعہ بڑا طویل القامت تہا اسلئے اُسکو ذو رمحین کہتے تہے - اور بعضے کہتے ہین کہ اُس نے
عکاظ کے بازار مین دو نیزونسے مقاتلہ کیا تہا اسلئے اوسکا یہہ لقب پڑا - روایت کرتے ہین
کہ جب فاطمہ عبد الملک بن مروان کی بیٹی مکہ مین آئی تو عمر بن ابی ربیعہ اُسپر عاشق ہوا -
اور اوسکی عشق مین شعر کہنے اور اُسکے آس پاس آنے جانے اور ادہر ادہر پہرنے لگا لیکن شعرونمین
اوسکا نام عبد الملک اور حجاج کی خوف سے داخل نکرتا تہا کیونکہ عبد الملک نے اسکی طرف لکہہ بہیجا
تہا کہ اگر تونے فاطمہ کا نام شعرونمین درج کیا تو مین تجہے قتل کرادونگا - روایت کرتے ہین کہ
ایکدفعہ اسنے بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے عائشہ بنت طلحہ بن عبد اللہ کو اوسوقت کہ جب وہ حجر اسود
کو بوسہ دینے لگی تہی دیکہا اور اوسپر عاشق ہوا - عائشہ نے کنیزک کے ہاتہہ کہلا بہیجا کہ اے عمر
تجکو ہر وقت لغویات سے خدا کا خوف کرنا چاہیے اور شعرونمین ناحق کسیکو بدنام نکرنا چاہیے اسنے

کنیزک سے کہا کہ عایشہ کو میرا اسلام دو اور کہو کہ تیرے چچا کا بیٹا جو کہیگا اچہا ہی کہیگا اور کبہی بیہودہ گوئی اور لغو کے درپے نہوگا پہر یہہ عایشہ کے عشق مین بہت شعر کہتا رہا بنی تیم کو اس بات کی اطلاع دی اور کہا ای بنی تیم خبردار ہو اور خدا سے ڈرو کہ بنی مخزوم ہماری لڑکیون کے حق مین اسطرح سے فحش کہین اور ہمین غیرت نہ آوی پس ابو بکر اور ابن طلحہ بن عبید اللہ دونون عمر کے پاس گئے اور اس امر کا استفسار کیا عمر نے کہا خدا کی قسم اب مین عایشہ کا نام کبہی شعر مین صریح نکرونگا چنانچہ پہر عایشہ سے تشبیب کرتا رہا لیکن اوسکا نام صراحۃً بیان نکرتا تہا روایت کرتے ہین کہ اسنے ایک پارسا اور شریف عورت کو جو نہایت خوبصورت ہتی طواف کرتے ہوی دیکہا اور اوسپر فریفتہ ہوا اور اسکے نزدیک جاکر اوس سے باتین کرنے لگا عورت نے کچہہ جواب ندیا پہر اسنے اوسکی صفت پر چند شعر کہے جبکہ وہ عورت سنکر نہایت غصہ مین آی کسی نے اوسی کہا کہ تو اپنے شوہر کو اس بات کی اطلاع دی عورت نے کہا مین سوای خدا کے اور کسیکے آگے کبہی شکایت نکرونگی پہر ہاتہہ اٹہا کر کہا کہ خداوندا اگر اس شخص نے میرا نام شعر مین بدنیتی سے داخل کیا ہے تو اسکو آندہی سے تباہ کردے کہتے ہین کہ وہ ایکبار گہوڑے پر سوار ہوکر کہین چلا جاتا تہا کہ راستہ مین بہت سخت آندہی آی یہہ خوف کے مارے گہوڑے سے اوتر کر ایک پتہر کی آڑ مین جا کہڑا ہوا اتنے مین آندہی کا بڑا غلبہ ہوا اور اسپر ایک درخت کی ٹہنی ٹوٹ کر آپڑی جسکے باعث مر گیا۔ ایسا ہی کتاب الاغانی مین لکہا ہے اور مہذب مین لکہا ہے کہ یہہ شاعر اپنے دادا کی طرف منسوب ہی اور نسبت اسکی اسطرح پر ہے کہ ابو حفص عمر بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ اور ابی ربیعہ کا نام عمر بن مغیرہ تہا اور عبد اللہ زمانے جاہلیت مین اشرف قریش مین سے تہا اور حسین اور خوش خلق بدرجہ کمال تہا قریش نے اس کو عمرو بن عاص کے ہمراہ نجاشی کیطرف بہیجا تہا اور آنحضرت نے اسکو شہر جند کا جو یمن مین واقع ہے والی بنایا حضرت عمر خلیفہ دوم کی شہادت تک وہین بدستور رہا پہر حضرت عثمانؓ نے بہی اسکو بدستور رکہا جب حضرت عثمانؓ محصور ہوے تو انکی مدد کیو اسطے آیا اور مکہ کے قریب پہنچا وہ سے گر کر مر گیا اور اسکا بیٹا عمر

شاعر مذکور بڑا مشہور شاعر تھا یہہ شعر اس کا ہے ٭

یا ایہا المنکح الثریا سہیلا ❊ عمرک اللہ کیف یلتقیان

اے سہیل کا ثریا سے نکاح کرنیوالی خدا تیری عمر لمبی کرے کیسے دونوں ملینگے ثریا بنت عبد اللہ بن حارث اور سہیل بن عبد الرحمان بن عوف زہری ہے ٭

عمرو بن معدیکرب زبیدی

بن عبد اللہ بن عمرو بن عصم بن عمرو بن زبید اصغر بن منبہ بن سلمہ بن مازن بن ربیعہ بن منبہ بن زبید اکبر بن حارث بن صعب بن سعد العشیرہ بن مذحج مذحجی زبیدی شاعر مخضرم صحابی اپنی قوم سعد العشیرہ چھوڑ کر گروہ مراد یا زبید کی ہمراہ آنحضرت کی خدمت میں آکر مشرف باسلام ہوے جب آنحضرت نے وفات پائی تو اسود عنسی کی اغوا سے مرتد ہوگیے - خالد بن سعید بن عاص انکی مقابلہ کے واسطے گیے اور انہوں نے انکی کندہی پر ایک زخم تلوار کا مارا مگر یہہ بہاگ نکلے اور خالد نے انکی تلوار اور گہوڑا اسباب لوٹ لیا انہوں نے جب دیکہا کہ خالد کی مدد کیواسطے حضرت ابوبکر خلیفہ اول نے اور لشکر بہیجا ہے تو فی الفور مسلمان ہوے لیکن قید کرکے خلیفہ اول کے پاس بہیجے گیے حضرت ابوبکر خلیفہ اول نے کہا تجہے اس قید اور ہزیمت سے شرم نہیں آتی عمرو نے کہا ایسا اتفاق معاف کیجیے پہر میں کبہی ایسا نکرونگا پس اوسیوقت خلیفہ اول نے انکو رہا کیا یہہ صحابی شعر نہایت عمدہ کہتے تہے اور ابو تمام طائی دیوان حماسہ میں کہیں کہیں انکی اشعار لایا ہے چنانچہ یہہ چند اشعار بہی اونہی میں ہیں ٭

لیس الجمال بمئزر ❊ فاعلم وان رُدیت بُردا ❊ ان الجمال معادن ❊ ومناقب اورثن مجدا
اعددت للحدثان ❊ سابغة وعداء علندی ❊ نهدا وذا شطب یقد ❊ البیض والابدان قدا

جمال چادر ازار سے نہیں ہوتا یاد رکہ اگرچہ تو چادر یعنی مخطط پہنایا جاوے بیشک جمال کانیں یعنی اصل واصول زکیہ اور اخلاق حمیدہ ہیں جو بزرگی و عزت پیدا کرتے ہیں میںنے مصائب زمانہ کی دور کرنے کیواسطے فراخ زرہ اور سخت تیز دوڑنے والا قوی گہوڑا تیار رکہا ہے گہوڑا قوی ضخیم اور تیز تلوار جو خود اور زرہ کو سیدہی چیر دیتی - یہہ شاعر صحابی جنگ ... میں شہید ہوے اور بعضے کہتے

ہین کہ بیماری سے سنہ ۱۱ ہجری مین وفات پائی ؎

ابو محمد عبداللہ بن رواحہ

ابو محمد عبداللہ بن رواحہ انصاری خزرجی صحابی مخضرم ہین اور آنحضرت کی مشہور شعرا مین سے تھے زمانہ جاہلیت اور اسلام مین انکی بڑی قدر و منزلت تھی اور حضرت کے ساتھہ اکثر غزوات مین شریک ہوے۔ ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ جب یہہ آیت الشعراء یتبعھم الغاوٗن نازل ہوئی تو عبداللہ بن رواحہ نے کہا کہ حق تعالے نے میری سرزنش کیواسطے یہہ آیت نازل فرمائی ہے اور مجھکو شعراء سے معدود کیا ہے مگر جب یہہ آیت الا الذین آمنوا و عملوا الصالحات نازل ہوئی۔ تو عبداللہ بن رواحہ کو تسلی ہوئی وفات انکی غزوہ موتہ مین شہید ہوکے ہوئی

ابو تراب علی بن ابیطالب رضی

حضرت علی بن ابیطالب رشتہ مین حضرت کی چچیرے بہائی اور داماد تھے اور والد بزرگوار امام حسن وحسین کے ہین آنحضرت کی ساتھہ بڑے بڑے جنگون مین شریک ہوے آپکے حالات اور مدائح ظاہر ہین خلفاء اربعہ مین سے آپ بہت بڑی شاعر اور فصیح اللسان تھے۔ ابوالاسود دؤلی نے آپکے حکم سے علم صرف و نحو ایجاد کیا اصل مین اس علم کے بانی حضرت علی ہین دیوان آپکا عربی مین موجود ہے آپکی گوہر افشانی اور شکر ریزی و شیرین بیانی عرب و عجم مین مشہور ہے آپ اکثر اشعار ناصحانہ فرماتے تھے بہتون سے روایت ہے کہ آپکی تلوار پر یہہ شعر لکھے ہوے تھے ؎

للناس حرص على الدنيا وتدبير	وصفوها لك ممزوج بتكدير
لم يرزقوها بعقل عندما قسمت	لكنهم رزقوها بالمقادير
كم من اديب لبيب لا تساعده	وما ئق نال دنياه بتقصير
لو كان عن قوة او عن مغالبة	طار البزاة بارزاق العصافير

لوگون کو دنیا اور اپنی تدبیر پر بڑی حرص ہے اور تیرے واسطے (خطاب اپنے نفس سے کرتے ہین) اس دنیا کی صفائی کدورت سے ملی ہوئی ہے تقسیم کیوقت انکو دنیا عقل کی باعث

نہین دی گیی بلکہ جو کچھ اونکو ملا ہے تقدیر سے ملا ہی بہت سے ادیب دانا کہ دنیا نی اونسی یاری
نہین کی اور بہت سے احمق ہین کہ انہون نے دنیا کو باوجود قصور ہمت کی حاصل کیا ہی۔ اگر
رزق قوت یا غلبہ سے ہوتا تو باز چڑیون کا رزق اڑا لیجاتی سنہ ۳۵ھ مین تخت خلافت پر بیٹھے
اور امیر معاویہ سے لڑائی ہوتی رہی اور فساد پڑتے رہے آخر ۶۳ برس کی عمر مین پانچ
برس خلافت کر کے سنہ ۴۰ ہجری مین شہید ہوے ۞

عدی

عدی بن حاتم طائی آنحضرت کی خدمت بابرکت مین ماہ شعبان سنہ ۹ھ مین آئی حضرت نے اونکو بنی
طے اور بنی اسد کا حاکم کیا مرد شریف فاضل تھے اور کوفہ مین سکونت رکھتے تھے اور حضرت کے ہمراہ
بعض غزوات مین شریک ہوے اور لڑائی مین ان کی ایک آنکھ نکل گیی وفات انکی کوفہ مین
سنہ ۶۹ ہجری مین ہوئی اور عمر آپ کی ایک سو بیس سال کی تھی اور ابو حاتم سجستانی نے ایکسو اسی
سال کی لکھی ہے مگر پہلا قول صحیح ہے ۞

عباس بن مرداس سلمی

صحابی جلیل القدر اور شاعر نامور مخضرم تھے ایام جاہلیت مین بہی انہون نے اپنے اوپر شراب حرام
کی ہوئی تھی ابو تمام طائی دیوان حماسہ مین انکے یہ اشعار لایا ہے ۞

فَلَمْ أَرَ مِثْلَ الحَيِّ حَيًّا مُصَبَّحًا — وَلَا مِثْلَنَا يَوْمَ التَقَيْنَا فَوَارِسَا
أَكَرَّ وَأَحْمَى لِلحَقِيقَةِ مِنْهُمُ — وَأَضْرَبَ مِنَّا بِالسُّيُوفِ القَوَانِسَا
إِذَا مَا شَدَدْنَا شَدَّةً نَصَبُوا لَنَا — صُدُورَ المَذَاكِي وَالرِّمَاحَ المَدَاعِسَا
إِذَا الخَيْلُ جَالَتْ عَنْ صَرِيعٍ نَكُرُّهَا — عَلَيْهِمْ فَمَا يَرْجِعْنَ إِلَّا عَوَابِسَا

یعنی اوس قبیلہ جیسا جسپر صبح کیوقت غارت کی گیی کوئی قبیلہ اپنی اصلیت اور حقیقت کو بچانے
اور سخت حملہ کرنیوالا نہین دیکھا اور نہ جسدن ہم سوارونسی ملاقی ہوے تھے کوئی ہمسے بڑھکر
اونکی خود ونکو تلوارونسے کاٹنے والا تھا جب ہم زور سے حملہ کرتے تھے تو وہ جوان گھوڑون کے سینے اور

لچکدار نیزے ہماری مقابلہ مین کہڑے کرتے تہے جب گہوڑے لڑائی کی جگہہ سے پہرتے تہے تو ہم اونکو اُس حالین کہ وہ سرکش ہوتے تہے پہر وہین پہیر لاتے تہے ٭

مخزومی شاعر

ابو الخطاب عمر بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ بن مغیرہ قرشی مخزومی شاعر مشہور تہا قریش مین کوئی اسکی پایہ کا شاعر نہ تہا اسکی غزلیات اور نوادرات اور واقعات اور اشعار ظریفانہ بہت ہین اور اپنے شعرونمین ثریا بنت علی بن عبد اللہ اور قتیلہ بنت نضر کی تشبیب کرتا تہا جس رات حضرت عمر بن خطاب شہید ہوئے اوس رات یہہ شاعر پیدا ہوا اور ستر سال کا ہوکر ۹۳ ہجری مین فوت ہوا ٭

سیبویہ نحوی

ابو بشر عمرو بن عثمان بن قنبر مولی بنی حارث بنی کعب سیبویہ اسکا لقب تہا علم نحو مین امام ہوا ہے اور اس علم مین اسنے ایک بے نظیر کتاب تصنیف کی ہے - جاحظ کہتا ہے کہ مینے محمد ابن عبد الملک زیات معتصم کے وزیر کے پاس جانیکا ارادہ کیا اور سیبویہ کی کتاب کے سوا اور کوئی چیز مجہے تحفہ کیواسطے اچہی نظر نہ آئی پس مینے یہہ کتاب جو فرا نحوی کی میراث سے خریدی تہی وزیر کے پیش کی وزیر نے خوش ہوکر کہا کہ خدا کی قسم مجہی کوئی چیز اس سے زیادہ پسند نہین شاید یہہ کتاب میرے کتبخانہ مین بہی ہوگی جاحظ نے کہا یہہ تو مین نہین کہہ سکتا کہ اس کتاب سے آپکا کتبخانہ خالی ہوگا مگر یہہ کتاب فرا کی لکہی ہوئی اور کسائی نحوی کی مقابلہ کی ہوئی ہے پس اسطرح کی کتاب شاید آپکے کتبخانہ مین ہو - سیبویہ نے علم نحو خلیل بن احمد اور عیسی بن عمر اور یونس بن حبیب وغیرہ سے حاصل کیا تہا اور علم لغت اخفش [illegible] سے پڑہا خلیل اسکی مجالست سے بڑا خوش ہوتا تہا - سیبویہ جب بغداد مین آیا تو اُن دنون کسائی امین بن ہارون کو پڑہاتا تہا - خلیفہ نے دونون مین مناظرہ کرایا اور [illegible] آپس مین گفتگو ہوتی رہی اور [illegible] کہا - کنت اظن ان العقرب اشد لسعا من الزنبور فاذا هو ایاها [illegible] فاذا هو هی

کہتا تہا اور کسائی فاذا ھو ایاھا کا قایل تہا امین کو اپنے اوستاد کی طرفداری منظور تہی اسلیئے اسنے ایک خاص شخص عربی کو تخلیہ مین بلواکر دریافت کیا عربی نے سیبویہ کو سچا کیا امین نے عربی سے کہا کہ مجلس مین تمنے کسائی کو حق پر کہنا عربی نے کہا ہماری زبان سے جو بات محاورہ کی ہوتی ہے بے ساختہ وپرداختہ نکلجاتی ہے سو جو سیبویہ کہتا ہے وہی ہماری بول چال ہے اُسکے برخلاف ہماری زبان کبہی مساعدت نکریگی پہر اسنے عربی سے کہا کہ تمہارے ساتھہ ایک آدمی مقرر کیا جاویگا جو سیبویہ اور کسائی کے مقدمہ کو پیش کریگا اوسمین تمنے صرف یہہ ہی کہدینا کہ جو کسائی کہتا ہے وہ درست ہے عربی یہہ بات مانگیا اور بروقت مناظرہ کے اسی طرح کیا۔ سیبویہ نے سمجہا کہ یہہ تعصب ہے اسلیئے وہان سے بیزار ہوکر نکلا اور بلاد فارس مین ہوکر رہ بیٹھا مین سنہ ۱۸۰ ہجری مین فوت ہوا اور عمر اسکی چالیس سال سے زیادہ تہی ؂

کسائی نحوی

ابوالحسن علی بن حمزہ بن عبداللہ بن عثمان بن فیروز اسدی کوفی المعروف بہ کسائی نحوی لغت اور نحو مین امام تہا مگر شاعر نہ تہا اور لوگ کہتے تہے کہ علماے عرب مین سے کوئی شخص شعر مین کسائی سے اجہل نہین ہوا امین بن ہارون کا اوستاد تہا اور مرد مجرد تہا اور کوئی اسکی زوجہ وجاریہ نہ تہی اسنے ایکدن خلیفہ رشید کی درگاہ مین اپنی تنہائی اور غربت کا حال لکہا خلیفہ نے اسکو ایک خوبصورت کنیزک اور ایک جوان غلام اور دس ہزار درم عطا فرمایا۔ ایک مرتبہ رشید کی مجلس مین محمد بن حسن فقیہہ شاگرد امام ابوحنیفہ سے گفتگو ہوئی کسائی نے کہا کہ جسکو عربی کا علم ہو اوسکو باقی سب علم آسان ہوجاتے ہین پس امام محمد نے چند سوال علم فقہ کے کئے کسائی نے سبکا جواب باصواب دیا وفات اسکی سنہ ۱۸۹ ہجری مین ہوئی۔ کسائی اسکو اسواسطے کہتے ہین کہ ایکمرتبہ کوفہ مین حمزہ بن حبیب زیات کے پاس کسا پہنے ہوئے آیا حمزہ نے کہا آج کون قاری ہے کسی نے کہا صاحب کسا۔ وہان سے اسکا لقب ہی کسائی پڑ گیا ؂

عباس بن احنف شاعر

ابو الفضل عباس بن احنف بن اسود حنفی یمامی شاعر لطیف الطبع بلند خیال تھا اکثر شعر اسکے
عاشقانہ ہین اور اسکے دیوان مین کسیکی مدح وثنا مین شعر نہین ہین فصاحت و بلاغت مین
ضرب المثل زمانہ تھا اشعار نہایت عمدہ تصنیف کرتا تھا جیسے کہ یہہ شعر اسکے ہین ؎

وَحَدَّثْتَنِي يَا سَعْدُ عَنْهَا فَزِدْتَنِي　　جُنُوناً فَزِدْنِي مِنْ حَدِيثِكَ يَا سَعْدُ

هَوَاهَا هَوًى لَمْ يَعْرِفِ الْقَلْبُ غَيْرَهُ　　فَلَيْسَ لَهُ قَبْلٌ وَلَيْسَ لَهُ بَعْدُ

اے سعد تو نے اُس معشوقہ کی باتین مجھے سنا کر جنون کو بڑہایا اب اپنی باتونکو زیادہ کر اوس
معشوقہ کا عشق اس درجہ پر ہے کہ میرا دل اوس کے سوا کسی اور کو نہین سمجھتا تھا اور
اوسکے واسطے ابتدا اور انتہا ہے۔ روایت کرتے ہین کہ ہارون رشید اپنی کنیزک ماردہ
نام سے نہایت محبت رکھتا تھا ایک مرتبہ دونوں مین رنجش ہوئی اور مدت تک غضبناک رہے
پس جعفر برمکی نے عباس بن احنف سے کہا کہ اس مضمون مین شعر کہو عباس نے اوسوقت یہہ شعر کہے ؎

الْعَاشِقَانِ كِلَاهُمَا مُتَجَنِّبُ　　وَكِلَاهُمَا مُتَبَعِّدٌ مُتَغَضِّبُ

صَدَّتْ مُغَاضِبَةً وَصَدَّ مُغَاضِباً　　وَكِلَاهُمَا مِمَّا يُعَالِجُ مُتْعَبُ

رَاجِعْ أَحِبَّتَكَ الَّذِينَ هَجَرْتَهُمْ　　إِنَّ الْمُتَيَّمَ قَلَّمَا يَتَجَنَّبُ

جعفر نے ابراہیم موصلی سے کہا کہ رشید کو یہہ شعر راگ مین سنائے جسوقت خلیفہ نے یہہ شعر سنے
تو ماردہ سے صلح کر لی اور پوچھا کہ یہہ شعر کسنے کہے ہین کل حال بیان کیا گیا رشید نے عباس
اور ابراہیم کو دس ہزار درہم انعام عطا فرمایا پہر ماردہ نے رشید سے کہکر دونو کو اور چالیس
ہزار درہم دلوائے۔ مسعودی کتاب مروج الذہب مین بصریون سے روایت کرتا ہے
کہ ہم سب حج کو چلے جاتے تھے کہ راستہ مین ایک غلام نے ہمسے کہا کہ تم مین سے کوئی بصرہ
کا رہنے والا بھی ہے ہمنے کہا کہ ہم سب بصری ہین اور باعث پوچھا اُسنے کہا کہ میرا آقا بیمار
المرگ ہے اور کچھہ وصیت کرنی چاہتا ہے۔ جب ہمنے جاکر دیکھا تو درخت کے نیچے ایک شخص
پڑا ہوا پایا ہم سب وہان بیٹھ گئے اسنے ہمارے پاؤن کی آواز سنکر آنکھہ کھولی اور یہہ شعر کہے ؎

یا غریب الدار عن وطنہ مفرداً یبکی علی شجنہ * کلما جد البکاء بہ دبت الاسقام فی بدنہ - پہر بیہوش ہو گیا اتنے مین ایک جانور درخت پہ آبیٹھا اور آواز کرنے لگا اوس شخص نے اسکی صدا سنکر آنکہین کہولین اور کہا
و لقد زاد الفواد شجا طائر یبکی علی فننہ شفہ ما شفنی فبکی کلنا یبکی علی سکنہ
پہر سانس بہر کر مر گیا ہینے تجہیز و تکفین کے بعد غلام سے اوسکا نام پوچہا اُسنے کہا عباس بن احنف تہا - اور بعضے مورخ یون کہتے ہین کہ ابراہیم موصلی اور کسائی نحوی اور عباس بن احنف تینون ایک ہی دن مرے اور خلیفہ رشید نے مامونکو انکا جنازہ پڑہنے کیواسطے فرمایا مامون نے عباس بن احنف کو مقدم رکہکر جنازہ پڑہا مگر یہہ روایت کسائی کے واقعہ کے مخالف ہے کیونکہ کسائی شہر ری مین فوت ہوا اور اوس کی تاریخ وفات بہی عباس کی تاریخ وفات کے مختلف ہے کیونکہ العباس بن احنف ۱۸۰ھ یا ۱۹۲ھ ہجری مین فوت ہوا ٭

عکوک خراسانی

ابو الحسن علی بن جبلہ بن مسلم بن عبد الرحمن معروف بعکوک ۱۶۰ھ مین پیدا ہوا شعرائی لطیفہ سنج و بذلہ گو مین سے تہا جاحظ کہتا ہے کہ مینے کوئی شہری اور بدوی اسکی برابر شعر کہتا ہوا نہین دیکہا کوتاہ قامت جسیم سیاہ رنگ تہا چہرہ پر علامات برص کے بہی پائے جاتے تہے اور نابینا مادرزاد تہا - ابو نواس اور عکوک دونو ایک ہی رتبہ کے شاعر تہے - ابن معتز طبقات الشعرا مین لکہتا ہے کہ جب خلیفہ مامون نے اُس قصیدہ کی خبر سنی جو اسنے ابو دلف قاسم بن عیسی کی مدح مین کہا تہا تو نہایت غضبناک ہو کر فرمایا کہ عکوک کو قید کر کے جلدی دربار مین حاضر کرو چونکہ عکوک بیمار سر تہا اسلئے اسی قید مین نکلسکے اور جسوقت اوسنے یہہ سخت حکم سنا تو جزیرہ فراتیہ کی طرف بہاگا - مامون نے چارونطرف لکہا کہ عکوک جہان ہو اُسے قید کر کے بہیجو اسوقت عکوک جزیرہ سے بہاگ کر شامات مین پہونچا تہا آخر لوگون نے اوسے قید کر کے خلیفہ کے پاس بہیجا مامون نے کہا یا ابن اللخناء اے لونڈی زادے تو نے قاسم بن عیسی کی صفت مین یہہ کہا

کل من فی الارض من عرب ومن عجم بین بادیه الی حضره ۔ مستعیرة منه مکرمة
یکتسبها یوم مفتخره ۔ علوک نے کہا اے امیر المومنین آپ اہل بیت ہیں آپ پر کسی کو قیاس
نہیں کر سکتے کیونکہ اللہ تعالی نے آپکو اپنی ذات کیواسطے خاص کیا ہی اور میرا قول قاسم
بن عیسی کے ہمسرون میں ہی خلیفہ نے کہا خدا کی قسم تونے کسیکو نہیں چھوڑا اور ہمکو بھی اونمین
داخل کیا ہی اور تیرا قتل کرنا فقط تیرے انہی کلمات سے جائز نہیں بلکہ تیرا قتل تیرے ان کفریہ کلمات
سے جو تونے اشعار مرقومہ ذیل میں کہی ہیں واجب لازم ہی اور ان اشعار میں تونے ایک ذلیل بندہ کو مالک
وقادر اور خدا کا شریک بنایا ہے ۔

أنت الذي تنزل الأيام منزلها ... وتنقل الدهر من حال الی حال

وما مددت مدی طرف الی احد ... الا قضیت بارزاق وآجال

تو وہ ہے جو دنوں کو انکی منزلوں میں اوتارتا ہے اور زمانہ کو ایک حال سے دوسری حال کیطرف
بدلتا ہی تونے اپنی آنکھ کو جسکی طرف اوٹھا کر دیکھا اسکے واسطے رزق اور اجلون کا حکم دیا خلیفہ نے
کہا کہ یہہ کام خدا تعالے کے سوا اور کوئی نہیں کرسکتا علوک یہہ باتیں سنکر لاجواب ہوا اور خلیفہ نے
اسکی زبان کو گردن سے نکالنے کا حکم دیا جس سے وہ ۲۱۳ ہجری میں شہر بغداد میں مرگیا
علوک فربہ کوتاہ قامت مضبوط کو کہتے ہیں ۔

اصمعی نحوی

ابو سعید عبد الملک بن علی بن اصمع المعروف باصمعی باہلی لغت اور نحو اور اخبار اور نوادرات
اور لطائف و ظرافت میں امام تھا اور دس ہزار ارجوزہ اسکو یاد تھا ۔ جسوقت یہہ بصرہ میں تھا
تو خلیفہ مامون کو اسکی ملاقات کا شوق غالب ہوا اور اسکو ملاقات کیواسطے اپنے دربار میں بلوایا
لیکن اسنے ضعف و پیری کا عذر کیا اور خلیفہ کے ملنے کیواسطے نہ آیا اسلیے خلیفہ اکثر مشکل مسئلے جمع کرکے
پوچھنے کیواسطے اسکی طرف بھیجا کرتا تھا اسنے کتاب خلق الانسان وکتاب الاجناس وکتاب الانواء
وکتاب الہمز وکتاب المقصور والممدود وکتاب الفرق وکتاب الصفات وکتاب الابواب وکتاب المیسر والقداح

کتاب خلق الفرس - کتاب الخیل - کتاب الابل و کتاب الاختیار - کتاب الاخبیہ - کتاب الوحوش
کتاب فعل و افعل - کتاب الامثال - کتاب الاضداد - کتاب الالفاظ - کتاب السلاح - کتاب
اللغات - کتاب میاہ العرب - کتاب النوادر - کتاب اصول الکلام - کتاب القلب والابدال
کتاب جزیرۃ العرب - کتاب الاشتقاق - کتاب معانی الشعر - کتاب المصادر - کتاب الاراجز
کتاب النخلة - کتاب النبات - کتاب ما اتفق لفظه و معناه - کتاب غریب الحدیث - کتاب نوادر
الاعراب اور سوا انکے اور کتابیں تصنیف کیں - ولادت اسکی ۱۲۲ھ میں اور وفات ماہ صفر ۲۱۶ھ
بصرہ میں یا مرو میں ہوئی - قریب بضم قاف و فتح را و سکون یا اسکا لقب ہے ٭

دیک الجن

ابو محمد عبد السلام بن رغبان بن عبد السلام بن حبیب بن عبد اللہ بن رغبان بن زید بن تمیم کلبی دیک الجن اسکا لقب تھا باپ دادا اسکے شہر سلمیہ کے باشندے تھے اور دیک الجن شہر حمص میں پیدا ہوا تھا اوسکے بزرگون سے پہلے حبیب بن مسلمہ فہری کے پاس آکر مسلمان ہوا اور کہنے لگا کہ اب عرب کو ہمپر کیا فخر ہے ہم مسلمان ہوئے جیسے کہ وہ مسلمان ہوئے یہ شخص دولت عباسیہ کے شعرا میں سے تھا اور ہمیشہ ملک شام میں رہتا تھا - امام حسین کے مرثیے اکثر اسنے کہے - معتبر تواریخ میں لکھا ہے کہ دیک الجن اپنی ایک کنیز ورد نامی جو بہت خوبصورت تھی کمال محبت رکھتا تھا اور اپنے ایک غلام سے جس کے ساتھ اسکو بھی محبت تھی ... کنیز کی تہمت لگا کر دونو کو آگ میں جلا دیا اور دونو کی خاک کے دو پیالے بنوائے ... جب اسکو غلام یاد آتا تھا تو اوس پیالہ کو جو اوسکی خاک سے بنایا تھا چومتا اور اوسمین شراب پیتا تھا اور ایسا ہی جب وہ کنیز یاد آتی تھی تو اوس پیالہ کو جو اوسکی خاک سے بنایا تھا چومکر شراب پیتا تھا پھر ان دونون کے جلانے پر نہایت پشیمان ہوا اور دونون کے مرثیے کہے بلکہ اکثر کنیز کا درد و فراق اسکو سبب بیتاب کرتا تھا اسلئے اوسکی غم میں اسنے بہت قصیدے اور مرثیے کہے - ابن خلکان نے اسطرح لکھا ہے کہ دیک الجن شاعر کی

ایک جاریہ دنیا نام تھی جس سے دیک الجن کو نہایت محبت تھی اوس کنیزک کو دیک الجن کے کسی
ایک غلام وصیف نام سے تہمت لگی دیک الجن نے اوسکو قتل کروایا اور پھر پشیمان ہوا اور اوسکے
مرثیہ میں شعر کہتا رہا یہہ شاعر ۱۶۱ھ میں پیدا ہوا اور ۷۰ سال کی عمر سے متوکل علی اللہ
عباسی کے عہد میں ۲۳۶ھ ہجری میں مرگیا ۔

ابو العمیثل

ابو العمیثل عبد اللہ بن خلید موکی جعفر بن سلیمان بن علی بن عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب
شاعر ماہر اور عالم متبحر عبد اللہ بن طاہر کے مصاحبوں میں تھا اور پہلے طاہر کی خدمت میں
عہدہ کتابت پر مامور رہا لغت میں اسکو کمال دخل تھا اور ہزاروں لغات اسکو یاد تھے شعر نہایت
فصیح کہتا تھا چنانچہ عبد اللہ کو ان دو شعروں میں نصیحت کرتا ہے ۔

اصدق وعف وبر واصبر واحتمل — واصفح وكاف ودار واحلم واشجع
والطف ولن وتأن وارفق واتئد — واحزم وجد وحام واحمل وادفع

سچ کہو اور برے کام سے پرہیز کرو اور نیکی کرو اور صبر کرو اور تحمل کرو اور اعراض کرو اور مکافات
عمل دو اور مدارات کرو اور حلیم ہو اور بہادر بن اور الطاف کرو اور کلام میں نرمی اختیار کرو اور کام
میں آہستگی کرو اور رفق و نرمی سے پیش آؤ اور تیار رہو اور ہوشیار ہو اور کوشش کرو اور
حمایت کرو اور بردباری اختیار کرو اور مدافعت کرو ۔ یہہ شعر اسنے بہت اچھے کہے ہیں اور
ہی اسکے کل اشعار عمدہ ہیں ۔ روایت کرتے ہیں کہ ابو تمام طائی نے عبد اللہ بن طاہر کے روبرو
جب اپنا قصیدہ پڑھا تو ابو العمیثل نے کہا اے ابو تمام جو چیز سمجھ میں آوے وہ آپ کیوں نہیں کہتے
ابو تمام نے کہا اے ابو العمیثل آپ کیوں نہیں سمجھتے جو میں کہتا ہوں ۔ ایک دفعہ عبد اللہ نے ابو دلف
کے ہاتھ کو اسنے بوسہ دیا اور اسکے مونچھوں کے بال عبد اللہ کو چبھ گئے
اسوقت کہا خار پشت کے کانٹے شیر کی ہتھیلی کو تکلیف نہیں دیتے
اسماعیل جسنے ... اسکو انعام دو ... لفظ ... اختلاف ...

کتاب الابیات السائرہ و کتاب معانی الشعر وغیرہ عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کین وفات اسکی سنہ ۲۴۰ ہجری مین ہوئی - عمیثل بفتح عین مہملہ و میم مفتوحہ و سکون یاء مثناۃ تحتانیہ و فتح ثاء مثلثہ فوقانیہ کہتی ہین چیرہ دلکا نام عمیثل ہی ایکشعر مین ہی اور یہی وجہ اسکی کنیت کی ہے ٭

علی ابن جہم

ابو الحسن علی بن جہم بن بدر بن جہم قریشی شاعر دیندار پرہیزگار اور فاضل ذی وقار تہا مذہب اہل سنت و جماعت رکہتا تہا - متوکل عباسی کی ہجو کی جسکی باعث اوسنی سنہ ۲۳۹ مین شہر سے نکالدیا اور طاہر بن عبد اللہ کیطرف اسکی تعزیر کیواسطے لکہا جس سے وہ تکلیف پاکر شہر عراق اور شام مین پہرتا رہا اخیر کو جب یہ حلب سے عراق کو چلا جاتا تہا تو راستے مین ایک گروہ بنی کلب سے جو مستعین باللہ کیطرف سے اسکی گرفتاری کے لئے جاتا تہا اسپر اور اسکے ہمراہیون پر آپڑا اور لڑائی مین اسکو سخت زخم لگا جس سے یہ فی الفور ماہ شعبان سنہ ۲۴۹ ہجری مین فوت ہوا ٭

جاحظ معتزلی

ابو عثمان عمرو بن بحر بن محبوب کنانی المعروف بجاحظ بصری عالم مشہور ہے ہر علم و فن کی کتابین اسنے تصنیف کین فرقہ جاحظیہ اسکی طرف منسوب ہی معتزلی المذہب نظام کا شاگرد تہا کتاب البیان والتبیین جو نہایت مفید کتاب ہی اسکی تصنیف ہے - جاحظ بدشکل اول درجہ کا تہا اور جاحظ اسکو اسواسطے کہتے تہے کہ اسکی دونون آنکہین باہر نکلی ہوئی تہین [illegible] کہتا تہا کہ خلیفہ متوکل نے مجہے اپنے بیٹے کی تعلیم کیواسطے بلوایا مگر میری بدصورتی دیکہکر واپس [illegible] مجہکو دیا اور رخصت کردیا - جاحظ اخیر عمر مین مفلوج ہو گیا تہا اور [illegible] [illegible] کا فالج اور [illegible] کا نقرس [illegible] تہا اور [illegible] [illegible] تہا [illegible] جاوے تو اسکو کچہہ - وہ بہی جاحظ [illegible] کہتا تہا کہ میرے جسم مین دو ضدین جمع ہوگئی ہین اگر مین سردی کا استعمال کرتا ہون تو [illegible] پاؤن [illegible] نہین اٹھ سکتی اور اگر گرم کہاؤن تو سر کو تکلیف ہوتی ہے [illegible]

مرض حصاۃ میں بہی گرفتار ہوں جسکے باعث سے بول نے نہایت تنگ کر رکہا ہی سبب ان
تکالیف و مصائب سے نہایت ناچار ہو بیٹہا ہوں اور اکثر ایام مرض میں یہ شعر پڑہا کرتا تہا ؎

أَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ وَأَنْتَ شَيْخٌ ... كَمَا قَدْ كُنْتَ أَيَّامَ الشَّبَابِ
لَقَدْ كَذَبَتْكَ نَفْسُكَ لَيْسَ ثَوْبٌ ... دَرِيسٌ كَالْجَدِيدِ مِنَ الثِّيَابِ

کیا تو امید رکہتا ہی کہ پیری میں ایام جوانی کیطرح ہو اب نفس نے تجہے دغا دیا ہے اور پرانا کپڑا مثل نئے کپڑے کی نہیں ہوتا - ۹۰ سال سے زیادہ عمر کا ہو کر بصرہ میں ماہ محرم ۲۵۵ ہجری کو فوت ہوا ؎

ریاشی

ابو الفضل عباس بن فرج ریاشی نحوی لغوی حالات و واقعات عرب کا بڑا واقف تہا - اصمعی اور ابو عبیدہ اور معمر بن مثنی سے روایت کرتا ہی بصرہ میں مفسدہ ابجری والی زنج میں ۲۵۷ ہجری کو مقتول ہوا اور ریاشی ریاش کیطرف منسوب ہی اور ریاش ایک شخص کی جد کا نام بنی جذام سے ہے جسکا غلام دادا اس شاعر کا تہا پہر اسکا نام ریاشی مشہور ہوا ؎

ابن قتیبہ

ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری علم نحو اور لغت اور حدیث میں یگانہ زمانہ تہا اور اسحق بن راہویہ اور ابو حاتم سجستانی سے اسنے علم تحصیل کیا اور کتاب المعارف اور ادب الکاتب اور طبقات الشعراء اور عیون الاخبار اور طبقات الشعراء وغیرہ اسنے تصنیف کیں لوگ اسکی تصنیفات کو پسند کرتے تہے اور یہ آخر عمر تک بغداد میں اپنی تعلیم دیتا رہا ۲۱۳ھ میں پیدا ہوا اور بحرگی مفاجات سے ۲۷۰ھ میں وفات پائی - ابن خلکان میں لکہا ہے کہ قتیبہ تصغیر قتبہ کی ہی اور وہ وہ کہتے ہیں جسکی طرف منسوب ہوکر قتبی کہا جاتا ہی - دینور بلاد جبل میں قرمیسین کے پاس ایک شہر کا نام

ابن رومی شاعر

ابو الحسن علی بن عباس بن جریج یا جورجیس المعروف بابن رومی شاعر عجیب اور ناظم معانی نادرہ اور مضامین عجیبہ شعروں میں لاتا تہا جو مضمون شعر میں شروع کرتا تہا وہ

اور تشبیہات بہی ادا کرتا تہا اسکی اشعار متفرق اور پراگندہ پڑی تہی جنکو پہلے ابوبکر صولی نے حروف
تہجی کی ترتیب پر جمع کیا پہر ابو الطیب وراق بن عبدوس نے جمع کرکے اونہین ہزار بیت
اور زیادہ کئے۔ روایت کرتے ہین کہ یہہ شاعر ایک مرتبہ اپنے دوستون کے ساتہ دار قیصر مین
بیٹہا ہوا تہا اتفاقاً وہان ایک نہایت خوبصورت لڑکا طباخی کا آنکلا اسکے دوست اوسکا
حسن و جمال دیکہکر اوسپر مبتلا ہوئے اور ابن رومی سے کہنے لگے کہ اس حالت مین جو ہمپر
اس لڑکے کے باعث گذری ہے اشعار دلسوز تصنیف کر لیں ابن رومی نے فوراً قلم اور دوات لیکر
چند شعر فی البدیہہ لکہے جنکو حاضرین نے سنکر بڑی تحسین و آفرین کی۔ ابن رومی کہتا ہے کہ مین یقین کرتا
ہون کہ اشعار مفصلہ ذیل کے مضامین مین کوئی مجہپر سبقت نہین لیگیا ؎

آراؤکم ووجوہکم وسیوفکم ‏ ‏ فی الحادثات اذا دجون نجوم
منہا معالم للہدی ومصابح ‏ ‏ تجلو الدجی والاخریات رجوم

تمہاری فکر اور چہرے اور تلوارین حادثون مین جبکہ وہ رات کیطرح ڈہانپ لیتے ستارے ہین
اونمین سے ہدایت کے نشان اور اندہیرے کو اجالا کرنیوالے چراغ اور دوسری چیزین رجوم
ہین اشعار ہجا بہی بہت اچہے کہتا تہا۔ ماہ رجب ۲۲۱ھ مین پیدا ہوا اور چہارشنبہ کے دن ماہ جمادی
الاولی ۲۸۴ھ کو بغداد مین فوت ہوا۔ کہتے ہین کہ ابو الحسن قاسم بن عبد اللہ خلیفہ معتضد باللہ کا وزیر
اسکی ہجو سے بہت خوف کرتا تہا اسلئے اوسنے مجلس ہی مین اس کو فریب سے خشکنانج
زہر آلودہ بہجواکر کہلا دیا۔ ابن رومی کو جس وقت اوسکی زہر کا اثر معلوم ہوا تو وزیر کی
مجلس سے اوٹہہ کہڑا ہوا وزیر نے پوچہا کہ کہان جاتے ہو ابن رومی نے جواب دیا کہ جہان تمنے بہیجا ہے ؎

ابن شرشیر

ابو العباس عبد اللہ بن محمد ناشی انباری معروف بابن شرشیر شاعر ہے ابن رومی اور بحتری کا
ہمعصر ہے نحو و عروض مین یگانہ زمانہ تہا اصل مین انبار کا باشندہ تہا اور بغداد مین مدت مدید
تک رہا پہر مصر مین گیا اور اخیر عمر تک وہین رہا سب علمون سے علم منطق مین بڑا ماہر تہا۔ اسنے

ایک قصیدہ ایک ہی روی پر چار ہزار شعر کا تصنیف کیا وفات اسکی مصر میں ۲۹۳ھ میں ہوئی ناشی اکبر اسکا لقب تھا اور ناشی اصغر کا ذکر آگے بیان ہوگا شہر شہیہ بکسر ہر دو شین معجمہ ایک جانور کا نام ہے جو صحرای ترک اور ساحل دمیاط میں اکثر ہوتا ہے۔ انبار ایک شہر کا نام ہے جو بغداد سے دس فرسنگ کی فاصلہ پر مغرب کیطرف دریای فرات کے کنارے پر واقع ہے ۞

ابن معتز

ابو العباس عبداللہ بن معتز بن متوکل بن معتصم بن ہارون رشید عباسی ہاشمی اسنے علم ادب ابو العباس ثعلب سے پڑھا۔ ادیب بلیغ اور شاعر فصیح تھا اشعار سہل اللفظ جید المعنی تصنیف کرتا تھا اور علما عظام اور ادبا کرام میں مشہور تھا اور اکثر اونکی مجالس میں آیا جایا کرتا تھا اسنے کتاب الزہر والریاض وکتاب البدیع وکتاب مکاتبات الاخوان بالشعر وکتاب الجوارح والصید وکتاب السرقات وکتاب اشعار الملوک وکتاب الادب وکتاب حلی الاخبار وکتاب طبقات الشعراء وکتاب الجامع فی الغناء وکتاب فیہ ارجوزة فی ذم الصبوح وغیرہ تصنیف کیں ابن معتز [illegible] کہ چار شاعر ونکی شعر اونکی افعال کے برخلاف ہیں۔ ابو العتاہیہ کے اشعار [illegible] اور وہ خود ملحد تھا اور ابو نواس کے شعر لواطت میں ہیں اور وہ ہندسے زیادہ زانی تھا اور ابو حکیمہ کے شعر عفت میں مشہور ہیں اور وہ تیس سے بھی زیادہ عفت پر [illegible] تھا اور محمد بن حازم کے شعر قناعت میں مشہور ہیں اور وہ اول درجہ کا حریص تھا ابن معتز کو مقتدر باللہ نے دوسری ماہ ربیع الآخر پنجشنبہ کی دن ۲۹۶ھ میں قتل کیا اور [illegible] کے سامنے میدان میں دفن کیا گیا کہتے ہیں کہ یہ شاعر حنفی المذہب تھا ۞

خزاعی

ابو احمد عبید اللہ بن عبد اللہ منشی اجل اور شاعر بے بدل تھا اسکی کتاب [illegible] اور کتاب فی السیاسة الملوکیة تصنیف کیں اور بغداد میں ایک منصب جلیل پر [illegible] میں ۲۳۰ھ میں پیدا ہوا اور بارہویں ماہ شوال ۳۰۰ھ ہجری میں فوت ہوا ۞

بسامی شاعر

ابوالحسن علی بن محمد بن نصر بن منصور بن بسام المعروف بہ بسامی شاعر فصیح بلیغ بذلہ گو لطیفہ سنج ظریف اول درجہ کا تھا نہ کوئی رئیس اور امیر اور نہ کوئی صغیر و کبیر ہوا جو اسکی زبان سے بچا تھا اسنے اپنے باپ اور بھائی اور تمام گھر کے لوگوں کی ہجو کی تھی۔ روایت کرتے ہیں کہ وزیر ابوالقاسم ایکمرتبہ معتضد باللہ کے پاس گیا وہ شطرنج کھیل رہا تھا جیسے ابن بسام کا یہ شعر [illegible]

حیات ھذا کموت ھذا فلیس تخلو من المصائب

معتضد نے سر اٹھا کر وزیر کیطرف دیکھا اور ہنسا کہکے فرمایا کہ اے قاسم ابن بسام کی زبان کاٹ دی جائے وزیر اوسکی زبان کاٹنے کیواسطے جلدی سے نکلا جب یہہ خبر معتضد کو پہونچی تو معتضد نے وزیر کو بلوا کر کہا کہ ابن بسام سے نرمی سے پیش آؤ اور اوس کی زبان احسان سے کاٹ دو ابن بسام ستر سال سے زیادہ عمر کا ہو کر [illegible] میں فوت ہوا

اخفش اصغر

ابوالحسن علی بن سلیمان بن فضل نحوی اخفش اصغر لقب سے [illegible] نحو میں بڑا ثقہ تھا اور مبرد و ثعلب وغیرہ سے روایت کیا ہے [illegible] ابن رومی شاعر [illegible] اور اخفش [illegible] جاکر ایسی باتیں کرتا تھا جن سے فال بد [illegible] جسوقت اخفش کی بات سنتا تھا تو گھر سے باہر نکلتا تھا اخفش [illegible] کیا تو ابن رومی شاعر نے اوسکی ہجو کی۔ مرزبانی کہتا ہے کہ [illegible] کی اور شعر اور لغت میں اچھی مہارت رکھتا تھا بلکہ [illegible] تو تنگ اور زجر سے پیش آتا تھا اور اسپر [illegible] تھا [illegible] ایک مرتبہ اس نے وظیفہ کیواسطے ابن مقلہ سے ابوالحسن علی بن عیسی [illegible] سفارش کرائی تھی وزیر ابن مقلہ کو بڑی [illegible]

اخفش شلجم خام کہاکر گزارا کرتا رہا اور بسبب مفلسی و تنگدستی کے نہایت تکلیف اوٹہاکر ماہ شعبان یا ذیقعد ۳۱۵ھ کو بغداد مین فوت ہوا ؛

زجاجی نحوی

ابوالقاسم عبدالرحمن بن اسحاق زجاجی نحوی بغدادی علم نحو مین امام اجل تہا - نحو محمد بن عباس یزیدی اور ابن درید اور ابن انباری سے حاصل کی اور مدت تک زجاج نحوی کا مصاحب رہا اسلیئے اسکی طرف منسوب ہوکر زجاجی مشہور ہوا - اسنے کتاب الجمل الکبری مکہ مین تصنیف کی یہہ کتاب نہایت مفید اور متبرک ہے لیکن امثلہ کے باعث نہایت طویل ہوگئی ہے جس سے اوسکے پڑہنا بڑا فایدہ اوٹہایا - زجاجی نے اس کتاب کو ختم کرکے مکہ کے گرد سات طواف کیئے اور خدا کی جناب مین عرض کی کہ اللہ اس کے قاری کو فایدہ پہونچائے یہہ فاضل ماہ رجب ۳۳۷ھ مین مرگیا ؛

تنوخی شاعر

ابوالقاسم علی بن محمد بن ابی الفہم داود بن ابراہیم ۲۷۸ھ مین پیدا ہوا اور بغداد آکر نشوونما پائی اور علم تحصیل کیا شعر اور نحو اور عروض اور ہیئت اور ادب اور نجوم مین بڑا ماہر تہا اور شعرا کے قصائد شعرائے جاہلیہ مخضرم اور محدثین کے طالبین کے سات سو قصیدے اسکو یاد تہے کہتے ہین کہ اسنے چہہ سو بیت ایک دن رات مین یاد کیا تہا اور ایک دیوان بہی نہایت عمدہ تصنیف کیا - ثعالبی کہتا ہے کہ یہہ سردفتر اہل علم و ادب تہا اسکے بعد ۳۴۲ھ مین فوت ہوا تنوخی چند قبایل کا نام ہے جو بحرین مین رہتے ہین ؛

ابن درستویہ نحوی

ابو محمد عبداللہ بن جعفر بن درستویہ فارسی نحوی عالم اجل اور فاضل اکمل تہا ابن قتیبہ اور مبرد نحوی سے علم ادب حاصل کیا - دارقطنی اسکا شاگرد ہے تصنیفات اسکی نہایت عمدہ ہے چنانچہ کتاب الہجی والارشاد - کتاب الہجا - شرح الفصیح والرد - کتاب الہدایہ - کتاب المقصور والممدود

کتاب غریب الحدیث ۔ کتاب معانی الشعر ۔ کتاب الحی والمیت کتاب التوسط بین الاخفش و ثعلب کتاب فی تفسیر القرآن ۔ کتاب اخبار النحویین ۔ کتاب الرد علی الفراء فی المعانی وغیرہ کئی کتابیں اسنے تصنیف کرنی شروع کین مگر اونکی اتمام کی نوبت نہ پہونچی ۲۵۸ھ مین پیدا ہوا اور ۳۴۷ھ مین شہر بغداد مین مرگیا ۔ درستویہ بفتحتین و سکون سین مہملہ و ضم تاء مثنات فوقانیہ و سکون واو و فتح یا مثنات تحتانیہ اور ہائی ساکنہ اور بعضے بفتح دال و راء و تاء و واو کہتی ہین ۔

زاہی شاعر

ابو القاسم علی بن اسحق بن خلف بغدادی معروف بزاہی شاعر جلیل القدر ہے کے دن ماہ صفر ۳۱۸ھ مین پیدا ہوا اور بدہ کے دن ماہ جمادی الاخر ۳۵۲ھ مین شہر بغداد مین مرگیا اور اکثر شعر سیف الدولہ کی اولاد اور وزیر مہلبی اور ماسوی انکے اور روسا ء وقت کی تعریف مین کہا ہتا ۔ زاہی نسبت ایک قریہ کیطرف ہی جو مضافات نیشاپور سے ہے ۔

ابو الفرج اصبہانی صاحب اغانی

ابو الفرج علی بن حسین بن محمد بن احمد بن ہیثم بن عبد الرحمن بن مروان بن عبد اللہ بن مروان بن محمد بن مروان بن حکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی اموی اصبہانی کتاب الاغانی کا مصنف بہت ہی فاضل ہے ۔ اصبہان مین پیدا ہوا اور بغداد مین پرورش پائی شعر و اغانی اور اخبار و آثار اور انساب و سیر اور نحو و لغت اور خرافات و مغازی مین بڑا ماہر تہا اور سوا انکے علم جوارح اور علم بیطاری اور طب و نجوم بہی جانتا تہا اسنے کتاب الاغانی جو بے نظیر اور نہایت عجیب و غریب کتاب ہے تصنیف کی اس کتاب مین اسنے اغانی و اشعار و احادیث عرب بالاسناد بیان کئی ہین اور اس باب مین ابتک کوئی اسطرح کی کتاب تصنیف نہین ہوئی ۔ روایت کرتے ہین کہ صاحب بن عباد ہمیشہ حضر و سفر مین اپنے ہمراہ تیس اونٹ کتب ادب کی مطالعہ کیواسطے رکہتا تہا لیکن جب اوسکو کتاب الاغانی ملی تو وہ اور سب کتابون سے مستغنی ہوگیا اسنے سوا اسکے

اغانی کے کتاب القیان اور کتاب الاماء الشواعر اور کتاب الدیارات اور کتاب دعوۃ الاطبار اور کتاب مجرد الاغانی اور کتاب اخبار جحظہ البرمکی و مقاتل الطالبیین ۔ اور کتاب الحانات و آداب الغربا تصنیف کین اور بلاد اندلس مین وہان کے ملوک امویہ کیواسطے چند کتابین تصنیف کر کے انعام پایا جنمین سے کتاب نسب بنی عبد شمس اور ایک ہزار ساتھ سو دن عرب کے حالات مین ایک کتاب مسمی بایام العرب اور کتاب التعدیل والانتصاف فی مآثر العرب و مثالبہا اور کتاب جمہرۃ النسب اور کتاب نسب بنی شیبان اور کتاب النساء المہالبہ اور کتاب نسب بنی تغلب اور نسب بنی کلاب اور کتاب الغلمان المغنیین وغیرہ ہین وزیر مہلبی کی مدح مین اسنے بہت قصاید کہے ۔ شاعر رطب اللسان عذب البیان تہا اور اشعار و محاسن اسکی عرب مین مشہور ہین ۲۸۴ ہجری مین پیدا ہوا اور چہارشنبہ کے دن ۱۴ ماہ ذی الحجہ ۳۵۶ ہجری مین بغداد مین فوت ہوا کہتے ہین کہ اسی سال سیف الدولہ بن حمدان اور معز الدولہ بن بویہ اور کافور اخشیدی بہی فوت ہوئے ؛

ناشی اصغر

ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن وصیف شاعر عدیم النظیر مذہب کا شیعہ تہا ۲۷۱ مین پیدا ہوا اسنے بہت مفید کتابین تصنیف کین اور اہل بیت کی مدح مین کئی قصیدے کہے بغداد مین ۳۶۶ مین فوت ہوا

قاضی ابو الحسن

قاضی ابو الحسن علی بن عبد العزیز جرجانی فقیہ ادیب شاعر ماہر تہا شیخ ابو اسحق شیرازی کی کتاب طبقات فقہا مین لکہا ہے کہ قاضی ابو الحسن یگانہ زمانہ تہا ۔ شہر ہای ایران اور عراق اور شام وغیرہ مین پہرتا رہا علم ادب مین اسنے اسقدر ترقی کی کہ کامل مکمل اور مشہور فی الآفاق ہوا یہہ دو شعر اسی کے ہین ؛

قد برح الحب بمشتاقك ۔ فاوله احسن اخلاقك
لا تجفه وارع له حقه ۔ فانه احسن عشاقك

تیرے عاشق کو موت نے جلایا اور اقل اس تہمت کا تیری اخلاق پسندیدہ ہیں اوسپر ظلم نکر اور
اوسکا حق نگاہ رکہہ کیونکہ وہ تیرے بڑے اچہے عاشقون میں ہی نیشاپور میں سنہ [illegible] میں مرگیا اور
اسکی لاش جرجان میں لیجا کر دفن کی گئی ؛

رمانی نحوی

ابوالحسن علی بن عیسی بن علی بن عبداللہ رمانی نحوی علم ادب استاد ابوبکر بن درید اور
ابوبکر بن سراج سے حاصل کیا علم کلام اور علم ادب میں فاضل اجل تہا - ابوالقاسم تنوخی
اور ابو محمد جوہری نے اس سے روایت کی بغداد میں سنہ ۲۹۶ھ میں پیدا ہوا اور گیارہوین
ماہ جمادی الاول سنہ ۳۸۴ھ ہجری میں فوت ہوا - رمانی بیع رمان یا قصر رمان کیطرف منسوب
ہے اور قصر رمان شہر واسط میں ایک محل ہے جسکی طرف بہت لوگ منسوب ہیں ؛

ابن جنی موصلی

ابوالفتح عثمان بن جنی موصلی نحوی علوم عربیہ میں امام اور ابو علی فارسی کا شاگرد تہا شعر
بہی اچہا کہتا تہا اسنے تنبیہ نام ایک کتاب شعر حماسہ کے بیان اور ایک مختصر عروض میں اور ایک مختصر
قوافی میں اور ایک کتاب اصول فقہ میں اور دیوان متنبی کی شرح فسر نام وغیرہ مفید عام
کتابیں بہت تصنیف کین - چنانچہ ایک شخص نے ابوالطیب متنبی سے سوال کیا کہ تیرے شعر
باد ہواک صبرت ام لم تصبرا میں الف تصبرا کا باوجود لم جازم کے کسطرح صحیح ہے
متنبی نے کہا اگر ابن جنی ہوتا تو مجہے جواب کی حاجت نہ پڑتی اور یہ الف نون خفیفہ سے
بدل کیا گیا ہی اور نون خفیفہ وقف میں الف سے بدل جاتا ہے اور لم تصبرا اصل میں لم تصبرن
تہا جیسے اعشی کا قول ہے ولا تعبد الشیطان واللہ فاعبدا اصل میں
فاعبدن تہا یہ فاضل سنہ ۳۳۰ سے پہلے پیدا ہوا اور ماہ صفر سنہ ۳۹۲ کو بغداد میں فوت ہوا ؛

حافظ ابن فرضی

ابوالولید عبداللہ بن محمد بن یوسف بن نصر ازدی اندلسی قرطبی معروف بابن فرضی علم حدیث

اور اسماء رجال اور ادب مین بے نظیر تہا اسنے تاریخ علماء اندلس اور کتاب اخبار شعراء اندلس اور کتاب فی المختلف والموتلف تصنیف کین سنہ ۳۸۲ھ مین اندلس سے مشرق کیطرف گیا اور حج کرکے علماء عظام سے علم تحصیل کیا شاعر نامی ہوا اکثر شعر اسکے زاہدانہ ہین شہر بلنسیہ مین قاضی رہا - ولادت اسکی سنہ ۳۵۱ھ مین ہوئی اور سنہ ۴۰۳ھ مین بربریون نے جسروز قرطبہ کو فتح کیا اسی روز اسکو بہی قتل کیا اور اسکی لاش تین روز تک گہر مین پڑی رہی اور رنگ اسکا متغیر ہوگیا اخیر بغیر غسل اور کفن اور نماز کے دفن کی گئی ✤

ببغاء

ابو الفرج عبد الواحد بن نصر بن محمد مخزومی شاعر نامور معروف ببغاء نصیبین کا رہنیوالا تہا اسنے اہل نصیبین کی ثنا مین بڑا مبالغہ کیا - ثعالبی نے کتاب یتیمۃ الدہر مین اسکے رسایل اور نظم کا حال بیان کیا اور جو واقعات اسمعیل اور اسحاق صابی مین واقع ہوئے اون کو بتفصیل لکہا - سیف الدولہ بن حمدان کی خدمت مین مدت مدید تک رہا اور سیف الدولہ کی مرنے کے بعد اور شہرون مین سیر کرتا رہا ماہ شعبان سنہ ۳۹۸ھ مین فوت ہوا - ببغا اور ببغو فارسی قفقغا کہتے ہین اسکا لقب اسکی کمال فصاحت یا لکنت زبان کے سبب پڑا ✤

بستی شاعر

ابو الفتح علی بن محمد کاتب بستی شاعر نامور اور سخنور معنی پرور تہا - اسکی اشعار اکثر مجنس ہین اور اسکے فقرات فصیحہ اور کلمات بلیغہ مین سے یہہ فقرے بہی ہین ✤

مَنْ اَصْلَحَ فَاسِدَہٗ اَرْغَمَ حَاسِدَہٗ ✤ مَنْ اَطَاعَ غَضَبَہٗ اَضَاعَ اَدَبَہٗ
عَادَاتُ السَّادَاتِ سَادَاتُ الْعَادَاتِ ✤ الرِّشْوَۃُ رِشَاءُ الْحَاجَاتِ
اَجْہَلُ النَّاسِ مَنْ کَانَ لِلْاِخْوَانِ مُذِلًّا وَعَلَی السُّلْطَانِ مُدِلًّا
الْفَہْمُ شُعَاعُ الْعَقْلِ ✤ الْمَنِیَّۃُ تُضْحِکُ الْاُمْنِیَّۃَ ✤ حَدُّ الْعَفَافِ
الرِّضَاءُ بِالْکَفَافِ - وفات اسکی سنہ ۴۰۰ھ مین ہوئی ✤

ابن نباتہ شاعر

ابو نصر عبد العزیز بن عمر بن محمد بن احمد بن نباتہ تمیمی سعدی شاعر فصیح ہی کئی شہرونمین پھرا اور بادشاہون اور امرا اور وزراؤن کی مدح مین قصاید کہتا رہا۔ سیف الدولہ بن حمدان کی تعریف مین عمدہ عمدہ قصیدی کہے اور سلے پانچ سنہ ۳۲۷ مین پیدا ہوا اور یکشنبہ کے دن تیسری ماہ شوال ۴۰۵ھ مین بغداد مین فوت ہوا ٭

ابن بابک شاعر

ابو القاسم عبد الصمد بن منصور بن حسن بن بابک شاعر فصیح اللسان بلیغ البیان تھا۔ سیکڑون شعر فی البدیہہ کہتا تہا اور رئیس الشعرا کے لقب سے ملقب تھا ایک دیوان عربی مین تین جلد و نمین تصنیف کیا۔ جب صاحب ابن عباد کے پاس آیا تو عباد نے کہا انت ابن بابک الشاعر اس نے کہا نعم انا ابن بابک صاحب نے یہ کلمہ ذو معنے سنکر نہایت تحسین کی اور بہت سا انعام دیا یہ شاعر شعر بہت لطیف کہتا تہا جیسے ٭

وهبّ بی النسیم فرقّ حتّی ... کانّی قد شکوت الیه حالی

نسیم میرے پاس سے گذری پس نرم ہوئی یہانتک گویا مینے اپنے حال کا شکوہ اوس کے آگے کیا تہا سنہ ۴۱۰ھ مین بغداد مین مرگیا ٭

صریع الدلاء

ابو الحسن علی بن عبد الواحد بغدادی شاعر نامور اور ناظم نکتہ پرور تہا صریع الدلاء اسکا لقب تہا اشعار مین ابو الرقعمق کی طرز پر چلا سنہ ۴۱۲ھ مین شہر مصر مین آیا اور ظاہر اعزاز دین اللہ کی مدح مین قصیدہ کہے اور صلہ حاصل کیا اور بڑا قدر و رتبہ پایا نوین ماہ رجب سنہ ۴۱۲ھ مین بعمر گیا ......

ابن نوبخت

ابو الحسن علی بن احمد بن نوبخت شاعر ماہر تہا مگر زمانہ نے زندگی مساعدت نکی اسلئے ہمیشہ ضیق الحال اور ضعیف البال رہا اور فقر و فاقہ کیحالت مین شہر مصر مین ماہ شعبان سنہ ۴۱۶ھ مین فوت ہوا ٭

اور ولی الدین ابو محمد احمد بن علی معروف بابن خیران کاتب شاعر نے اسکی تجہیز و تکفین کی اور یہہ ابن خیران ۴۳۱ھ میں فوت ہوا

تہامی شاعر

ابو الحسن علی بن عبد الواحد بغدادی شاعر نامور بذلہ گو لطیف سبع سخن منظم حسن جمیع الفضائل والفواضل تہا اکثر قصیدے وزیر ابو القاسم بن مغربی کی مدح میں کہے۔ مصر میں حسان بن مفرج بن دغفل بدوی کے خط لیکر خفیہ طور پہنچی قرۃ کیطرف جا رہا تہا لوگوں نے ۔۔۔ میں پکڑ لیا اسنے کہا کہ میں بنی تمیم سے ہوں مگر بروقت ظاہر ہونے حال کے خزانہ شمید میں جو قاہرہ میں ایک مجلس ہے۔ قید کیا گیا اور یہہ واقعہ ماہ ربیع الآخر ۴۱۶ھ میں ہوا اور ۹ تاریخ ماہ جمادی الاولی ۴۱۶ھ کو قتل کیا گیا

صوری

ابو محمد عبد المحسن بن محمد بن احمد صوری ادیب اریب اور فطن لبیب فاضل اجل اور عالم بے بدل تہا اسکی اشعار بدیع الالفاظ حسن المعانی ہیں اسنے ایک دیوان عربی میں نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا اور اپنی والدہ ماجدہ کے مرثیہ میں ایک نہایت عجیب قصیدہ تصنیف کیا جسکے دو شعر یہہ ہیں

تحصنہ احجار ببیداء وکذلک   تولت فخلت عروۃ المتمسک

جنگل سخت کے پتہروں میں وہ مرہونہ ہے جب سے اوس نے پیٹہ پہیری یعنی فوت ہوئی ہے تب سے دست آویز متمسک کی کہلی ہے

وقد کنت ابکی ان تشکت وانما   انا الیوم ابکی انها لیس تشتکی

اور تحقیق میں روتا تہا جب وہ شکوہ کرتی تہی اور آج میں روتا ہوں کہ شکوہ نہیں کرتی یہہ شاعر ۴۱۹ھ میں فوت ہوا

ربعی نحوی

ابو الحسن علی بن عیسی بن فرج بن صالح ربعی نحوی بغدادی نحو میں امام تہا کتاب الایضاح ابو علی فارسی کی شرح بغداد میں سیرافی نحوی سے پڑہتا رہا اور پہر شیراز میں جاکر ابو علی فارسی

سے بیس سال تک علم حاصل کرتا رہا اور نحو میں چند کتابیں تصنیف کیں سنہ ۳۲۸ھ میں پیدا ہوا اور
سنہ ۴۲۰ھ میں مر گیا اور ربعی قبیلہ ربیعہ کی طرف منسوب ہے ؀

ابن البواب کاتب

علی بن ہلال کاتب مشہور زمانہ اور خوشنویس یگانہ تھا متقدمین اور متاخرین سے کوئی اسکے ہم پلہ نہیں ہوا ابن مقلہ نے خوشنویسی کی طرز ایجاد کی اور ابن البواب نے اُس فن کی تکمیل کی دوسری ماہ جمادی الاول یوم پنجشنبہ سنہ ۴۲۳ھ میں فوت ہوا - اور امام احمد بن حنبل کے مقبرہ میں دفن کیا گیا ؀

ابن سعد قیسی

ابو محمد عبد العزیز بن احمد بن سعید بن مغلس قیسی اندلسی لغت اور اشعار میں بڑا مشہور تھا اور شہر اندلس کا رہنے والا تھا اور مصر میں آکر ابو العلا صاعد بن حسن ربعی صاحب کتاب الفصوص سے علم ادب حاصل کیا اور ابو یعقوب یوسف سے بھی پڑھتا رہا پھر بغداد میں گیا اور وہاں سے علم اور متعلم بنا رہا شعر بہت اچھا کہتا تھا یہہ شعر اسکے ہیں ؀

مَرِیضُ الجُفُونِ بِلَا عِلَّۃٍ ؀ وَلٰکِنَّ قَلْبِی بِہَا مُمْرَضُ - بغیر علت کے وہ بیمار چشم ہے لیکن میرا دل اوسکے سبب مریض ہے ؀ اَعَادَ السُّہَادَ عَلٰی مُقْلَتِی ؀ بِفَیْضِ الدُّمُوعِ فَمَا تُغْمَضُ - اسنے میری آنکھوں میں بیداری کو لوٹایا اور وہ آنکھ آنسو بہاتی ہے اور خشک نہیں ہوتی - وَمَا زَادَ شَوْقِی وَلٰکِنْ اَتٰی ؀ یُعَرِّضُ لِی اَنَّہٗ مُعْرِضُ ؀ اسنے میرا شوق زیادہ نہیں کیا لیکن وہ میرے پیش آیا اس بات کو ظاہر کرتا ہوا کہ میں معرض ہوں اس کے معاصر ابو طاہر اسمعیل مصنف کتاب العنوان تھے یہہ ماہ جمادی الآخر سنہ ۴۲۷ھ میں فوت ہوا ؀

ثعالبی

ابو منصور عبد الملک بن محمد بن اسمعیل ثعالبی نیشاپوری رئیس المولفین و امام المصنفین

جامع النثر والنظم تہا - اسکی کتاب یتیمۃ الدہر فی محاسن اہل العصر جو نہایت عمدہ اور جامع کتب ہے اور کتاب فقہ اللغت اور سحر البلاغۃ وغیرہ تصنیف کین اسکو اخبار اور واقعات عرب کے خوب یاد تہے سنہ ۳۵۰ھ مین پیدا ہوا اور سنہ ۴۲۹ھ مین فوت ہوا - ثعالبی ثعالب کیطرف منسوب ہے باعتبار اوسکی چمڑے صاف کرنے یا سینے کے اور یہہ ثعلبی وہ ثعلبی مصنف عرائس القصص نہین ہے جسکا نام احمد بن محمد بن ابراہیم تہا اور علم حدیث اور تفسیر اور قصص مین بڑا ماہر تہا اور ماہ محرم سنہ ۴۲۷ھ مین فوت ہوا ۞

سید شریف علم الہدیٰ

شریف مرتضی ابو القاسم علی بن طاہر ذوی المناقب ابی احمد حسین ابن موسی بن محمد بن ابراہیم بن موسی کاظم بن جعفر صادق بن علی بن زین العابدین بن حسین بن علی بن ابیطالب علم ادب اور شعر اور کلام مین امام اور شریف رضی کے بہائی تہے - بعضین اختلاف ہے کہ کتاب نہج البلاغۃ - جو مجموعہ کلام حضرت علی بن ابیطالب رضی کا ہے انہون نے جمع کیا یا انکے بہائی شریف رضی نے - اور بعضے یون بہی کہتے ہین کہ نہج البلاغۃ حضرت علی کی تصنیف نہین ہے بلکہ جسنے جمع کی اُسیکا کلام ہے اور شریف مرتضی نے ایک دیوان اور ایک کتاب دُرَرُ الغُرَر نام علم ادب اور لغت اور نحو مین تصنیف کی ہے یہہ کتاب آپکی فضیلت اور وسعت خیال اور ضبط مسایل کا ایک نمونہ ہے آپکے فضایل وکمالات اور محاسن وکرامات احاطہ بیان سے باہر ہین ولادت آپکی سنہ ۳۵۵ھ مین اور وفات ۲۵ - ماہ ربیع الاول سنہ ۴۳۶ھ مین بغداد مین ہوئی ۞

حوفی نحوی

ابو الحسن علی بن ابراہیم بن سعید بن یوسف حوفی نحوی علم نحو اور ادب مین یگانہ تہا علم نحو مین بہت کتابین تصنیف کین سنہ ۴۳۰ھ مین فوت ہوا حوف مصر مین ایک قریہ کا نام ہے ۞

ثمانینی نحوی

ابو القاسم عمر بن ثابت نحوی علم نحو ابن جنی سے پڑہا اور اسکی کتاب اللمع پڑہا تہا اسکی شرح لکہی

ابوالقاسم بن برہان اور ثمانینی دونو بغداد کے محلہ کرخ مین لوگونکو علم پڑہایا کرتے تھے اور دونو باہم متعارض تھے پس خواص ابن برہان سے اور عوام ثمانینی سے پڑہتے تھے یہہ فاضل ماہ ذیقعدہ ۴۴۲ھ مین فوت ہوا ہے۔ ثمانینی ثمانین کیطرف منسوب ہے اور ثمانین ایک گانو جودی پہاڑ کے پاس جزیرہ ابن عمر مین واقع ہے اور یہہ گانو طوفان نوح کے بعد اون اسی آدمیون نے جو کہ نوح کے ساتھ کشتی مین سوار ہوئے تھے آباد کیا اور ہر ایک نے اوسمین وہان اپنا گہر بنایا اسواسطے ثمانین کا نام مشہور ہوا

ابن سیدہ مرسی

ابوالحسن علی بن اسماعیل معروف بابن سیدہ مرسی علم عربی اور لغت مین امام تہا لغت مین اسنے کتاب المحکم اور کتاب المخصص جو بڑی بسیط کتابین ہین تصنیف کین اور حماسہ کی شرح کتاب الانیق نام چہہ جلد مین لکہی پہلے اسنے اپنے والد سے پہر صاعد بغدادی سے علم تحصیل کیا شعر مین بہی بڑی لیاقت رکہتا تہا ماہ ربیع الاول ۴۵۸ھ ہجری مین فوت ہوا۔ مرسی شہر مرسیہ کی طرف جو اندلس مین واقع ہے منسوب ہے ؂

صردر شاعر

رئیس ابومنصور علی بن حسن بن علی بن فضل کاتب فصیح البیان اور شاعر بلیغ اللسان اپنے زمانے مین یگانہ تہا۔ اسکے لقب کی وجہ یہہ بیان کرتے ہین کہ اسکے باپ کا لقب بسبب کمال بخل کے صربعر تہا جب یہہ اسکا لڑکا شاعر ماہر عظیم الشان ہوا تو اسکا لقب صردر ہوا۔ شریف ابوجعفر مسعود بیاضی نے جو اسکا ہمعصر تہا اسکی ہجو کی اور حقیقت مین ہاجی نے تعصب کیا ہے اور اسکے اشعار کیطرف خیال نہین کیا ورنہ اسکے اشعار اس قابل نہ تھے کہ انکی ہجو کیجاوے صردر ایک گڑہے مین جو شیر کیواسطے خراسان کے قریب کہودا گیا تہا گر کر ۴۶۵ھ مین مرگیا ؂

قشیری

ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن ۳۷۶ھ مین پیدا ہوا علم تفسیر اور حدیث اور اصول اور تصوف اور ادب اور شعر اور کتابت مین یگانہ تہا اسکی تصنیفات بہت سے ہین مگر تفسیر کبیر نہایت

اعلے درجہ کی تصنیف ہے - ۱۴ ربیع الآخر یکشنبہ کو دن صبح کیوقت ۵۰۲ھ مین شہر نیشاپور مین مرگیا

باخرزی

ابوالحسن علی بن حسن بن علی بن ابی الطیب باخرزی شافعی علم ادب اور فقہ و حدیث مین بےنظیر تہا - کتاب دمیۃ القصر وعصرۃ اہل العصر تصنیف کی شعر کیطرف اسکا بہت خیال تہا اور شعر کہنے کو بڑا پسند کرتا تہا - ماہ ذیقعدہ ۴۶۷ھ مین فوت ہوا باخرز نیشاپور کی مضافات سے ایک گانو کا نام ہے

واحدی شارح دیوان متنبّی

ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن علی بن متّویہ الواحدی المتوی اپنے زمانہ کا امام اور علم نحو و تفسیر مین متجر ہوا ہے ثعلبی سے اسنے علم تحصیل کیا سب لوگ اسکی عمدگی تصانیف کے قایل تہے اور اُسکو اپنی مدرسون مین پڑہاتے تہے تفسیر بسیط و وسیط اور وجیز اسکی تصنیفات سے ہے ابو حامد غزالی نے تینون اپنی کتابون کے نام اسی سے اخذ کیے اسنے تفسیر شرح اسماء اللہ الحسنیٰ اور کتاب اسباب نزول القرآن اور شرح دیوان متنبی نہایت عمدہ تصنیف کین - مدت تک بیمار رہکر ماہ جمادی الآخر ۴۶۸ھ مین شہر نیشاپور مین مرگیا - اور واحدی واحد بن مسرہ بن الدین بن قہرہ کیطرف منسوب ہے ؎

عاصم شاعر

عاصم بغداد مین شاعر عدیم المثل تہا - اسنے شیخ ابو اسحاق کی مدح مین کئی قصیدے کہے چنانچہ دو شعر اسکے بطور نمونہ کے یہان بہی درج کیے جاتے ہین ؎

تراہ من الذکاء نحیف جسم علیہ من توقدہ دلیل

تو ذکاوت سے اسکا جسم نحیف دیکہتا ہے اور یہہ اُس کے ذہن وقاد کی دلیل ہے ؎

اذا کان الفتی ضخم المعانی فلیس یضرہ الجسم النحیل

جب جوان اسوقت تازہ معنی والا ہو تو جسم کا لاغر ہونا اوسکو مضر نہین اسنے ابو احمد عبد الوہاب سے فقہ کا علم پڑہکر پہر ۴۵۱ھ مین بغداد مین گیا اور وہان ابو الطیب طبری سے بہی پڑہتا رہا اور علم مین

اسقدر مہارت پیدا کی کہ اپنے سب ہمسرون سے بڑہگیا اور اوسکے اکثر شاگرد شہرونمین پہلیے اور مستند الوقت ہوئے ۔ یہہ عالم سنہ ۳۹۳ مین فیروز آباد مین (جو فارس مین ایک شہر ہے) پیدا ہوا اور سنہ ۴۷۶ مین فوت ہوا ۔ اسکے فوت ہونیکے بعد اسکے احباب و تلامذہ مدرسہ نظامیہ مین تعزیت کیواسطے بیٹھے جب تعزیت کے دن پورے ہوئے اور مؤید الملک بن نظام الملک نے سنا تو نہایت ناراض ہوکر کہنے لگا کہ ایسے فاضل یگانہ کی تعزیت مین مدرسہ ایک سال بند کرنا مناسب تہا اور حکم دیا کہ اب شیخ ابو نصر عبد السید بن صباغ اسکی جگہہ مقرر کیا جاوے ٭

ابن ناقیا شاعر

ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن حسن بن داؤد بن ناقیا ادیب شاعر لغوی بغدادی تہا اسنے کتاب ملح الممالحہ اور کتاب الجمان فی تشبیہات القرآن اور مقالہ ادبیہ اور شرح کتاب الفصیح اور ایک بڑا دیوان اور اور بہت عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کین اور اغانی کو ایک جلد مین مختصر کیا ۔ ... شوخ اور بیباک بہی پرلے درجے کا تہا جب یہہ مرگیا تو غسل دینے والے نے اسکا ہاتہہ ... بند پایا اور بہت زور سے اوسے کہولکر کیا دیکہتا ہے کہ اوسمین یہہ شعر لکہے تہے ٭

نزلت بجار لا یخیب ضیفہ ٭ ارجی نجاتی من عذاب جہنم

وانی علی خوف من اللہ واثق ٭ بانعامہ فاللہ اکرم منعم

یہہ فاضل ماہ ذیقعد سنہ ۴۱۰ مین پیدا ہوا اور یکشنبہ کی رات چوتہی محرم سنہ ۴۸۵ ہجری مین فوت ہوا اور بغداد کے باب الشام مین دفن کیا گیا ٭

قیروانی شاعر

ابو الحسن علی بن عبد الغنی مقری قیروانی شاعر مشہور ہوا ہے ۔ قیروان کے ویران ہونے کے بعد جزیرہ اندلس مین گیا اور وہان درس دیتا تہا اور ایک دیوان عربی مین نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا خلیفہ معتضد کی موت اور معتمد کی خلافت مین قصیدہ کہا جیسا کہ شاعری مین یگانہ تہا ویسا ہی علم قرارت مین بہی بے مثل تہا ۔ یہہ شاعر ابو اسحق حصری مصنف زہر الآداب

کی خالہ کا بیٹا تھا اور جو قصیدہ اسنے خلیفہ معتضد کی موت اور مکتفی کی خلافت مین کہا تھا اسکی دو شعر یہ ہین

مات عتبا دبلکن + بقی الفهم الکریم + فکان المیت حی + غیر ان الضاد میم

اور اسکی ایک مشہور قصیدے کے یہ شعر ہین ۔

یا لیل الصب متی غده اقیام الساعة موعده
رقد السمار فارقه اسف للبین یردده

اور اس نے امام نافع کی قرأت مین ایک قصیدہ دو سو نو شعر کا کہا ہے یہ شاعر ۴۸۸ھ مین طنجہ مین فوت ہوا ۔

مرتضی بن شہرزوری

ابو محمد عبد اللہ بن قاسم بن مظفر بن علی بن قاسم شہرزوری مرتضی کے لقب سے ملقب تھا بغداد مین مدت تک فقہ اور حدیث کا شوق کرتا رہا پھر موصل کا قاضی بنایا گیا شعر رائق اور نظم فائق تصنیف کرتا تھا ایک قصیدہ صوفیہ کے طریق پر نہایت فصاحت انگیز اور بلاغت آمیز منظوم کیا جسکی دو شعر مطلع اور حسن مطلع معہ ترجمہ یہان درج کیے جاتے ہین ۔

لمعت نارهم وقد عسعس اللیل وملّ الحادی وحار الدلیل
فتاملتها وفکری من البین علیل ولحظ عینی کلیل

اونکی آگ چمکی اس حال مین کہ رات سیاہ پڑی تھی اور اونٹ چلانیوالا ملول اور رہنما حیران ہوا مین نے اوس آگ کو فکر کرکے دیکھا اس حال مین کہ میری فکر دوری سے علیل اور میری آنکھ کا گوشہ ضعیف تھا اور چند اشعار اسکی نہایت موزون اور مقفی اور پر مذاق ہین یہان خوشی ناظرین کے لئے مع ترجمہ درج کئے جاتے ہین ۔

بقلبی منکم علق + ودمعی فیهم علق + وعندی منکم حرق لها الا
حشاء تحترق + ونحن بالجمع نفترق + اذا بقلوبنا الفرق + فما
تنکر اسعدی من تلاقیهم لاهم صمتوا + فلا وصل قد هم وفر

لهم ولا اشفاق * فلا يأس ولا طمع * ولا صبر ولا قلق * قلبي لهم
وقد قطعوا * ولم يبقوا على * ألا فني في محبتهم * وطيب محبتي
عبق * كمثل الشمع يمنع من ينادمه * ويحترق ۔ ترجمہ میرے دل مین

اونکے عشق سے بلا تعلق ہے اور میرے آنسو انکے فراق مین دل کا خون ہے اور میرے
پاس اونکی ہجر سے آگ ہے جس سے سینہ اور پہلو جلتے ہین اور ہم اونکے دروازے کے
پاس تھے ہولناک ہین ہین اور ہمارے دلون کو اونکے خوف نے گلا دیا ہے اونہون نے سوا مشتاق
کے باقی کچھ چھوڑا کاش اب تو وہ نظر کرتے اب نہ وصل ہے نہ فراق نہ نیند ہے نہ بیداری نہ یاس
ہے نہ طمع نہ صبر ہے نہ بیقراری کاش جب اونہون نے جدائی اختیار کی اور مجھپر رحم نکیا
تو نظر ہی کرتے کیا مین اونکی محبت مین فنا ہون اور میری محبت کی خوشبو مہکتی جس طرح
شمع اپنے ہمنشین کو نفع دیتی ہے اور خود جلتی ہے۔ اکثر اشعار اسی طرز پر ہین۔ ماہ شعبان
سنہ مین پیدا ہوا اور ماہ ربیع الاول سنہ مین موصل مین فوت ہوا ﴿

ابن قطاع نحوی

علی بن جعفر بن علی المعروف بابن قطاع علم نحو اور عروض اور ادب اور لغت مین امام
تھا اسنے بہت عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کین سنہ ۴۳۳ مین پیدا ہوا اور مصر مین سنہ مین فوت ہوا

فصیحی نحوی

ابو الحسن علی بن ابی زید محمد بن علی نحوی معروف بفصیحی استرابادی نحو عبد القاہر جرجانی
سے حاصل کی اور اوسمین بڑا تبحر پیدا کیا اور یگانہ زمانہ ہوا اور جہان مین بڑی شہرت
حاصل کی پھر بغداد مین آکر مدرسہ نظامیہ کا مدرس رہا۔ ماہ ذی الحجہ سنہ مین بغداد مین
فوت ہوا۔ استرآباد مازندران کے پاس ایک شہر کا نام ہے ﴿

شنتریني

ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن سارہ اندلسی شنتریني شاعر مشہور زمانہ نظم و نثر مین یگانہ

تھا مگر اسکے علم وفضل کے بموجب اسکا رتبہ نہوا اور افلاس اور تہیدستی کے باعث لوگ اسکو حقیر جانتے تھے ایک دیوان اسنے بہت عمدہ تصنیف کیا آخر ۵۱۲ھ میں مرگیا شنتمرین اندلس میں ایک شہر کا نام ہے

بطلیوسی نحوی

ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن سید بطلیوسی نحوی علم ادب اور لغات میں متبحر تھا شہر بلنسیہ میں مدت تک رہا اور لوگ جوق جوق اس سے مستفید ہوتے رہے۔ بہت حسن التعلیم اور جید التفہیم تھا کئی کتب مفیدہ اسنے تصنیف کیں چنانچہ کتاب المثلث جو نہایت عجیب وغریب کتاب ہے اور اوسکے تبحر پر دلالت کرتی ہے دو جلدوں میں اسنے تصنیف کی۔ اور کتاب الاقتضاب فی شرح ادب الکتاب اور سقط الزند کی شرح جو مصنف کی شرح سے بہت مفید ہے اور کتاب حروف خمسہ سین اور صاد۔ ضاد۔ اور طا۔ اور ذال کے بیان میں جسمیں بہت عجایب وغرایب مسایل درج کیے اور کتاب الخلل اور کتاب التنبیہ اور کتاب شرح موطا اور شرح دیوان متنبی کی اسنے تصنیف کیں ۴۴۴ھ میں شہر بطلیوس میں پیدا ہوا اور ۵۲۱ھ میں مرگیا۔ سید بکسر سین گرگ کو کہتے ہیں اور عرب میں آدمی کا نام بھی رکھتے ہیں ❊

ابن حمدیس

ابو محمد عبد الجبار بن محمد بن حمدیس صقلی مشہور شاعر تھا ابن بسام نے اسکی بڑی تعریف کی ہے اور اوسکی فصاحت وبلاغت کی بہت داد دی ہے ایک دیوان نہایت عمدہ اسنے تصنیف کیا چنانچہ اسکے معانی نادرہ سے یہہ بھی ایک شعر ہے ❊

شَہَادَتٌ علے کحل العیون تکحّلاً ونبیم نصل السہم وھو قتول

ماہ رمضان ۵۲۷ھ ہجری میں فوت ہوا۔ اور ابن لبانہ شاعر مشہور کی قبر کے پاس دفن کیا گیا۔ صقلی جزیرہ صقلیہ کی طرف منسوب ہے ❊

عبسی شاعر

ابو القاسم علی بن افلح عبسی جمال الدین اس کا لقب تھا شاعر ظریف قلیل التاریخ کثیر الہجا

تھا خلفا اور اونکے علما اور اراکین کی مدح کرتا رہا اور ایک عمدہ دیوان بہی اس نے تصنیف کیا وفات اس کی ۵۳۴ھ مین ہوئی ۞

ابوالحسن مہذب الدین

ابوالحسن علی بن ابی الوفاء سعد بن ابی الحسن علی موصلی مہذب الدین لقب شاعر فصیح اور ناظم بلیغ اور امیر مجرب تہا۔ خلفا اور ملوک اور امرا کی مدح کی اور ایک دیوان دو جلدون مین نہایت عمدہ تصنیف کیا۔ ابوالفتح عبدالرحمن بن ابی الغنایم محمد بن احمد شہابی معروف بابن الاخوة بیان کرتا ہے کہ مین نے خواب مین چند شعر سنے اور اونکی تعبیر ہر ایک سے پوچہتا رہا کسی نے مجھے کچھ نہ بتائی آخر ایک دن میرے گہر ابوالحسن علی شاعر مذکور ضیافت کہانے کے واسطے آیا اوسکی آگے مینے اپنا خواب بیان کیا اوس نے قسم کہائی کہ یہہ شعر میرے ہین اور اونکی ماقبل اور مابعد کے سب اشعار سناوے ماہ صفر ۵۸۳ھ مین فوت ہوا ۞

خواجہ عبداللہ ہروی

خواجہ عبداللہ بن ابی منصور محمد انصاری ہروی شیخ الاسلام آپکا لقب تہا اور ابواسمٰعیل کنیت تہی دوسری تاریخ ماہ شعبان ۳۹۶ کو غروب آفتاب کیوقت شہر قہندز مین پیدا ہوے اور وہین پرورش پاکر جوان ہوے عالم عامل اور صوفی کامل ادیب اریب تہے صغر سنی مین آپ ایسا عمدہ فصیح و بلیغ شعر کہتے تہے کہ اکابر شعرا زمانہ حیران ہوجاتے تہے آپ فرماتے ہین کہ جب چودہ سال کی عمر مین مدرسہ مین تعلیم پاتا تہا تو ایسا عمدہ شعر کہتا تہا کہ میرے اوپر ہمعصر حسد کرتے تہے اور میرا یہہ رتبہ تہا کہ جو لڑکا مجھکو کسی مضمون مین کہتا تہا مین فی البدیہہ اوسی مضمون مین اسکو عربی مین شعر لکہکر سنا دیتا تہا چنانچہ ایک مرتبہ ایک لڑکے نے جو میرا ہم سبق تہا خواجہ یحیی عمار کے بہائی عبیداللہ کا بیٹا جو میرا ہم درس تہا اپنے باپ کے آگے جو بڑا فصیح و بلیغ شاعر تہا یہہ تذکرہ کیا اوسنے نہایت متعجب ہوکر لڑکے کو کہا کہ کل جسوقت تو مدرسہ مین جاے تو اوسکو کہنا کہ اس بیت کو عربی مین کہے ؎ روزیکہ بشادی گذرد روز آنست ۞ وان روز دگر

بد اندیشان است - اسنے یہ شعر سنکر فی البدیہہ یہ کہا ؎

ویوم ما عاش فی صبحہ   وسائرہ یوم الشتاء عصیب

کسی نے خواجہ حسین کو کہا کہ یہ مصرعہ عربی مین کرو ع کہ آب رفتہ باز نیاید بجوی - آپنے فی البدیہہ یہ شعر کہا - ؎ عہدنا الماء فی نہر فنحوا   کما نحوا رجوع الماء فیہ

آپسے روایت ہے کہ مدرسہ مین ایک لڑکا ابو احمد نام نہایت حسین خوش لقا تہا ایک شخص نے مجکو کہا کہ اسکی تعریف مین کچہہ کہنا چاہیے مینے اوسوقت یہہ شعر کہا ؎

لابی احمد وجہ قمر اللیل غلامہ   ولہ لحظ غزال یشق القلب سہامہ

آپ فرماتے ہین کہ مینے ایکدفعہ خیال کیا کہ مجکو عربی شعر کسقدر یاد ہین اپنے شمار سے زیادہ شمار مین آئے - آپسے روایت ہے کہ مجکو شعرائے متقدمین ومتاخرین عرب سے قریب ایک لاکہہ کے یاد ہین - علم تفسیر وحدیث مین آپکو کمال تہا اور اکابر محدثین مین سے تہے آپنے سنہ دو ستہ پانچوین صدی ہجری مین آپکا انتقال ہوا ؛

ابو الحکم مغربی

ابو الحکم عبید اللہ بن مظفر بن عبد اللہ مغربی علم حکمت اور ادب اور طب اور ہندسہ مین بڑا ماہر تہا لیکن ظرافت وتمسخر اسپر غالب تہا بغداد مین لڑکون کو پڑہاتا رہا - اور سلطان محمود سلجوقی کے لشکر کے دار الشفا کا مدت تک طبیب رہا ایک کتاب مسمی بنہج الوضاعۃ لاولی الخلاعۃ اور ایک دیوان اسنے تصنیف کیا یمن مین سنہ ۴۸۶ ہجری مین پیدا ہوا اور ذی القعدہ سنہ ۵۴۹ مین فوت ہوا

ابن السوادی

ابو الفرج علا بن علی بن احمد بن عبد اللہ واسطی معروف بابن سوادی کاتب شاعر فاضل تہا سنہ [illegible] مین پیدا ہوا اور سنہ [illegible] مین شہر واسط مین فوت ہوا - سوادی سواد عراق کیطرف منسوب

ابو طالب معافری

ابو طالب عبد الجبار بن محمد بن علی معافری مغربی علوم عربیہ اور فنون ادبیہ مین امام وقت

تھا اشعار بھی اسکا بہت اچھا تھا یہہ دو شعر اسکے ہین +

اقسم باللہ علی کل من　　انھ خطی حیث ما البصرۃ

ان یدعوا الرحمن لی مخلصا　　بالعفو والتوبۃ والمغفرۃ

۵۶۰ھ مین فوت ہوا سعاوی معاذ بن آئیذ کیطرف جو ایک بڑا قبیلہ ہے منسوب ہے +

ابن الخشاب

ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن احمد بن احمد معروف بابن خشاب بغدادی علم ادب نحو تفسیر حدیث مین یگانہ زمانہ تھا شب و روز علم مین مشغول رہتا تھا بہت کم خور اور کم لباس تھا ۵۶۷ھ مین فوت ہوا

عمارۃ الیمنی

ابو محمد عمارہ بن ابو الحسن بن علی بن زیدان بن احمد یمنی نجم الدین اسکا لقب تھا شاعر مشہور ہوا ہے جب ۵۴۹ھ مین مکہ کو حج کیواسطے گیا تو قاسم بن ہاشم بن فلیتہ والی مکہ معظمہ نے اسکو دربار مصر مین ایلچی بناکر بہیجا پس مصر مین ماہ ربیع الاول ۵۵۰ھ مین پہونچا وہان کا والی اون دنون فائز اور وزیر صالح ابن رزیک تھا اسنے ان دونون کی تعریف مین قصیدہ کہا جس سے وہ بڑے خوش ہوئے اور اسکو بہت انعام دیا پہر جب مصر یونکی سلطنت جاتی رہی اور سلطان صلاح الدین وہانکا بادشاہ ہوا تو اسنے سلطان صلاح الدین اور اوسکے ارکین کی مدح مین کئی قصیدے کہے اور ایک فصیح و بلیغ قصیدہ زمانے کی شکایت مین لکہکر ملک مذکور کے پاس بہیجا پہر وہان کے روسا سے متفق ہوکر مصریون کی گئی ہوئی سلطنت کی اعادہ پر کمر بستہ ہوا جب صلاح الدین کو یہہ سازش معلوم ہوئی تو اونسنے اسکو مع اور روسا متفقین کے ۵۶۹ھ مین قتل کروادیا +

ابن قصار اللغوی

ابو الحسن علی بن عبد الرحیم بن حسن معروف بابن قصار لغوی مہذب الدین اسکا لقب تھا ادبا مشاہیر مین سے ہے شریف ابن شجری اور ابو منصور بن جوالقی سے اسنے علم ادب پڑہا اور اوسمین کمالیت پیدا کی اور سب لوگ عراق اور شام اور مصر کے اسسے مستفید ہوئے اسنے کئی

کتابین علم ادب اور اشعار عربی مین تصنیف کین لیکن غلط نویس بہت تہا سنہ ۴۹۲ھ ہجری مین
پیدا ہوا اور ۳ محرم ۵۶۷ھ ہجری مین بغداد مین فوت ہوا ۔

ابن انباری نحوی

ابو البرکات عبد الرحمن بن محمد بن ابو الوفا محمد بن عبید اللہ انباری کمال الدین انکا لقب تہا علم نحو اور ادب مین اشعار عرب کے فاضل ہوے اور انہون نے اطراف و اکناف مین علم کا شیوع کیا اور نحو مین ایک کتاب مسمی باسرار العربیہ جو نہایت مفید کتاب ہے تصنیف کی اور کتاب طبقات الادبا جو باوجود صغیر الحجم کے احوال متقدمین اور متاخرین پر مشتمل ہے اور کتاب المیزان اور اور عمدہ اور مفید کتابین تصنیف کین اخیر عمر مین تارک دنیا ہو گئے اور تنہا خانہ مین مشغول ہوئے ولادت انکی ماہ ربیع الآخر ۵۱۳ھ مین اور وفات جمعہ کی رات ۹ شعبان ۵۷۷ھ مین ہوئی ۔ انباری بفتح الف و سکون نون انبار کی طرف منسوب ہے اور انبار ایک شہر کا نام ہے جو دریاے فرات اور بغداد کے درمیان واقع ہے اور اوسکو انبار اسواسطے کہتے ہین کہ نوشیروان نے وہان انبار طعام کے لگاتے تہے اور انبار جمع نبر کی ہے اور نبر بالکسر وہ جگہ ہے جہان غلہ جمع کیا جاتا ہے ۔

ابو القاسم خطیب

ابو القاسم عبد الرحمن بن خطیب ابی محمد عبد اللہ امام مشہور اور سخنور فصیح شاعر بلیغ تہا کتاب التعریف والاعلام اور کتاب نتائج الفکر اسنے تصنیف کین ابن دحیہ کہتا ہے کہ اسنے مجہے چند شعر سنائے اور کہا کہ ان شعرون کے وسیلے سے جو کچہ مینے حق تعالی سے مانگا ہے وہ پالیا ہے اور امید رکہتا ہون کہ جو شخص میری طرح ان شعرون کو پڑہکر خدا سے مراد مانگیگا پائیگا اور وہ شعر یہ ہین

یا من یری ما فی الضمیر ویسمع　　انت المعد لکل ما یتوقع
یا من یرجی للشدائد کلها　　یا من الیہ المشتکی والمفزع
یا من خزائن رزقہ فی قول کن　　امنن فان الخیر عندک اجمع

مالي سوى فقري اليك وسيلة — فبالافتقار اليك فقري ادفع

مالي سوى قرعي لبابك حيلة — فلئن رددت فاي باب اقرع

ومن الذي ادعو واهتف باسمه — ان كان فضلك عن فقيرك يمنع

حاشا لجودك ان تقنط عاصيا — الفضل اجزل والمواهب اوسع

۵۰۸ھ میں شہر مالقہ میں پیدا ہوا - اور مراکش میں پنجشنبہ کے دن ۲۶ - ماہ شعبان ۵۸۱ھ میں فوت ہوا - اور مالقہ اندلس میں ایک بڑے شہر کا نام ہے ؀

عبد اللہ بن اسعد

ابوالفرج عبداللہ بن اسعد بن علی بن عیسی حمصی معروف بہ ابن دہان موصلی علم ادب اور شعر میں اسکو کمال دسترس تھی اور شعر نہایت فصیح و بلیغ کہتا تھا اسنے ایک دیوان عربی کا بھی تصنیف کیا - ۷۰ برس کا ہو کر ۵۸۱ھ میں شہر حمص میں فوت ہوا ؀

علامہ مقدسی

ابو محمد عبداللہ بن بری بن عبد الجبار مقدسی نحو و لغت میں امام مشہور تھا شنتریتی نحوی اور عبد الجبار معافری وغیرہ سے اسنے علم پڑھا اور جزولی نحوی وغیرہ اسکے شاگرد ہیں سیبویہ کی کتاب میں اسکو بڑا دخل تھا لیکن گفتگو میں اعراب اور صحت الفاظ کا لحاظ نہ کرتا تھا - درۃ الغواص حریری اور صحاح جوہری پر اسنے عجایب و غرایب حواشی لکھے اور مقامات حریری کی غلطیاں جو ابن خشاب نے نکالی تھیں انکی اسنے تردید کی ؀ اور ایک مختصر رسالہ فقہا کی اغلاط میں لکھا ہے مصر میں ۵ رجب ۴۹۹ھ ہجری میں پیدا ہوا اور وہیں ۲۷ شوال ۵۸۲ھ میں فوت ہوا -

ابن جوزی

ابوالفرج عبدالرحمن بن ابی الحسن علی بن محمد بن علی قرشی تیمی بکری بغدادی عالم عامل اور فاضل کامل علامہ عصر تھا مشہور امام وقت تھا علم حدیث اور علم تاریخ و ادب میں بہت تصنیفات کیا ہے چنانچہ بعضے بطریق مبالغہ کہتے ہیں کہ جب اسکی کاغذات کا بعد مرنے کے حساب کیا گیا تو

توجزوہ ہر دن کی حساب مین آپین مگر ابن خلکان اس روایت کو صحیح نہین کہتا اور حقیقت مین ایسا ہی معلوم ہوتا ہی اور نیز اوسکی تراشے قلم کے اسقدر تہی کہ اُسنے وصیت کی تہی کہ ان تراشونسی پانی گرم کرکے مجہے غسل دین اور تصنیفات اسکی قریب دوسو پچاس کے ہین تاریخ مین کتاب المنتظم تصنیف کی ہے شعر بہت اچہا کہتا تہا چنانچہ جو شعر اسنے بغداد کے حق مین کہی تہی اونمین ایک شعر یہ ہی

یُہَانُ الغَرِیبُ کَلَامُ الغَرِیبِ   وَقَولُ القَرِیبِ فَلَا یُعجَب

مسافر کے کلام کو عجیب دیکہتے ہین اور قریب آدمی کا قول عجیب معلوم نہین ہوتا ایک مرتبہ بغداد مین اہل سنت و شیعہ کے درمیان حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت کی بابت گفتگو ہوی دونون نے ابن جوزی کو اپنا منصف مقرر کیا اور اوسکے پاس تحقیق کرنے کیواسطے گئے وہ وعظ کر رہا تہا اور خلیفہ ناصر لدین اللہ جو مذہب امامیہ کیطرف مائل تہا وہ بہی اوسکے وعظ مین بیٹہا تہا اسنے عربی مین یہہ جواب دیا مَن کَانَت ابنَتُہُ تَحتَہُ اور کرسی سے اوٹہکر رخصت ہوا اور پہر وہان نہ آیا اہل سنت نے کہا اس سے مراد حضرت ابوبکر ہین کیونکہ آنحضرت کے گہر اونکی لڑکی بی بی عایشہ تہین اور اہل تشیع نے کہا اسسے مراد حضرت علی ہے کیونکہ آنحضرت کی لڑکی بی بی فاطمہ زہرا اونکے گہر تہین غرضیکہ ایسا سنجیدہ جواب دیا کہ جسکی خوبی فی البدیہہ ہی نہین بلکہ اُسکی کمال فضیلت پر دال ہے تقریباً ۵۱۰ھ یا ۵۱۱ھ مین پیدا ہوا اور جمعہ کی رات بارہوین ماہ رمضان المبارک ۵۹۷ھ مین فوت ہوا۔ جوزی فرضہ الجوز کیطرف منسوب ہی جو ایک مشہور شہر کا نام ہے ٭

شمیم حلی

ابو الحسن علی بن حسن بن عنتر معروف بشمیم حلی ادیب اریب نحوی لغوی شاعر ماہر تہا کئی کتابین تصنیف کین اور اپنے اشعار کو جمع کرکے ایک کتاب دیوان حماسہ ابو تمام طائی کی طرز پر بنائی اور اوسکو دس باب مین مرتب کیا اور اوسکا نام بہی حماسہ رکہا۔ فاضل جلیل تہا لیکن کسیکو اپنے جیسا نسمجہتا تہا اور ہر ایک کی عیب جینی کرتا تہا موصل مین ماہ ربیع الآخر ۶۰۱ھ ہجری مین فوت ہوا ٭

ابن ساعات شاعر

ابوالحسن علی بن رستم بن ہردوز معروف بابن ساعات بہاء الدین اسکا لقب تہا شاعر نامور اور سخنور نکتہ پرور تھا ایک دیوان دو جلدون مین نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا اور ایک دیوان مسمی بمقطعات النیل جو لطافت و بلاغت مین اعلی درجہ کا ہے تصنیف کیا جسمین یہ شعر ہین ٭

ولقد نزلت بروضة حزنية ۔۔۔ رتعت نواظرنا بها والانفس
فظللت اعجب حيث يحلف صاحبي ۔۔۔ والمسك من نفحاتها يتنفس
ما الجو الا عنبر والدوح الا عودها ۔۔۔ والروض الا سندس

مین باغ حزنیہ مین داخل ہوا وہان ہماری آنکھین اور جانین چرتی تہین مینے اپنے دوست کے قسمیہ کہنے پر تعجب کیا حالانکہ مشک اوس موضع کی نفحات سے ظاہر ہو رہی تہی اور وہان ہوا عنبر اور درخت عود اور باغ سندس تہا اسکی شعر لطایف و بدایع سے مملو ہین پنجشنبہ کے دن ۲۳ ماہ رمضان المبارک سنہ ۶۰۴ھ مین قاہرہ مین فوت ہوا ٭

ابن خروف نحوی

ابوالحسن علی بن محمد بن علی حضرمی معروف بابن خروف نحوی اندلسی علم عربیت مین فاضل اجل تہا اسکی تصنیفات اسکے کمال علمی پر دال ہے اسنے سیبویہ کی کتاب اور ابوالقاسم زجاجی کی کتاب الجمل کی نہایت عمدہ شرح کی ۔ وفات اسکی سنہ ۶۰۹ھ مین ہوئی ٭

جزولی نحوی

ابوموسی عیسی بن عبدالعزیز بن یللبخت بن عیسی بن یومارلی جزولی یزدکتنی نحو مین امام اجل تہا اسنے ایک مختصر رسالہ نحو مین بنایا اور اوسکا نام قانون رکہا اسطرح کا رسالہ اسکے پہلے کسی نے تصنیف نہین کیا ۔ اگرچہ شارحین نے اس رسالہ کی بہت شرحین کین مگر پہر بہی کسی نے اسکی دقایق اور حقایق کو نہین سمجہا کیونکہ وہ کتاب کل رموز اور اشارات سے پر ہے اور نحو مین ایک اور کتاب مسمی بامالی تصنیف کی مگر وہ مشہور نہوئی ۔ مدت تک جزولی شہر بجایہ مین رہا اور بہت لوگون نے فایدہ حاصل کیا ہے اور

مراکش میں ۵۸۱ھ میں فوت ہوا یلمنجت اور تومارتلی الفاظ بربری ہیں اور بربر وہ حبشی کہ وہ لوگ بھی کہتے ہیں بربر میں ایک بطن کا نام ہے اور تینمل کت بطن ہنود سے ایک فخذ کا نام ہے ۔

عکبری نحوی شارح دیوان متنبی

ابو البقاء عبد اللہ بن حسین بن ابی البقاء عبد اللہ عکبری اصل اور بغدادی مولد محب الدین لقب نابینا تھا ابو محمد بن خشاب وغیرہ علماء وقت سے اسنے علم نحو حاصل کیا اگرچہ علم حدیث اور تاریخ میں بھی بڑا ماہر تھا لیکن اکثر تصنیفات اسنے نحو میں کیں منجملہ دیوان متنبی اور کتاب الایضاح مصنفہ ابی علی فارسی اور کتاب اللمع ابن جنی اور مفصل زمخشری اور مقامات حریری کی شرح کی اور کتاب اعراب القرآن دو جلد میں اور کتاب اعراب الحدیث اور کتاب اللباب نحو میں اور کتاب اعراب شعر الحماسہ وغیرہ تصنیف کیں اسکی شہرت ممالک دور و نزدیک تک پہنچی تھی اور بہت لوگ اسکے پاس نحو اور حساب پڑہنے کیواسطے آتے تھے یکشنبہ کی رات ۸ ماہ ربیع الآخر ۶۱۶ھ کو بغداد میں فوت ہوا عکبری عکبرا کیطرف منسوب ہے اور عکبرا بضم عین مہملہ و سکون کاف ایک گانو کا نام ہے جو بغداد سے دس فرسنگ کے فاصلہ بالائی دجلہ پر واقع ہے اور اس سے بہت علماء کرام اور فضلاء عظام پیدا ہوتے رہے عکبری نے مقامات حریری کی شرح میں لکھا ہے کہ اصحاب رس کی سرزمین میں ایک پہاڑ دمخ نام سطح زمین سے ایک میل بلند ہے اس میں بہت جانور رہتے تھے عنقا بھی انہیں ایک جانور بزرگ خلقت دراز گردن جسکا چہرہ مثل انسان کے تھا اور جسمیں ہر حیوان سے کچھ کچھ مشابہت پائی جاتی تھی اور سب حیوانات سے نہایت حسین تھا رہتا تھا اور اس پہاڑ پر آکر جانوروں کا شکار کرتا تھا ایک وقت بھوک سے عاجز آیا اور کوئی جانور اسے ہاتھ نہ آیا ایک بچہ آدمی کا اٹھا لیگیا اہل رس نے اپنے پیغمبر حنظلہ بن صفوان کی خدمت میں جاکر فریاد کی انہوں نے عنقا کے حق میں بددعا کی آسمان سے آگ آئی اور اسکو جلا گئی ۔

جلدک شاعر ۔ ابو المظفر عتیق تقی الدین عمر والی حماۃ بڑا عالم اور شاعر تھا اسی سال سے زیادہ عمر پاکر ۸ ماہ شعبان ۶۸۲ھ میں قاہرہ میں فوت ہوا بہتیرا شعر ایک لڑکے کی صفت میں جو تقلید علم وحی پڑھتا تھا اکثر

وذی هیئة تنبو بوجهه مهندس * امنت بها فی کل یوم والعث
محیط باشکال الملاحة وجهه * کأن بها اقلیدسا یتحدث
فعارضه خط استواء وخاله * بها نقطة والصدغ شکل مثلث

ابن اثیر جزری

ابوالحسن علی بن محمد جزری عز الدین آپکا لقب تھا جزیرہ ابن عمر میں پیدا ہوئے تھے اسواسطے اسکیطرف منسوب ہوکر جزری مشہور ہیں عالم فاضل محدث منتظم مجمع الفضائل تھے نسب و تاریخ میں انکو بڑا دخل تھا کتاب الانساب سمعانی کو مختصر کیا اور ایک مشہور تاریخ کامل نام ابتدا پیدایش سے ۶۲۸ھ تک دس جلدیں تصنیف کی اور ایک کتاب اسد الغابہ فی ذکر الصحابہ صحابہ کرام کے حالات میں چھہ جلد میں لکھی اور اسمیں حتی الوسع تمام صحابہ کا احاطہ کیا ماہ شعبان یا رمضان ۶۳۰ھ میں فوت ہوئے

ابن الفارض شاعر

ابوالقاسم عمر بن ابی الحسن علی بن مرشد بن علی حموی الاصل مصری المولد معروف بابن فارض بڑے فصیح شاعر تھے انہوں نے ایک دیوان نہایت عمدہ تصنیف کیا اور اکثر شعر طریقہ صوفیہ پر کہتے تھے چنانچہ انہوں نے اسی طرز پر چھہ سو بیت کا قصیدہ تصنیف کیا اور معمے اور چیستان بھی اکثر کہتے تھے معتبر تواریخوں میں لکھا ہے کہ ابن الفارض مرد صالح زاہد پرہیزگار دنیا سے کنارہ کش اور خدا کیطرف متوجہ تھے بہت مدت تک مکہ میں رہے اور حسن معاشرت اور خوش خلقی میں ضرب المثل تھے ایک دن حریری صاحب مقامات کے گھر خلوت میں بیٹھے ہوئے یہہ شعر پڑھ رہے تھے

مَن ذا الذی ما ساء قط * ومَن له الحسنی فقط

غیب سے ہاتف نے آواز دی

محمد الهادی الذی * علیه جبریل هبط

ماہ ذیقعدہ ۵۷۶ھ میں قاہرہ میں پیدا ہوئے اور سہ شنبہ کے دن ماہ جمادی الاولی ۶۳۲ھ میں فوت ہوئے

شلوبینی نحوی

ابوعلی عمر بن محمد بن عبد اللہ معروف بشلوبینی فاضل اجل تھا اور نحو میں اپنے زمانہ کا امام تھا

مقدمہ جزولیہ کی اسنے ایک کبیر اور ایک صغیر شرح کی اور نحو مین کئی ایک کتابین تصنیف کین باوجود اسقدر فضیلت اور کمالیت کے بلاہت اور غفلت اسمین کمال درجہ کی تہی چنانچہ بیان کرتے ہین کہ یہہ شخص ایک مرتبہ نہر کے کنارہ پر بیٹہا ہوا تہا اور اسکے ہاتہہ مین چند اوراق تہے اتفاقاً ایک ورق پانی مین گر کر بہہ گیا اور اسکے ہاتہہ نہ آیا اسنے غصہ مین آکر دوسرا ورق خود پانی مین پہینکدیا - یہہ شخص اسبیلیہ مین سنہ ۶۴۵ ہجری مین فوت ہوا - اور شلوبین اندلس کے قریب بحر روم کے کنارہ غرناطہ پر ایک بڑے بلند قلعہ کا نام ہے اور لغت اندلس مین اسکی معنی ابیض و اشقر کے ہین

ابن حاجب نحوی مصنف کافیہ و شافیہ

ابو عمرو عثمان بن عمر بن ابی بکر معروف بابن حاجب جمال الدین اسکا لقب تہا اور اسکا باپ امیر عز الدین موسک صلاحی کا حاجب تہا دمشق مین مدت تک درس دیتا رہا بہت لوگ اسکے پاس استفادہ کیواسطے آتے تہے اور علمون سے علم عربیت اسپر غالب ہوا مالکی مذہب تہا اور اس مذہب مین ایک مختصر رسالہ لکہا اور نحو مین کافیہ اور صرف مین شافیہ جو آجکل پڑہی جاتی ہین اسکی تصنیف ہین اور اصول فقہ مین بہی ایک کتاب لکہی غرض کل تصانیف اسکی عمدہ اور کمال مفید ہین نحویونکی کئی مسائل مین اسکا اختلاف ہے اور اونپر اکثر اشکالات اور التزامات جنکے جوابات مشکل ہین وارد کئے ذہین و فہیم اعلے درجہ کا تہا وہ اپنے قول عین وعین وعین سے مثل عدد ویدہ وجد کے مراد رکہتا ہے اور ہر ایک کا اسنے وزن فم بہی کیونکہ غد کا اصل غدو اور ید کا اصل یدی اور دد کا اصل ددن تہا اور مراد نون ونون ونون سے دوات اور حوت یعنی ماہی اور نون حرف مراد رکہتا ہے پہر قاہرہ مین آیا اور مدت تک وہان سکونت اختیار کی اور طلبا کو پڑہاتا رہا ابن خلکان کہتا ہے کہ میرے پاس کئی مرتبہ ادای شہادت کیواسطے دار القضا مین آیا اور مینے اس سے کئی مشکل مسئلے عربی کے پوچہے جنکا جواب اسنے شافی دیا پہر اسکندریہ مین گیا اور چند روز وہان رہکر راہی ملک بقا ہوا ولادت اسکی سنہ ۵۷۰ مین شہر اسنا مین جو قوصیہ واقع مصر کے مضافات مین سے ہے اور وفات ۲۶ شوال سنہ ۶۴۶ مین ہوئی ۔

قاضی بیضاوی

عبد اللہ نام اور ناصر الدین لقب مصنف تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل مشہور بہ تفسیر بیضاوی کا ہے علم فصاحت و بلاغت میں یگانہ زمانہ تھا اور سب علموں میں علم ادب و تفسیر اسپر غالب تھا تفسیر بیضاوی میں اکثر فلسفیوں کی طرز پر اپنا بیان کرتا ہے وفات انکی ۶۸۵ھ میں بمقام تبریز ہوئی۔ اور بیضا فارس میں ایک گانو کا نام ہے جسکی طرف نسبت پاکر بیضاوی مشہور ہوا

ابن العدیم

قاضی القضات نجم الدین ابو القاسم عمر بن کمال الدین عقیلی علم ادب اور شعر اور خط میں کامل تھا اور پارسا اسقدر تھا کہ جبتک قاضی رہا نہ کسی کو دشنام دی اور نہ کسی سایل کو خالی واپس کیا وفات انکی ۶۶۰ھ میں ہوئی

اتقانی

امیر کاتب عمید بن امیر غازی قوام الدین اسکا لقب تھا اور ابو حنیفہ کہتے تھے بسبب اتقان علاقہ فاراب میں ماہ شوال ۶۸۵ھ میں پیدا ہوا علم فقہ اور لغت اور ادب میں بڑا ماہر تھا منتخب حسامی اور ہدایہ کی شرح اسنے لکھی اور بغداد میں آکر امام ابو حنیفہ کے مشہد میں مدرس رہا بڑا خود پسند اور شدید التعصب تھا چنانچہ حسامی کی شرح تبیین کے آخر میں لکھتا ہے کہ اگر اسلاف میرے وقت میں زندہ ہوتے تو انمیں سے امام ابو حنیفہؒ مجکو اجتہدت اور قاضی ابو یوسفؒ تمالیت اوقلت اور امام محمدؒ احسنت اور زفرؒ اتقنت اور حسن امعنت اور ابو حفص انعمت فی ما نظرت اور ابو منصور حققت اور طحاوی صدقت اور کرخی ادرکت فی ما نطقت اور جصاص احکمت اور ابو زید احسنت اور شمس الائمہ وجدت ما طلبت اور فخر الاسلام فہمت اور نجم الدین نسفی فہمت اور صاحب ہدایہ یا غواص البحر عبرت اور صاحب محیط فقت فیما اعلنت وما اسررت اور متنبی شاعر انت من الفصحاء سبقت کے خطاب سے مخاطب کرتے ان باتوں کے علاوہ اسکی اور تصنیفات بہی تعصب اور خود ستائی سے مملو ہے ۱۱۔ ماہ شوال ۷۵۸ھ میں فوت ہوا

امام یافعی صاحب تاریخ یافعی

ابو السعادات عفیف الدین عبد اللہ بن اسعد یافعی یمنی اکثر مدت حرمین شریفین میں رہے تصنیفات انکی بکثرت ہیں لیکن سب سے زیادہ مشہور تاریخ مرآۃ الجنان وعبرۃ الیقظان فی معرفۃ حوادث الزمان والمکان اور کتاب روضۃ الریاحین فی حکایات الصالحین اور کتاب در النظیم فی فضائل القرآن العظیم ونشر المحاسن ہے علم ادب اور شعر میں کمال مہارت رکھتے تھے تاریخ مرآۃ الجنان جو تاریخ یافعی کے نام سے مشہور ہے آپنے اسکی ترتیب سالوں پر سنہ ۷۵۰ تک رکھی ہے اور وفات آپکی اکیسویں جمادی الآخر یوم شنبہ سنہ ۷۶۸ میں ہوئی اور مکہ معظمہ میں خواجہ فضیل عیاض کے مقبرہ میں مدفون ہے ؎

قاضی عبد المقتدر

بن قاضی رکن الدین شریحی کندی فقیہ ادیب تھے علم فصاحت وبلاغت میں انکو کمال تھا خلیفہ شیخ نصیر الدین محمود کے خلیفہ اور قاضی شہاب الدین مصنف تفسیر بحر مواج کے استاد ہیں قصاید اور غزلیات آپکی جریر اور فرزدق کے قصائد پر فوقیت رکھتے ہیں آپنے قصیدہ لامیۃ العجم کے مقابلہ میں لکھا ہے وہ آپکی کمال فصاحت پر دلالت کرتا ہے چنانچہ اس قصیدہ کے دو چار شعر یہاں بھی درج کیے جاتے ہیں ؎

یا سائق الظعن فی الاسحار والاصل   سلم علی دار سلمی وابک ثم سل
عن الظباء التی من دابها ابدا   صید الاسود بحسن الدل والکحل
من نور وجنتها من حسن غرتها   من طیب طرتها من اطرافها الاثمل
الشمس فی سقف والبدر فی کلف   والمسک فی شفق والریم فی الخجل

آخر اس قصیدے میں آنحضرت صلعم کی نعت کی طرف رجوع کرتے ہیں ؎

محمد خیر خلق اللہ قاطبۃ   هو الذی جل عن مثل وعن مثل
له المزایا بلا نقص ولا شبه   له العطایا بلا من ولا بدل

ہمیشہ آپ تدریس

اور افادہ طلبا میں مشغول رہتے تھے پہلے آپ شیخ نصیر الدین محمود دہلوی سے مباحثے کرتے رہے پھر آخر انکے معتقد ہوکر درجہ خلافت تک پہونچے ۲۶ محرم ۷۹۱ھ میں ۸۸ برس کے ہوکر فوت ہوئے اور مزار آپکی دہلی میں خواجہ قطب الدین کی مزار کے پاس حوض شمسی کی جنوب کیطرف ہے

سید شریف

آپکا نام نامی علی بن محمد بن علی ہے اور سید شریف اور سید سند جرجانی کے لقب سے مشہور ہیں آپکی ذات کو خداتعالی نے جامع الکمالات پیدا کیا علم صرف۔ نحو۔ منطق۔ اصول فقہ۔ حدیث معانی۔ بیان۔ بدیع۔ مناظرہ۔ فلسفہ وغیرہ میں آپ یگانہ تھے صغرسنی میں خداتعالی نے آپکو ایسا ملکہ عطا فرمایا کہ آپنے وافیہ شرح کافیہ پر تعلیقات لکھی۔ اور حضرت میر نحو میر صغری کبری۔ میر ایساغوجی۔ تفسیر زہراوین۔ شریفی شرح سراجی۔ شرح شرح مواقف شرح مفتاح۔ شرح تذکرہ طوسی۔ شرح چغمینی۔ شرح کافیہ۔ حاشیہ بیضاوی۔ حاشیہ کشاف۔ حاشیہ خلاصہ طیبی در علم اصول حدیث۔ حاشیہ عوارف۔ حاشیہ ہدایہ۔ حاشیہ تجرید حاشیہ مطالع۔ حاشیہ شرح شمسیہ المعروف بمیر قطبی۔ حاشیہ مطول ومختصر۔ حاشیہ شرح مطالع۔ حاشیہ شرح ہدایۃ الحکمۃ۔ حاشیہ شرح حکمۃ العین۔ حاشیہ شرح حکمۃ الاشراق حاشیہ تحفہ۔ حاشیہ رضی۔ حاشیہ شرح نقرہ کار۔ حاشیہ کافیہ۔ حاشیہ متوسط حاشیہ خبیصی۔ حاشیہ عوامل جرجانیہ۔ حاشیہ شرح شکل الاشارات طوسی۔ حاشیہ تلویح وتوضیح۔ حاشیہ نصاب فی لغۃ العجم۔ حاشیہ شرح العضد للمختصر۔ حاشیہ تحریر اقلیدس۔ حاشیہ قصیدہ کعب بن زہیر وغیرہ کتابیں آپنے تصنیف کیں۔ کہتے ہیں کہ میر صاحب نے علم تصوف علاؤ الدین عطار بخاری سے جو کہ خواجہ بہاؤ الدین نقشبند کے بڑے خلیفہ تھے حاصل کیا تھا اور اس علم میں بھی ایک رسالہ تصنیف کیا۔ روایت کرتے ہیں کہ آپ مولانا قطب الدین فخر رازی کے پاس ہرات میں شرح شمسیہ اور شرح مطالع پڑھنے کیواسطے گئے تھے اسوقت پیر فرتوت تھا اور اسکی ابرو آنکھوں پر پڑتی تھیں پس انہوں نے ابرو اٹھا کر سید شریف کیطرف دیکھا اور انکو ایک نوجوان ذکی فہیم پایا اور

منطق مین انکی طبیعت تیز دیکھی اور اپنے قوی مین ضعف کے آثار پائے پس شاگرد مبارک شاہ
منطقی کے پاس جو اس کا غلام تھا اور اسنے اسکو پرورش کیا اور علم پڑھایا تھا بھیجا
راستہ مین آپنے جمال الدین محمد بن محمد اقسرائی شارح موجز کا شہرہ سنا اور قرمان مین
اوسکے ملنے کیواسطے گئے جب وہان پہونچے اور اونکی شرح جو اسنے ایضاح تلخیص قزوینی
پر لکھی تھی دیکھی تو بہت ناخوش ہوئے وہان کے طلبا نے آپسے کہا کہ آپ اونکی پاس جاکر
انکی تقریر سنئے امید ہے کہ آپکو پسند آویگی کیونکہ انکی تقریر تحریر سے بہت عمدہ ہے یہہ سنکر آپ وہان
گئے جس روز وہان پہونچے تھے اوسی روز اوسکا انتقال ہوا تھا پھر آپنے مبارک شاہ کے پاس
جاکر دونو کتابین پڑھین حبیب السیر مین لکھا ہے کہ ۷۷۹ھ مین جب شاہ شجاع الدین بن مظفر
قصر زرد مین مقیم تھا تو سید شریف نے انکی ملازمت کا ارادہ کیا اور سپاہیانہ لباس پہنکر
سعد الدین مسعود تفتازانی کے پاس جو سلطان مذکور کے دربار مین آیا جایا کرتے تھے تشریف
لیگئے اور التجا کی کہ مین غریب مرد تیر اندازون مین چاہتا ہون کہ آپ کسیطرح میری ملاقات
بادشاہ سے کرواوین تفتازانی یہہ بات سنکر سوار ہوتے اور میر صاحب اونکی رکاب پیادہ گئے
تفتازانی انکو دروازہ کے باہر کھڑا کرکے آپ اندر بادشاہ کے پاس گئے اور آپکے اوصاف
بیان کئے بادشاہ نے میر صاحب کو اندر بلواکر پوچھا کہ مجھے اپنا کمال تیراندازی مین دکہاؤ
سید صاحب نے ایک جزو اعتراضات کی اپنی تصنیف کی ہوئی پیش کی اور کہا کہ یہہ میرا تیر ہے
بادشاہ نے وہ ملاحظہ کرکے آپکی بڑی تعظیم کی اور اپنے ساتھ شیراز مین لیگیا اور تدریس
دار الشفا کی عطا فرمائی آپ وہان دس سال رہے انتہی پھر جسوقت تیمور نے شیراز فتح
کی اور وہان کے اعیان اور افاضل کو قید کیا تو تیمور کے کہنے پر سید صاحب کو امان دی اور اپنے
ساتھ ماوراء النہر مین لیگیا آپ مدت تک سمرقند مین مدرس رہے اسوقت سعد الدین تفتازانی
تیمور کے مجالس کا صدر نشین تھا لیکن تیمور میر صاحب کو تفتازانی پر ترجیح دیتا تھا اور کہتا تھا کہ اگر ہم فرض
کرین کہ دونو علم مین برابر ہین تو بھی میر صاحب شریف النسب ہین اس بات سے میر صاحب کو ترجیح ہے

ہوگئی اور انہون نے تفتازانی سے تفسیر کشاف کی اس آیت اولئک علی ھدًی من ربھم
کی تفسیر مین دربارہ اجتماع استعارہ تبعیہ اور تمثیلیہ کے سنہ ۷۹۱ھ مین مباحثہ کیا اور نعمان الدین
خوارزمی معتزلی وہ انکیطرف سے منصف ہوئے انہون نے سید صاحب کی رائے کو ترجیح دی لیکن
خواص عام مین سید صاحب کا غلبہ مشہور ہوا جسکے باعث تفتازانی غمگین ہوئے اور تھوڑی مدت
زندہ رہکر پیر کے دن ۲۲ محرم ۷۹۲ھ مین فوت ہوئے اور سرخس مین اونکی لاش کو لیگئے کہتے ہین
کہ بحث سے پہلے سید صاحب تفتازانی کی کتابونکو مطالعہ کرتے اور اون سے فایدہ حاصل کرتے تھے
لیکن مباحثہ کے بعد اونکی تزئیف اور تضعیف کے درپے ہوئے - ولادت آپکی ۲۲ - شعبان
سنہ ۷۴۰ھ مین ہوئی - اور بدھ کے دن ۶ - ربیع الاول سنہ ۸۱۶ ہجری کو شہر شیراز مین فوت ہوئی

ابن خلدون

قاضی القضات ولی الدین عبد الرحمن محمد بن خلدون حضرمی عالم ماہر و فاضل متبحر ادیب
اور فیلسوف لبیب تھا ہر ایک علم و فن مین کامل دستگاہ رکھتا تھا - اسنے ایک تاریخ لکھی جو ابن خلدون
کے نام سے مشہور ہے تصنیف کی اس کتاب مین علاوہ تاریخ سلاطین و امم ماضیہ کے ہر ایک علم
و فن و صناعت کی ماہیت بیان کی گئی ہے چنانچہ ایک فصل جو اسنے اصناف علوم مین لکھا
اسمین علم تفسیر - قراءت - حدیث - فقہ - فرائض - اصول فقہ - جدل - خلافیات - کلام - تصوف
تعبیر خواب - حساب - جبر و مقابلہ - اقلیدس - ہیئت - منطق - طبعیات - طب - الٰہیات - سحر و طلسم
اسرار الحروف - سیمیا - کیمیا - ہیمیا - لیمیا - طب روحانی - مطالع الشعاعات کا بیان ہے اور
اس کتاب کے کسی فصل مین صناعت شعر اور کسی مین وجوہ استعمال معاش اور کسی مین زراعت
خیاطت - کتابت - غنا - وراقت - تولید - تجارت وغیرہ کا بیان ہے اور یہ سب امور بلکہ
سوا اسکے نکات دقایق علم تاریخ کہ مین تاریخ کیا بلکہ جو کچھ رعایا اور بادشاہ اور اراکین کی
منفعت کی باتین ہین سب اسکی مختلف فصلونمین بیان کی گئی ہین چنانچہ ایک فصل
اور ملک اور خلافت اور مراتب سلطانیہ اور اونکی قواعد کے بیان مین ہے - چونکہ اس مختصر کتاب

ہین اوسکا مجمل حال بہی بیان نہین ہوسکتا اسلیئے اُس کے مصنف کا کچھ تذکرہ لکہا جاتا ہے۔ روایت
کرتے ہین کہ جسوقت تیمور بادشاہ نے ملک ناصر والی مصر وقاہرہ کو قتل کیا تو اوسکے ارکین اور
اعیان دولت اور وہان کے علماء وفضلاء کو اپنے دربار مین بلاکر اونکی ضیافت کی ابن خلدون
بہی اسکے ساتہہ نئی طرز و وضع کا لباس پہنے ہوئے آیا اپس و پیش سے بعض آدمی خوشی سے
کہانا کہانے لگے۔ اور اکثر تیمور کو اپنا دشمن سمجھکر کہانا کہانے مین تامل کرتے تہے تیمور ان سب
کیطرف غور سے دیکہتا تہا جب اسکی نظر ابن خلدون پر پڑی حیران ہوکر کہنے لگا کہ یہہ شخص
یہان کا باشندہ معلوم نہین ہوتا۔ ابن خلدون نے یہہ بات سنکر کہا کہ مولانا میرے بہت سلاطین
عظیم الشان کی ملاقات کی اور انسے عزت وافتخار حاصل کیا اور اکثر دور دراز ممالک وامصار مین
بطور سیر وسیاحت کے گیا اور وہان کے امراء وعمائد سے ملا اور مینے اپنی تاریخ دانی سے
سلاطین وامم ماضیہ کا نام تازہ کیا۔ مین تاریخ مین خوب واقفیت رکہتا ہون اگر آپ نے
امتحان کرنا ہو تو بے شک کرین اور آپکی طعام کہانے مین صرف سیری شکم نہین بلکہ عزت
وافتخار بہی ہے۔ تیمور یہہ باتین سنکر بہت خوش ہوا اور اوسکی بڑی تعظیم وتکریم کی اور دوسرے
علماء واعیان سے جو کبیدہ خاطر معلوم ہوتے تہے سختی سے پیش آیا چند مدت ابن خلدون
بادشاہ کے پاس رہا اور بہت قرب حاصل کیا بادشاہ اس سے اخبارات ملوک وامم کے سنکر
بہت خوش ہوتا تہا اور لوگون کو کہتا تہا کہ یہہ امام اجل ہے اسکی پیروی کرو۔ پہر اس
فاضل نے ایکروز بادشاہ کو اپنی تاریخ سنا کر بہت خوش کیا اور مصر سے اوس تاریخ اور اپنے
اہل وعیال کے لانے کیواسطے اجازت مانگی۔ بادشاہ نے بمشکل اسکو اجازت دی پہر یہہ شہر
صفد کیطرف گیا اور وہان سے واپس نہ آیا ؁

فاضل سیالکوٹی

مولانا عبدالحکیم بن شیخ شمس الدین جامع علوم عقلیہ اور نقلیہ مین یگانہ زمان اور فہامہ دوران ہوئے ہین
جہانگیر اور شاہجہان بادشاہ کے یہان آپکی بڑی وقعت ومنزلت تہی اور شہزادونکے آپ استاد تہے

مدت تک لاہور میں آپ درس دیتے رہے اور فاضل لاہوری کے لقب سے ملقب ہوئے
ہیں۔ علمائے پورب سے منطق میں انکے قال وقیل رہے چنانچہ حمد اللہ شارح سلم انکے قول کو قال
الفاضل اللاہوری کر کے بیان کرتا ہے تصنیفات آپکی بڑی مفید ہے اور اہل علم اسکو بہت
پسند کرتے ہیں چنانچہ آپنے جو خیالی کا حاشیہ لکہا ہے اوس کے حق میں کسی نے یہہ شعر لکہا ہے
؎ خیالات خیالی بس عظیم است * برائے حل او عبد الحکیم است ۔ اور تفسیر بیضاوی اور
مطول پر حاشیہ اور عبد الغفور کا تکملہ نہایت عمدہ اپنے لکہا ہے ماسوائے انکے اکثر منطق کی
کتابوں کی شرح اور حواشی آپکے ہیں فارسی میں اپنے حضرت سید ابو محمد عبد القادر محی الدین
جیلانی رح کی کتاب غنیۃ الطالبین کا ترجمہ کیا ہے شیخ احمد سرہندی کو آپنے
مجدد الف ثانی کا لقب دیا اور شیخ صاحب نے مولانا کو آفتاب پنجاب کے لقب سے ملقب
کیا سنہ ۱۰۶۸ھ میں آپکا انتقال ہوا ۔

سید عبد الجلیل بلگرامی

سید عبد الجلیل بن سید احمد حسینی واسطی بلگرامی سنہ ۱۰۷۱ھ میں شہر بلگرام میں پیدا ہوکر
اور وہان ہی پرورش پائی اور اساتذہ کرام سے تعلیم تحصیل کرکے فاضل اجل ہوئے
علوم عقلیہ و نقلیہ میں استاد وقت تھے ۔ عربی اور ترکی اور فارسی اور ہندی نہایت
طلاقت زبان سے بولتے تھے اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے وقت انکی بڑی قدر
منزلت ہوئی عربی میں شعر فصیح و بلیغ کہتے تھے آپنے سنہ ۱۱۳۸ھ میں وفات پائی ۔

حرف الغین

غیلان بن سلمہ

غیلان بن سلمہ ثقفی شہر طائف کی فتح کے بعد اسلام لایا اسکے گہر میں دس عورتیں تہیں آنحضرت
نے فرمایا کہ منجملہ انکی کوئی چار رکہ لے یہہ شخص بنی ثقیف کے قبیلہ سے بڑا معتبر تہا نہایت شستہ
اور بے تکلف شعر کہتا تہا حضرت عمر خلیفہ دوم کے اخیر عہد میں فوت ہوا ۔

ذوالرمہ شاعر

ابوالحرث غیلان بن عقبہ بن بہیس بن مسعود بن حارثہ بن عمرو بن ربیعہ بن ساعدہ بن کعب بن عوف بن ربیعہ بن ملکان بن عدی بن عبد مناۃ بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ذوالرمہ لقب شاعر فصیح اللسان بلیغ البیان ہوا ہے۔ ایکدن شعرائے اہل کے پاس بیٹھا شعر پڑھ رہا تھا کہ فرزدق شاعر وہان آکر کھڑا ہوا اور شعر سنا رہا۔ ذوالرمہ نے کہا اسے ابو فراس (یہہ فرزدق کی کنیت ہے) یہہ شعر جو تو نے سنے ہین کیسے ہین اسنے کہا بہت اچھے ہین قابل تحسین و آفرین ہین۔ ذوالرمہ عشاق مشہورین عرب سے ہوا ہے اور اوسکی معشوقہ کا نام میّہ بنت مقاتل بن طلبہ بن قیس بن عاصم منقری ہے۔ قیس بن عاصم وہ شخص ہے جو آن حضرت کیخدمت مین قبیلہ بنی تمیم کے ہمراہ حاضر ہوا حضرت نے اوسکی بڑی عزت کی اور زبان مبارک سے فرمایا۔ انت سید اہل الوبر۔ ابوعبیدہ بکری کہتا ہے کہ میّہ بنت عاصم بن طلبہ بن قیس بن عاصم ہے۔ ذوالرمہ اپنے شعرون مین اکثر اسکے نام سے تشبیب کرتا ہے کہتے ہین کہ ذوالرمہ نے میّہ کے چہرے کو کبھی نہ دیکھا تھا ایکروز میّہ برقع مین ذوالرمہ سے ملی اور اسنے چاہا کہ میّہ کا چہرہ دیکھون اسلیے چند شعر کہے جنکے سننے سے میّہ نے اپنے چہرہ سے برقعہ اوٹھا دیا اور اوسمین سے نہایت حسین مثل چودہوین رات کے چاند کے ظاہر ہوئی پھر ذوالرمہ نے چند اور شعر کہے جنکو سنتے ہی میّہ نے بالکل کپڑے اوتار دیے اور برہنہ ہو گئی ذوالرمہ نے وصال چاہا۔ مگر میّہ نے کہا کہ تو وصال کے پہلے موت کا مزہ چکھ لیگا یعنی اگر یہہ بات ظاہر ہو گئی تو میری قوم کے لوگ تجکو مار ڈالین گے۔ ذوالرمہ اکثر خرقا سے (جو ایک حسین عورت قبیلہ بنی بکار بن عامر بن صعصعہ سے تھی) بھی تشبیب کرتا رہا ہے۔ اور خرقا سے اسکے عشق کی یہہ وجہہ تھی کہ یہہ ایکدفعہ جنگل مین جا رہا تھا اور خرقا خیمہ سے باہر کھڑی تھی ذوالرمہ اسکو دیکھتے ہی عاشق ہوا اور اپنی مطہرہ کو پھاڑ کر خرقا کے پاس گیا اور کہا کہ مین مسافر ہون اور میرا مطہرہ پھٹ گیا تو اسے درست کر دے اوسنے کہا مجھے

درست کرنا نہین آتا کیونکہ مین کام کرنا نہین جانتی اور مین خرقا ہون خرقا سوا اوس عورت
کو کہتے ہین جو بزرگی کے سبب کوئی کام نہ کرے بلکہ اپنے قبیلہ پر حکم کرے آخر الامر ذوالرمہ خرقا سے اسطرح
باتین کرکے محظوظ ہوا - ذوالرمہ کے تین بہائی تھے ہشام اوفی مسعود پہلے اوفی مرگیا - پہر
ذوالرمہ مسعود نے ان دونون کا مرثیہ کہا کذا ذکرہ ابن قتیبہ مگر حماسہ کے باب المراثی مین
اسکی برخلاف مذکور ہوا - ابوعمر علا کہتا ہے کہ ابتدا شعر کا امراء القیس سے اور انتہا ذوالرمہ پر ہوا ذوالرمہ ۱۱۷ھ مین مر گیا

غیاث الدین مصنف حبیب السیر

غیاث الدین بن ہمام الدین شیرازی اصل ہروی مولد علم فصاحت و بلاغت اور نظم و نثر
مین اپنے ہمعصرون سے فایق تہا اور تواریخ علما اور کبرا کی ٹہیک ٹہیک منضبط تہی چنانچہ خلاصۃ
الاخبار اور اخبار الاخیار اور مکارم الاخلاق اور مآثر الملوک اور دستور الوزرا وغیرہ کتابین
تصنیف کین اور تاریخ حبیب السیر کی تصنیف ۹۲۷ھ مین شروع کی اور ماہ شوال ۹۳۳ھ مین ہرات
سے قندہار مین آیا پہر ۹۳۴ھ مین ہند کیطرف گیا اور دار الخلافت اکبر آباد مین ۴ - محرم
۹۳۵ھ مین داخل ہوا اور ظہیر الدین بابر بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور بادشاہ نے اسکی
بڑی تعظیم و تکریم کی اور وہان سے اسکو بڑا فایدہ حاصل ہوا ۹۴۲ھ مین فوت ہوا اور اسکی
وصیت کے بموجب اسکی نعش کو دہلی مین لیجا کر خواجہ نظام الدین کے مقبرہ مین دفن کیا
حبیب السیر کو اسنے خواجہ حبیب اللہ شاہ اسماعیل بن حیدر صفوی کی مصاحبت کے لیے تصنیف کیا ٭

حسان الہند

غلام علی آزاد بن سید نوح حسینی بلگرامی ۲۵ - ماہ صفر روز یکشنبہ ۱۱۱۶ھ مین پیدا ہوئے
کتب درسیہ میر طفیل محمد اور کتب لغت و حدیث و تفسیر و ادب میر عبد الجلیل صاحب سے پڑہین دنیا کیطرف
بڑے کم راغب تہے چنانچہ جب نظام الملک رئیس حیدر آباد جو آپکا شاگرد تہا بعد وفات اپنے باپ کے
مسند ریاست پر بیٹہا تو مولوی صاحب سے مستدعی ہوا کہ اب آپ جو منصب چاہین وہ عنایت کر کے فضل سے
حاصل کیجئے اونہون نے فرمایا کہ مین آزاد ہون اور مخلوق کا بندہ نہین ہون آپکی کیا ضرورت ہے

کیا ہی کہ خواجہ حافظ شیرازی نے بیت سو سچا ہر بن علی محبہ فقیر کے نام اور تخلص کیطرف اشارہ کیا ہی جیسے

؎ فاش میگویم و از گفتہ خود دلشادم ✤ بندہ عشقم و از ہر دو جہان آزادم - بندہ عشق

ترجمہ غلام علی کا ہے - کیونکہ عشق سے مراد حضرت علی مرتضی ہین جیسے شعرا نے اپنے شعرون

مین ذکر کیا ہے انتہی - اتحاف النبلا مین لکہا ہی کہ آپکی تصانیف حسب ذیل ہے شرح صحیح

بخاری کتاب الزکوۃ تک دو ہزار بیت عربی مین شمامۃ العنبر فی ما ورد فی الہند من سید

البشر تسلیۃ الفواد فی قصاید آزاد تین ہزار بیت سند السعادات فی حسن خاتمۃ السادات چار ہزار

بیت - روضۃ الاولیا - ید بیضا شاعرون کے تذکرہ کے بیان مین بیس ہزار بیت سبحۃ

المرجان فی آثار ہندوستان دو ہزار بیت - غزلان الہند دو ہزار بیت - دیوان فارسی نو ہزار

بیت - خزانہ عامرہ تذکرہ شعرا جو ایک بسیط کتاب ہے - مثنوی مظہر البرکات سات دفتر عربی مین

مرآۃ الجمال ایک قصیدہ کا نام ہے جو سراپا محبوب مین ایک سو پنج بیتون مین لکہا ہی - دیوان

عربی مین تین ہزار بیت - شفاء العلیل نسخہ اصطلاحات کلام ابی الطیب المتنبی - ہفت دیوان

عربی جسکو سبع سیارہ کہتے ہین قصاید مستزاد - مردف - مزدوج - مرجع وغیرہ ہین جو کسی شاعر نے

انکے پہلے اسطرح کے تصنیف نہین کئے اور کسی اہل ہند سے مسموع نہین ہوا کہ اوسنے ایک دیوان

عربی کا بنایا ہو چہ جائیکہ سات دیوان ہون اور ان دیوانون مین آنحضرت کی تعریف مین مضامین

رشیقہ اور معانی دقیقہ ایجاد فرمائے چنانچہ دو تین شعر عربی کے یہان لکہے جاتے ہین ✤

الصبح خالا عنبری اللون فی ✤ محراب صاحب نخبۃ الحسنات

یحکی بلالا کان یسکن مسجدا ✤ متبرکا من شامخ الصلوات

نظام سلک الانبیا محمد ✤ مولی الخلایق مالک

وفات ان کی سنہ ۱۲۰۰ مین ہوی اور عمر آپکی ۸۴ سال کے تہی ✤

حرف الفاء

شاغوری شہاب فتیان بن علی بن فتیان بن ثمال دمشقی شاعر ماہر اور فاضل

متبحر تہا بادشاہون کی خدمت مین رہکر اونکی اولاد کو تعلیم دیتا رہا اور اونکی مدح مین قصیدے کہتا رہا اور عربی مین ایک دیوان نہایت فصیح و بلیغ تصنیف کیا مدت تک مقام زبدانی مین رہا زبدانی وہ مرغزار ہے جسمین موسم سرما مین برف کثرت سے پڑتی ہے اور ایام ربیع مین شگوفہ کہلتے ہین اسنے اوس مقام کی وصف مین بہت شعر کہے وفات اسکی ۱۱۳۵ھ مین ہوئی ٭

ملک الشعرا فیضی ہندی

ابو الفیض فیضی بن شیخ مبارک بن شیخ خضر ۹۵۴ھ ہجری مین پیدا ہوا اسکا باپ شیخ مبارک غالباً ہمایون کے دربار کا ایک سردار تہا اور اسکے چار بیٹے دو بیبیون سے تہے - ابو البرکات اور ابو المجد اور ابو الفضل اور ابو الفیض یہہ سب بادشاہی دربار مین نوکر تہے لیکن سب سے اعلے اور افضل اور اعلم فیضی تہا اور اہل اسلام مین سے اول اول اسنے زبان سنسکرت کو سیکہا اور بعض کتب سنسکرت کو بہی فارسی مین ترجمہ کیا جسوقت اسنے مہابہارتہ کا منظوم ترجمہ ختم کیا تو اکبر بادشاہ نے اسکو ملک الشعرا کا خطاب عطا کیا مغلون کے ہندوستان فتح کرنے سے پہلے اسکے آبا و اجداد ہندوستان مین رہتے تہے اسوجہ سے ہندی کہلاتا تہا اگرچہ یہہ ہندی تہا لیکن پہر بہی ظہوری ولایتی اسکا ہمعصر اسکی بڑی قدر کرتا تہا اور یہہ شخص صرف شاعر ہی نہ تہا بلکہ اعلے درجہ کا فلسفی اور منطقی بہی تہا اسنے اور اسکے بہائی ابو الفضل نے اپنی دلائل فلسفیہ سے اکبر بادشاہ کو لامذہب کر دیا تہا فیضی علم ادب مین ایسا کمال رکہتا تہا کہ ایک بے نقط تفسیر قرآن مجید کی عربی مین مسمی سواطع الالہام اور ایک بے نقط کتاب موارد الکلم نام جسکی دو چار سطرین ذیل مین درج کیجاتی ہین تصنیف کین یہہ دونو کتابین اسکو کمال درجہ و متبحر ہونے پر دلالت کرتی ہین ٭

مدلول کلام اللہ ممامدہ اللہ واسماء الرسل وما وعدہ اللہ

واوعدہ والعمل مع اہل العالم وصوالح الاعمال وطوالحہا کلام اللہ

حاو للاعلام والامر والردع وما وعد واوعد ومما مد دوام السرور

ومکارم الدہر ومواد اہل الاولاد والردع عما سوء السوء ومدامع

اهل العلم والحکم وھو من اهل الطلاح ـ یہہ ادیب شاعر فلسفی سنہ ہجری میں فوت ہوا ـ لکھتے ہیں کہ اکبر بادشاہ اس کی عیادت کے واسطے اس کے مکان پر آیا کرتا تھا اور اخیر وقت میں اس کے پاس موجود تھا ✦

مولانا فضل حق صاحب

مولوی فضل حق بن مولوی فضل امام خیرآبادی عالم اجل اور فاضل بے بدل حاوی فروع واصول وجامع معقول ومنقول تھے علوم عقلیہ میں انکا سلسلہ ملا نظام الدین والد بحر العلوم عبد العلی تک پہونچتا ہے اور علوم نقلیہ آپنے مولوی شاہ عبد القادر صاحب دہلوی سے حاصل کیئ اساتذہ وقت آپکی شاگردی کو فخر جانتے تھے مولوی فیض الحسن صاحب سہارنپوری جو یگانہ زمانہ ہیں اور علم ادب میں اپنی نظیر نہیں رکہتے اور آپکی تصنیف سے کئی قصیدے عربی و فارسی اور اردو اور کتاب شواہد التفسیر حل آیات بیضاوی اور تعلیقات جلالین اور شرح مشکوات المصابیح اور شرح حماسہ اور شرح سبعہ معلقہ اور شرح حدیث ام زرع مسمی بہ تحفہ صدیقیہ اور مثنوی چشمہ فیض در وصف فیض فارسی میں اور مثنوی صبح عید اردو میں ہے وہ بھی آپکے شاگرد ہیں جنکے ذریعہ سے بندہ راقم الحروف بھی مولانا صاحب مرحوم کا فیضیاب اور زلہ ربا رہا ہے ـ مولانا کو علم فلسفہ اور ادب میں ید طولی تہا افق المبین کی کسیقدر شرح اور قاضی مبارک کا حاشیہ آپکی تصنیف ہے اور علم حکمت میں ہدیہ سعدیہ جو نہایت عجیب و غریب اور مفید کتاب ہے آپ نے واسطے سہولت طلباء کے تصنیف فرمائی قصائد عرا آپکے امرا القیس اور لبید کے قصائد پر فوقیت رکہتے ہیں نظم و نثر میں آپکو اسقدر مہارت تہی کہ بلا مبالغہ شاید سلف و خلف میں چند آدمی آپکے ہم پلہ ہوتے ہونگے آپکے اشعار شعراء زمانہ جاہلیت کی طرز پر ہیں چنانچہ آپکے ایک قصیدہ کے یہہ دو شعر ہیں ✦

کلامی فی حشا العادی کلام ۔۔۔ اوافذ ما لھو منھا التیام
جوارح قطعت منھا قلوب ۔۔۔ الاعادی لاجوارحھم وھام

اور مولوی محمد اسمعیل صاحب دہلوی سے جو غیر مقلدون کے امام تھے تقلید لیتی تھی با بتا ٹر ے مباحثے ہوئے
دہلی مین آپ عہدہ جلیلہ اور منصب عظیم پر مقرر تھے اور سرکار انگلشیہ کی قید مین جزیرہ انڈمان مین جس کو
کالا پانی کہتے ہین جاکر ۱۲۸۴ھ مین فوت ہوئے۔ ولادت آپکی ۱۲۱۲ھ مین ہوئی تھی ؎

حرف القاف

قتیلہ شاعرہ

قتیلہ بنت نضر بن حارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف بن عبد الدار شاعرہ مخضرمہ صحابیہ ہے
اسکے باپ نضر کو حضرت علی رض نے جنگ بدر مین آنحضرت صلعم کے حکم سے قتل کیا تھا اور اسنے اپنے باپ کا
مرثیہ کہا تھا جسکے چند شعر یہان لکھے جاتے ہین ؎

امحمد یا انت ضنو نجیبۃ ٭ من قومھا والفحل فحل معرق

ای محمد آپ ایسی عورت قوم کی بزرگ کے بیٹے ہین اور آپ بڑے جوانمرد کریمی نژاد ہین ؎

ماکان ضرک لو مننت و ربما ٭ منّ الفتی وھو المغیظ المحنق

کونسی چیز آپکو ضرر دیتی اگر آپ احسان کرتے کیونکہ بسا اوقات جوانمرد غصہ اور طیش کی حالت مین
احسان کرتا ہے۔ قتیلہ نے یہہ بات تعریضاً کہی کیونکہ اسی روز آنحضرت نے ابو عزہ جحمی شاعر کو رہا کیا تھا ؎

والنضر اقرب من اسرت وسیلۃ ٭ واحقھم ان کان عتق یعتق

اور نضر ان سب سے جو جنگ بدر مین آپکے پاس قید کرکے لائے گئے تھے آپکا بڑا رشتہ دار تھا
اور اگر آزادی دیجاتی تو وہ سب سے زیادہ تر مستحق تھا کہتے ہین کہ آنحضرت صلعم یہہ شعر سنکر اسقدر
روئے کہ آپکی ریش مبارک بھی تر ہو گئی اور آپنے فرمایا کہ اگر مین پہلے یہہ شعر سن لیتا تو کبھی اسکو
قتل نکرواتا کذا فی اسد الغابۃ ؎

مجنون عامری عاشق لیلی

قیس بن ملوح بن مزاحم بن عدس بن ربیعہ بن جعدہ بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ
عامری عاشق لیلی المعروف بمجنون عامری یہہ شخص رئیس العاشقین اور قدوہ شعرائے متقدمین تھا فی البدیہ

شعر کہنے مین اسکو کمال مہارت تہی ابوتمام طائی حماسہ مین اسکے اشعار لایا ہے - مجنون کو
مصاحبت اور محادثت عورتون کا بڑا شوق تھا جب اس نے قبیلہ حریش کی ایک نازنین عورت
لیلی بنت سعد بن مہدی نام کے حسن وجمال اور فصاحت وکمال کی خبر سنی تو اسکا دل اوسکی
طرف مایل ہوا اور اوسکی ملاقات کا مشتاق ہوکر وہانسے مرخص ہوا جس وقت لیلی کے گہر پہونچا تو
وہ مجنون سے نہایت سلوک اور محبت سے پیش آئی اور تمام دن دونو باہم ملکر باتین کرتے
رہے اور رات کو مجنون اپنے گہر کو وداع ہوا اوس روز سے دونون کے دل مین محبت زیادہ ہونے
لگی اور مجنون اوسکے عشق مین اسقدر والہ اور شیدا ہوا کہ اوسنے کہانا پینا چھوڑ دیا اکدن
مجنون کا باپ مجنون کو خانہ کعبہ مین لاکر ہدایت کرنے لگا کہ خدا کی جناب مین یہہ دعا کر کہ یا اللہ
لیلی کی محبت میرے دل سے دور کر دے مگر جب مجنون بیت اللہ مین پہونچا تو بے اختیار
اوس کی زبان سے یہہ شعر نکلا ؎

یا رب لا تسلبنی حبہا ابدا ویرحم اللہ عبدا قال آمینا

اے خدا میرے دلسے لیلی کی محبت ابد تک نہ ہٹا اور جو بندہ اس دعا پر آمین کہے اوسپر
خدا رحمت کرے مجنون کے باپ نے جب یہہ شعر سنا تو مجنون کے دل سے عشق کے دور ہونے سے
نا امید ہوا اور جان لیا کہ بیت اللہ مین دعا ضایع نہین ہوتی اغانی مین لکہا ہے کہ ایوب
بن عبایہ کہتا ہے کہ مینے بنی عامر کے ایک ایک بطن سے مجنون کا حال دریافت کیا مگر کسی نے
مجکو اوسکے نشان تک بہی نہ بتلایا - عثمان بن عمارہ بن خزیم مری روایت کرتا ہے کہ مین
ایکدفعہ بنی عامر کے گانو مین مجنون کے ملنے کے واسطے گیا جب اوسکے محلہ مین پہونچا تو اوسکی
باپ کی جو ایک پیر فرتوت تہا ملاقات کی اور اوسکی آس پاس مجنون کے اور بہائی اور کئی ایک
آدمی بیٹہے ہوئے تہے مینے اونسے پوچہا کہ مجنون کہان ہے وہ سب رونے لگے اور مجنون
کے باپنے کہا کہ مجنون انسب سے مجکو نہایت عزیز تہا اور وہ ہی میرے کاروبار کا مختار تہا
اتفاقاً وہ اپنی قوم کی ایک عورت لیلی نام پر جو حسن وجمال مین بے نظیر تہی عاشق ہوا اور اوسکی

محبت بہی اس سے ہوگئی اور رفتہ رفتہ اسکی عشق کا چرچا جہان مین پہیلا لیلی کے باپ نے اوسکی شادی ایک اور شخص سے کردی جسکی سبب سے دونون کے دلونمین آتش عشق زیادہ تر مشتعل ہونے لگی یہانتک کہ مجنون نے اُسکے عشق مین بات چیت کرلی اور کہانا پینا چہوڑ دیا اور ہمیشہ اپنے دوستونکی ساتہہ اُسیکا تذکرہ کرتا تہا لیلی کو بہی اوسکی طرف خیال تہا اسلئے وہ ایک دفعہ مجنون کی پاس خلوت مین آئی اور اوس نے یہہ دو شعر کہے جو ذیل مین درج ہین ؎

كلانا مظهرٌ للناس بغضاً وكلٌّ عند صاحبه مكين
واسرار الملاحظ ليس تخفى اذا نطقت بما تخفي العيون

جسوقت لیلی نے یہہ شعر پڑہے مجنون پر غشی طاری ہوگئی اور زمین پر گر پڑا پہر جب ہوش مین آیا تو اسقدر جنون اُسپر غالب تہا کہ جو لباس اسکو پہناتے تہے وہ فی الفور چاک کر دیتا تہا اور خاک سر پر اوڑاتا تہا اور جب لیلی کا تذکرہ اسکے آگے بیان کیا جاتا تہا تو ہوش مین آکر ایسی اچہی باتین کرتا تہا کہ حرف مین بہی غلطی واقع نہوتی تہی اور اگر اس سے کہا جاتا کہ تو نماز کیون نہین پڑہتا تو کچہہ جواب نہ دیتا تہا پہر ہمنے اُسکو قید کیا تو وہ اپنی زبان اور لبونکو دانتون سے کاٹنے لگا ہمنے یہہ حال دیکہکر اوسکو چہوڑ دیا اب وہ جنگل مین حیران و پریشان پہرتا ہے ۔ روایت کرتے ہین کہ جب مجنون لیلی کے عشق مین اسقدر مبتلا ہوا کہ اوسکو کہانے پینے کی ہوش نہ رہی تو اوسکی والدہ نہایت غمناک ہوئی اور لیلی کے پاس جاکر نہایت گریہ وزاری اور اضطراب و بیقراری سے کہنے لگی کہ اے لیلی تیرے عشق نے مجنون کو ویران کر دیا ہے نہ اُسے کہانے کی ہوش ہے نہ پینے کی ہمیشہ بیہوش و دیوانہ رہتا ہے پس اگر تو کبہی اُسکو اپنے حسن و جمال سے محظوظ کرے تو امید ہے کہ وہ اپنی اصلی حالت پر آجاوے لیلی نے کہا کہ مین رات کو پوشیدہ مل سکتی ہون لیکن دنکو میرا ملنا کسی صورت سے نہین ہو سکتا پس رات کو لیلی مجنون کے پاس جاکر کہنے لگی اے قیس سنتی ہون کہ تو نے میری محبت مین کہانا پینا چہوڑ دیا ہے یہہ سنکر مجنون نے رو دیا اور یہہ شعر پڑہا

قالت جننت على ايش فقلت لها الحب اعظم مما بالمجانين

الحب لیس یفنیہ الدہر صاحبہ وانما یصرع المجنون بالحین

راوی کہتا ہے کہ لیلی اور مجنون دونو ملکر تمام رات باتین کرتے رہے اور روتے رہے صبح ہوتے ہی لیلی اپنے گھر گئی اور پھر مرتے دم تک مجنون کی ملاقات لیلی سے نہ ہوئی ۔ روایت کرتے ہین کہ ایکدفعہ مجنون اپنی وحشت مین چلا جاتا تھا اتفاقاً راستہ مین اسکو لیلی کا قافلہ جاتا ہوا ملا مجنون نے اسکو دیکھکر نعرہ مارا اور بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا چند شخصون نے اس قافلے سے آکر مجنون کو زمین سے اوٹھایا اور اپنے سینہ سے لگا کر سنبھالا اور لیلی سے وہان ٹھہرنے کی التجا کی لیلی نے کہا اسمین میری فضیحت ہے اور کنیزک کو مجنون کیطرف سلام اور پیغام دیکر بھیجا کہ اے مجنون تیری مصیبت مین دیکھ نہین سکتی لیکن کیا کرون کوئی صورت ملاقات کی نظر نہین آتی ورنہ مین جان و دل سے تیرے قربان ہولی کنیزک نے یہہ پیغام مجنون کو دیا اور وہ سنتے ہی ہوش مین آکر کہنے لگا کہ میرا سلام بہی اوسکو دو اور کہو افسوس میری بیماری اور شفا اور ہستی او نیستی سب تیرے ہی ہاتھ مین ہے اور تونے مجکو اس بلا مین ڈال رکہا ہے یہہ کہکر روتا ہوا پہر بیہوش ہو گیا ۔ عثمان بن عمارہ مری ایک پیر مرد سے جو کہ مجنون کی قوم سے تہا روایت کرتا ہی کہ مین ایکدفعہ جنگل مین مجنون کے ملنے کیواسطے گیا اور صبح سے عصر تک اسکی تلاش مین رہا عصر کیوقت وہ مجکو ریگ کے ایک تودہ پر انگلیون سے لکیرین کہینچتا ہوا نظر پڑا جب مین اسکے قریب گیا تو وہ مجہے دیکھکر اسطرح بہاگا جسطرح وحشی جانور انسان سے بہاگتا ہے مین یہہ حال دیکھکر وہان کہڑا ہو گیا پہر وہ پہر کر میری طرف دیکھنے لگا مینے قیس بن ذریح کے دو شعر پڑھکر کہا کہ یہہ کیسے اچھے ہین اوس نے رو دیا اور اپنے دو شعر پڑھکر کہا کہ یہہ اونسے بہی اچھے ہین پہر جنگل سے ایک ہرن نکلے جس کی جسکے تعاقب مین وہ بہی دوڑتا ہوا روپوش ہو گیا مین وہان سے گہر کیطرف واپس آیا دوسرے دن اوس جنگل مین پہر جاکر تلاش کرنے لگا مگر وہ کہین نہ ملا تیسرے دن اوسکے متعلقین کے ہمراہ جاکر تمام دن تلاش کرتا رہا مگر وہ کہین نہ ملا پہر چوتہے روز ہم بدستور اسکی تلاش کرنے لگے تو اُسے ایک سخت پتہریلی زمین پر مرا ہوا پایا ۔ اور اوسکو اٹھا کر تجہیز و تکفین کرکے دفن کیا

ہیثم ایک جماعت بنی عامر سے روایت کرتا ہی کہ جب مجنون مر گیا تو اوس دن کوئی عورت بنی جعدہ اور بنی حریش کی گہر مین نہ ربی بلکہ سب برہنہ سر شوروواویلا کرتی ہوئین جنگل مین گئین اور ایسا ہی جس پیر و جوان کو خبر ہوئی وہ بہی روتا ہوا آگیا۔ لیلی کا باپ سعد اپنی قوم کے تعزیت کیواسطے گیا اور اپنی قوم کے سب لوگون سے وہ سخت رویا اور بے نہایت افسوس کرکے کہنے لگا کہ مجہے معلوم نہ تہا کہ نوبت یہانتک پہونچیگی ورنہ یہ مرد عربی تہا شرم و عار سے مینے لیلی کی شادی اس سے نکی روای کہتا ہی کہ مین یقین کرتا ہون کہ کسی پر اسقدر ماتم نہ ہوا ہوگا جسقدر کہ مجنون کی میت پر ہوا ابن جوزی کہتا ہے کہ مجنون ۸۰ہجری مین فوت ہوا

قطری بن فجاءہ

یہ قطری نسبت قطر کیطرف منسوب ہی اور اسکا نام جعونہ بن مازن بن یزید تہا یہ شخص خارجیونکا رئیس و مشاہیر حماسی ہے ابو تمام طائی حماسہ مین اسکے یہہ اشعار لایا ہے ع

اقول لھا وقد طارت شعاعا من الابطال

یعنی اپنے نفس کو جو متفرق ہو کر وہ دلیرون سی مضطرب ہو کر اوڑا تہا کہا

فانک لو سألت بقاء یوم علی الاجل الذی لک لم تطاع

بیشک اگر تو اپنے اندازہ عمر کی جو تیرے واسطے مقرر ہی ایکدن کی بہی مہلت مانگے تو تیرا کہنا نہین مانا جاویگا۔ یہہ شاعر ۷۹ ہجری مین مر گیا ﴿

حریری صاحب مقامات

ابو محمد قاسم بن علی بن محمد بن عثمان حریری بصری حرامی امام عصر تہا اور یگانہ زمانہ تہا مقامات کی تصنیف مین اسنے خوب فصاحت و بلاغت ظاہر کی اور لغات و محاورات ادبیہ و اسرار عرب اپنی کلام مین داخل کیے حریری کے بعد کسی نے ادب مین ایسی کتاب نہین لکہی جو شخص اسکی کتاب کو کما حقہ پڑہتا ہے وہ اسکی فضیلت اور لیاقت سے واقف ہوتا ہے۔ مقامات کی تصنیف کا سبب اسکی بیٹے ابو القاسم عبد اللہ نے یون بیان کیا ہے کہ میرا باپ مسجد بنی حرام مین بیٹہا تہا کہ ایک پیر مرد سفر کا لباس پہنے ہوے آیا اسکا لوگون نے جب اسکی حال پوچہا تو

عذب البیانی دیکھی تو اوسکا نام اور مکان پوچھا اوسنے کہا مین سروج سے آیا ہون اور ابو زید
میری کنیت ہے حریری نے اڑتالیسوان مقامہ حرامیہ بناکر ابو زید کیطرف منسوب کیا پہر یہہ مقامہ
یہانتک مشہور ہوا کہ اوسکی خبر شرف الدین ابو نصر نوشیروان بن خالد بن محمد قاشانی وزیر امام
مسترشد باللہ کو پہونچی وزیر نے وہ مقامہ منگوا کر دیکھا اور بہت خوش ہوکر میرے باپکو اور مقامات
کے لانیکا حکم دیا۔ چنانچہ میرے باپ نے پچاس مقامے لکہے۔ لکہا ہے کہ ابو زید کا نام مطہر بن سلام بصری
تہا اور یہہ شخص علم نحو مین بڑا ماہر تہا مدت تک حریری سے پڑہتا رہا اور اس سے روایت بہی کرتا تہا
ابن خلکان کہتا ہے کہ مینے ۶۵۶ھ مین شہر قاہرہ مین کبی نسخہ مقامات کے خاص مصنف کے
ہاتہہ کے لکہے ہوئے دیکہے جنکے اخیر مین مصنف نے لکہا تہا کہ مینے وزیر جمال الدین عمید الدولہ ابی
منصور حسن بن ابی العز علی بن صدقہ وزیر امام مسترشد باللہ کیواسطے یہہ کتاب بنائی اور بیشک
یہہ روایت اصح ہے کیونکہ مصنف کے ہاتہہ کی لکہی ہوئی ہے اور وزیر مذکور ماہ رجب ۵۲۲ھ مین فوت
ہوا بعض کتابون مین لکہا ہے کہ جب حریری نے چالیس مقامے بناکر بصرہ سے بغداد مین لیجاکر
اپنی لیاقت ظاہر کی تو وہان کے ادیبون نے نہ مانا اور کہا کہ یہہ مقامے کسی فصیح و بلیغ
مغربی کے ہین اتفاقاً بصرہ مین مر گیا اور اوسکے اوراق پراگندہ پڑے تہے حریری نے اونکو اپنا بنالیا
وزیر نے یہہ بات سنکر اسکو اپنے پاس دربار مین بلوایا اور پوچہا کہ تمہارا کیا پیشہ ہے حریری نے
کہا انشا وزیر نے ایک واقعہ معین کرکے اوسپر انشا کرنیکا حکم دیا حریری ایک گوشہ مین کاغذ
قلم لیکر عرصہ تک تنہا بیٹہا رہا مگر کچہہ نہ لکہہ سکا اسلئے نہایت شرمسار ہوکر اپنے شہر کو واپس گیا منجملہ
اون لوگون کے جنہون نے حریری کا انکار کیا تہا ایک ابو القاسم علی بن افلح ہے اوس نے
جسوقت اسکا یہہ حال دیکہا تو یہہ شعر کہے ؎

شیخ لنا من ربیعة الفرس ۔ ینتف عثنونه من الهوس
انطقه الله بالمشان کما ۔ رماه وسط الدیوان بالخرس

پہر حریری نے اپنے شہر مین جاکر نہایت عمدہ اور آگے سے بہی بڑہکر دس اور مقامے تصنیف کرکے

وزیر کے پاس بہیجے اور رہا ابن تہبس اور گہبراہٹ کا عذر کیا اسواسطے حریری کی حق مین کہتے ہین
کہ کتب کما ایشاو دکہا کتب کما یو مر۔ مقامات کے سوا حریری نے اور ایک مشہور کتاب
درۃ الغواص فی اوہام الخواص نام اور ملحۃ الاعراب منظومہ فی النحو اور دیوان اشعار اور قصاید مجہر
وغیرہ بہت عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کین کہتے ہین کہ حریری نہایت بدشکل تھا چنانچہ ایک مسافر
اسکے پاس علم حاصل کرنیکے واسطے آتا تھا ایک روز حریری کی شکل دیکہکر نہایت بیزار ہوا حریری بہی
سمجہ گیا پہر اوسنے حریری سے کچہہ لکہوانا چاہا تو حریری نے چند شعر ایسے لکہے جنکے دیکہنے سے پہر وہ حریری
کے پاس نہ آیا۔ اور تاریخ ابو الفدا مین لکہا ہی کہ حریری کو نتف لحیہ کی بڑی سخت عادت تہی
پس جب ... آیا اور محلہ حریم ... ت اختیار کی تو ابن جکینا کی اس سے عداوت
ہو گئی اور ... شعر ... شار مین حریری سے صنع مشان کیطرف
جلاوطن کیا گیا ... سکا دوسرا شعر اسطرح روایت کیا ہی

النطقہ ... الحاہم بالحرب

مشان بغداد کی قریب ایک موضع ... اانکی حریر کیطرف کی نسبت
اسکے دو بیٹے باقی ہین ایک عبید اللہ جو مقامات ... حریری کی
مین پیدا ہوا اور ۵۱۶ھ یا ۵۱۵ھ مین بصرہ کے کوچہ ... اور اس کوچہ کا نام
قبیلہ بنی حرام کی سکونت کے باعث حرامی مشہور ہوا حریر ... حریر کیطرف ہی منسوب
بفتح میم ایک چہوٹا سا شہر بصرہ کے پاس ہے اور اوسمین ... ہے وزیر نوشیروان
مذکور بڑا فاضل جلیل القدر تہا جسنے تاریخ مسمی بصدور زمان الفتور ... تصنیف کی اور ۵۳۳ھ مین فوت ہوا

حرف الکاف

کعب بن مالک

انصاری خزرجی اسلمی صحابی جلیل القدر اور شاعر نامور ہوتے ہین زمانہ جاہلیت مین بہی شعرائے
مجیدین میں معدود تہے اور اسلام لانیکے بعد بہی شعر انپر غالب رہا اکثر شعرائے زمانہ آپکے جواب دینے

سوا جو زمین تھے حسان بن ثابت اور کعب بن مالک دونون شاعر تھے پہر تو ادن دونو اہل اسلام سے
شاعری مین بے مثل تھے یہہ شاعر صحابی تھے ۵۴ ہجری مین ۷۷ سال کی عمر سے ہوکر فوت ہوئی ـ

کثیر عاشق عزہ

ابو صخر کثیر بن عبد الرحمن خزاعی عاشق عزہ عرب کا مشہور شاعر اور عاشق پیشہ تھا اور مذہب شیعہ رکھتا تہا ـ ایکدن عبد الملک کی بارگاہ مین گیا ـ عبد الملک نے کہا تجہی آل ابیطالب کی قسم تو نے اپنی سے زیادہ بہی کوئی عاشق دیکہا ہے کثیر نے کہا کہ ای امیر المومنین اگر تو مجہے اپنے حق کی قسم دیتا تو بہی مین ضرور بتا دیتا ـ عبد الملک نے کہا اچہا تجہے میرے حق کی قسم ضرور بتا اوسنے کہا کہ ایک روز مین حیران و سرگردان جنگل مین پہر رہا تہا کہ ناگاہ ایک آدمی دام لگائے ہوئے دیکہا مینے اوس سے پوچہا کہ تو یہان کیون دام لگا کر بیٹہا ہے اوسنے کہا بہوک نے غلبہ کیا ہے اور کہانے کو کچہہ نہین ہے مین چاہتا ہون کہ اگر کچہہ شکار ہاتہہ آوی تو اوس سے قوت کرون ـ کثیر نے کہا مین بہی اس کام مین تجہکو مدد دون اوسنے اجازت دی اور ہم دونو ملکر شکار کہیلنے لگی اس اثنا مین دام مین ایک ہرن پہنسا مینے چاہا کہ دوڑ کر اوسے پکڑون مگر اوسنے پیشدستی کرکے ہرن کو دام سے چہوڑ دیا مینے اوسکو ملامت کی اوسنے یہہ جواب دیا کہ اسکی آنکہہ لیلی کی آنکہہ سے مشابہت رکہتی تہی اور فارسی مین چند شعر کسی کا مضمون اس شعر کے مطابق ہے ـ بیت ترا آہو مرا ہم چشم لیلی است ترا وحشی مرا عین تسلی است ـ کثیر کہتا ہے کہ مین اوسکا یہہ حال دیکہکر نہایت حیران ہوا ـ اور اپنے عشق پر نہایت رشک کیا ـ کثیر کا عشق عزہ سے اسقدر مشہور تہا کہ عرب مین ضرب المثل ہوا اور یہہ اپنے سب شعر عزہ کے عشق مین کہتا رہا اور اسی کے نام سے تشبیب کرتا رہا ابو تمام طائی نے حماسہ مین بہی اسکے اشعار لایا ہے ـ کثیر تصغیر کثیر کی ہے اور تصغیر سے نام رکہنے کی وجہ یہہ ہے کہ کثیر نہایت کوتاہ قامت اور زبون صورت اور احمق تہا بلکہ بعضے کہتے ہین کہ اسکی قد کا طول بقدر تین بالشت کی تہا اور بسبب کوتاہ قامتی کے اسکا لقب [illegible] ہوا [illegible] کثیر عبد العزیز کے پاس جاتا تہا [illegible]

وفات اسکی سنہ ۱۰۵ھ میں ہوئی کہتے ہیں کہ کثیر عزہ کو ملنے کیواسطے چلا جاتا تھا راستہ میں اوسکو لوگ عزہ کی خبر مرگ دیتے واپس آتے ہوئے ملے کثیر نے اپنی اونٹنی عزہ کی قبر پر بیٹھا کر کہا یہ کہکر یہ شعر پڑھا ہوا اوسکو گریہ آگیا اقول ونضوی واقف عند قبرہا * علیک سلام اللہ والعین تسفح * وقد کنت ابکی من فراقک حیۃ * فانت لعمری الیوم انأی وانزح * میں کہتا ہوں اور حالیکہ میری اونٹنی اوسکی قبر کے پاس کھڑی ہے تجھپر سلام اللہ کی ہے اسحالمین کہ آنکھ بہتی ہے اور میں تیرے فراق میں زندگی میں روتا تھا اور آج مجھے اپنی عمر کی قسم تو مجھ سے بہت دور اور بعید ہے *

حرف اللام

لبید شاعر

لبید بن ربیعہ عامری جعفری قبیلہ بنی جعفر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس عیلان بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان سے ہیں اور شاعر مشہور ہیں زمانہ جاہلیت میں ہو گزرے ہیں اور شعر کہے چوتھا قصیدہ سبعہ معلقہ کا انکی تصنیف ہے اور انکی لڑکی بنت عبد القادر ... سے نسب ... اور ربیعہ بن زیاد عبسی سے انکا قصہ ... نعمان بن منذر ... بیان کرتے ہیں لبید کے ... جوانی میں ... اور حضرت عمر رض خلیفہ دوم نے انسے کہا تہا کہ جو ... اور ایام جاہلیت میں آپنے حضرت عمر کے بھائی زید بن خطاب کو قتل کیا تہا آنحضرت کے ... مشرف باسلام ہوئے اور حضرت عثمان خلیفہ سوم کے عہد میں ایکسو ستاون یا زیادہ ... ہوئی اور بہت سے ... عرب کو ... ابو تمام ... حماسہ میں بہی انکی اشعار ہیں

حرف المیم

اعشی شاعر

اعشی ... عرب کا ایک شاعر ... مشہور ...

بن شراحیل بن عوف بن سعد بن ضبیعہ بن قیس بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل ہے۔ اسکی کنیت ابو بصیر تھی۔ محمد بن سلام کہتا ہے کہ یونس نحوی سے پوچھا تھا کہ عرب مین کون بڑا شاعر ہوا ہے اسنے کہا مین کسی خاص آدمی کی طرف اشارہ نہین کر سکتا لیکن یہہ کہتا ہون کہ امرء القیس غضب اور نابغہ خوف اور زہیر رغبت اور اعشی سرور و طرب کیحالت مین بہت بڑے کہنے والے ہین عرب اعشی کو صناجۃ العرب کہتے تھے اور صناجۃ عربی زبان مین جھانجھ کو کہتے ہین یہہ شخص بڑا عابد زاہد عیسائی تھا حسان بن عمرو بن مرثد بکری کی کنیز کہ ہریرہ نام سے جو سیاہ رنگ تھی تشبیب کرتا رہا۔ اعشی نے حضرت محمد مصطفے صلعم کی خدمت مین آنا چاہا تھا اسلئے گہر سے ہی گیا ایک مدحیہ قصیدہ جسکے دو شعر یہہ ہین کہتا ہوا چلا ؎

فآلیت لا ارثی لها من کلالة ... ولا من حفی حتی تلاقی محمدا

نبی یری ما لا یرون وذکره ... اغار لعمری فی البلاد وانجدا

جب قریشیونکو یہہ خبر پہونچی تو اونہون نے کہا کہ یہہ صناجۃ العرب ہے جسکی تعریف کرتا ہے اوسکو دنیا مین روشن کر دیتا ہے اسلئے راستہ مین آکر اسکو ملے اور پوچھا کہان جاتا ہے اسنے کہا حضرت محمد مصطفے کی خدمت مین مسلمان ہونے جاتا ہون انہون نے کہا کہ وہ کئی باتین منع کرتا ہے اسنے کہا وہ کون ہین ابو سفیان بن حرب نے کہا زنا اعشی نے کہا زنا نے مجھکو خود چھوڑ دیا ہے میں نے اوسکو نہین چھوڑا پھر اسنے کہا قمار بازی اسنے کہا اسکے عوض شاید مجھے کوئی چیز ہاتھ آجاوے کہا ربوا اسنے کہا اب نہین قرض دیتا ہون نہ لیتا ہون تاکہ مجھکو اوس سے خوف ہو ہوا اسنے کہا مین تجھکو کبھی نہ چھوڑونگا یہہ کہکر اپنے گہر کیطرف واپس چلا اور رستہ مین اونٹنی سے گر کر مر گیا

مروان بن ابی حفصہ

یہہ کنیز زادہ ہے ابی حفصہ سلیمان ابن یحیی یہودی اس کا باپ حضرت عثمان یوم الدار بقدر ... نے اسلام لایا اہل مدینہ کے زعم مین وہ سموئیل بن عادیا یہودی کے سکے پاس ... غلام تھا اور یون بھی کہتے ہین کہ ابو حفصہ مصطفے کی

یہودیون سے ایک غلام تہا جسکو حضرت عثمان نے خرید کر مروان بن الحکم کو بخشا۔ مروان بن حفصہ یمامہ کا رہنے والا تہا بغداد مین آیا اور خلیفہ مہدی اور ہارون رشید کی مدح مین قصیدے کہے اور علویون کی ہجو کرکے رشید کے مقربون سے ہوا یہہ ایسا شاعر نامور عدیم النظیر تہا کہ اسنے ایک قصیدہ لامیہ معن شیبانی کی مدح مین کہا تہا جسکے سبب تمام زمانہ کے شعرا سے اسکو فضیلت دی گئی تہی اور اوسکے صلہ مین اسکو اسقدر مال و زر حاصل ہوا کہ اوسکی اوٹہا نیسی حاجت ہوا اور کسی شاعر کو پہلے اس کے اتنا مال و متاع حاصل نہین ہوا چنانچہ ایک خلیفہ سے اسکو ایک شعر کے عوض ہزار ... ملا کہ وہ ہم ... قصیدہ لامیہ جو اسنے کہا ہے اوسکے دو شعر یہہ ہین ٭

هم القوم ان قالوا اصابوا وان دعوا ... اجابوا وان اعطوا اطابوا واجزلوا

وما يستطيع الفاعلون فعالهم ... وان احسنوا في النائبات واجملوا

وہ قوم ہے اگر کہتے ہون تو مطلب کو پالین اور اگر سختی پہلائی جاوین تو وہین جانشین ہون اور اگر بخشش کرین تو خوش ہون اور انعام دین اوسکام کرنیوالے اونکا سا کام نہین کرسکتے اگرچہ وہ حادثات مین کتنا ہی بہت اچہا برتاو اور اچہا کرین ۔ مروان ۱۰۵ھ مین پیدا ہوا اور ۱۸۲ھ مین بغداد مین مرگیا

منصور نمیری

شاعر اجل اور سخنور کامل تہا اسکی دوستی عتابی سے کمال درجہ کی تہی اور عتابی کی تعظیم اور توقیر بڑی کرتا تہا ایکدن عتابی نے نمیری کو مغموم دیکہکر اسکا باعث پوچہا نمیری نے کہا میری عورت کو تین روز سے درد زہ ہو رہی ہے اور بچہ پیدا نہین ہوتا عتابی نے کہا تو کیون گہبراتا ہے جا اسکی دوا تیرے پاس ہے کہ اوسکی فرج پر رشید کا نام لکہدے اوسیوقت بچہ پیدا ہو جاویگا ... نے کہا مینے تمہین دوست سمجہکر یہہ دکہہ تمہارے آگے بیان کیا اور تو مجہسے تمسخر کرتا ہے ... کے نام کی نعمت کرتا ہے عتابی نے کہا یہہ گالی گلوچ تو نے مجہے سکہائی ہے اور ... کے قصیدہ کا پڑہ دیا جس سے نمیری کو اور بڑا غصہ آیا اور رشید کو جاکر ... کیا رشید سنتے ہی آگ کا بگولا ہوا اور عتابی کے قتل پر قسم کہائی مگر چونکہ عتابی ...

کے مصاحبون سی تھا اور یحییٰ کو اسکے کمال محبت تھی اسلیے اسکی سفارش سے رہائی پاگیا اور
رفتہ رفتہ رشید کے خاص مصاحبون مین ہوا چنانچہ ایک رات رشید کے آگے افسانہ بیان کرتے ہوئے نمیری
اور اسکی تشیع کا ذکر شروع کیا اور اوسکی شعر جنمین باغ فدک کا ذکر اور حضرت ابوبکر اور عمر پر طعن
تھے سنائے رشید کو نمیری کیطرف سے پہلی ہی خرخشہ تہا کہ کہین قبیلۂ نمیریہ کو فساد پر برانگیختہ کرے
اب اور آگے سے زیادہ اندیشہ ہوا اور غصہ مین آکر کہا کہ نمیری کی ہم پرورش کرین اور وہ لوگونکو
برانگیختہ کرے الغرض ابوعصمہ شاعر کو بلا کر کہا کہ ابھی جا کر نمیری کی زبان گردن سے نکال ڈال
اور [illegible] اوسکا سر کاٹ کر میرے پاس لا اور اوسکے پاؤن کاٹ کر جیتہ کو جلا دے جب ابوعصمہ اسی
کام کیواسطے نکلا تو قدرت ایزدی سے اوسکو نمیری کا جنازہ آتا ہوا ملا ابی عصمہ نا اسی رشید
کے پاس واپس آیا رشید نے کہا اوس کمبخت زندیق کو تونے کیون نہ جلا دیا ۞

معاذ بن مسلم ہرا

ابو مسلم معاذ بن مسلم ہرا النحوی کوفی علم نحو مین اپنے زمانہ کا امام تہا کسائی نحوی اوسکا شاگرد
پڑہا اور نحو مین اسنے بہت کتابین تصنیف کین لیکن کوئی تصنیف اسکی مشہور نہوئی اور شعر بہی نحویون کی
طرز پر کہتا تہا اور اپنے زمانہ مین بڑا معمر مشہور تہا۔ اسکی پوتے اور پڑپوتے سب مر گئے تھے اور یہ ابہی
زندہ تہا۔ ایک کاتب اسکا روایت کرتا ہے کہ مین مدت تک معاذ کا مصاحب رہا اور ایکدن اس سے
پوچھا کہ آپکی عمر کسقدر ہے اسنے کہا کہ ۶۳ سال کی ہے پہر مین نے چند سال کے بعد پوچھا تو [illegible]
یہی عمر بتائی مینے نہایت متعجب ہوکر کہا کہ مین اکیس سال سے آپکے پاس رہتا ہون اور جب آپسے
پوچہتا ہون تو آپ ۶۳ سال ہی بتاتے ہین اس نے کہا کہ اگر تو اور اکیس سال بہی میرے
پاس رہے تو بہی مین یہی عمر بتاؤنگا۔ روایت کرتے ہین کہ طرماح شاعر نے خالد بن عبداللہ
[illegible] عراقین کی مدح مین ایک قصیدہ کہا تہا جسکے صلہ مین اسنے طرماح کو تین ہزار درہم
[illegible] بیش قیمت عطا فرمائی کمیت بن زید شاعر نے یہہ خبر سنکر خالد کیطرف جانیکا قصد
[illegible] اس کا بڑا دوست تہا اسکو منع کیا اور کہا [illegible]

ہوئی دیکہ طرماح خالد کا چچیرا بہائی ہے اور تو مضری اور خالد یمنی ہے جو مضریون سے تعصب کہتا
ہے اور تو شیعی ہے اور وہ اموی ہے اور تو عراقی ہے اور وہ شامی ہے پس تیرا وہان جانا
مناسب نہین - کمیت نے اسکا کہنا نہ مانا اور خالد کے پاس گیا خالد نے غمازون کے کہنے سے اسکو
قید کیا معاذ کو یہہ خبر پہونچی اوسنے افسوس کیا اور چند شعر کہے کمیت نے قید خانہ مین وہ شعر سن
کر اُنکا جواب لکہکر بہیجی یہہ عبارت تہی کہ قد جری علی القضا فما الحیلة ہ ا ن -
معاذ نے یہہ جواب دیکہکر لکہا کہ جسطرح ہوسکی تمہین بہاگ جانا چاہئے ورنہ خالد تمکو ضرور قتل کر ڈالیگا
کہتے ہین کہ کمیت کی عورت ہر روز قید خانہ مین اس کیواسطے طعام لاتی تہی ایکروز کمیت نے موقع پاکر
اوسکا لباس پہنا اور قید خانہ سے بہاگ گیا - اور مسلمہ بن عبد الملک کے پاس جاکر پناہ لی - یہہ شخص
عبد الملک یا اُسکی بیٹے یزید کے عہد مین پیدا ہوا اور ۱۲۶ھ یا ۱۲۷ھ مین فوت ہوا - ہر ا اسکا لقب سوا سطر
بڑا اکہ یہہ شباب ہر دی بہیجا تہا

ابن قطرب نحوی

ابو علی محمد بن مستنیر بن احمد نحوی لغوی بصری مشہور با بن قطرب نحوی نحوین یگانہ اور
ہم زمانہ تہا علم ادب سیبویہ سے حاصل لیا اور تصنیفات سے اہل علم کو فائدہ تام پہونچایا
اور اس کی مشہور تصنیفات سے - کتاب معانی القرآن - کتاب الاشتقاق - کتاب
القوافی - کتاب النوادر - کتاب الازمنہ - کتاب الفرق - کتاب الصفات - کتاب
الاصوات - کتاب العلل فی النحو - کتاب الاضداد - کتاب خلق الانسان - کتاب خلق الفرس
کتاب غریب الحدیث - کتاب الہمزہ - کتاب فعل وافعل کتاب الرد علی الملحدین فی تشابہ
القرآن وغیرہ ہین ابن منجم نے کتاب البارع مین یہہ دو بیت اسکے لکہے ہین

ان کنت لست معی فالذکر منک معی ۔ یراک قلبی اذا ما غبت عن بصری ۔ فالعین
تبصر من تہوی وتفقدہ ۔ وباطن القلب لا یخلو من النظر ۔ وفات اسکی ۲۰۶ھ مین ہوئی
واقدی

ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن واقد عربی مین مورخ بے نظیر ہوا ہے مغازی وغیرہ مین اسکو کمال دسترس تھی تاریخ واقدی اسکی کمال خبرت اور آگاہی پر دال ہے ۷۸ برس کی عمر مین ۲۰۷ھ مین فوت ہوا

ابو عبیدہ نحوی

معمر بن مثنی تیمی بصری نحوی علامہ زمان فہامہ دوران تھا عرب سے بغض رکھتا تھا اور انکی ہجو مین ایک کتاب لکھی ہارون رشید نے ۱۸۸ھ مین بصرہ سے اسکو بغداد مین بلوایا اور اسکی تصنیف کی ہوئی کتابین پڑھین اتنے مین کتاب المجاز قرآن کی تفسیر بنائی تو اصمعی نے اسپر یہ اعتراض کیا کہ ابو عبیدہ تفسیر بالرای کرتا ہے ابو عبیدہ نے اصمعی کی تدریس کا وقت دریافت کیا اور سوار ہوکر اوسکے مکان پر پہونچا اور سواری سے اوترکر سلام کیا اور کہا ای ابو سعید ما الخبز یعنی خبز کیا ہے ابو سعید نے کہا جو تو پکاتا اور کہاتا ہے ابو عبیدہ نے کہا کہ تینے قرآن کی تفسیر مین خبز کے لفظ کی تفسیر جو آیت انی ارانی احمل فوق راسی خبزا مین آتا ہے تیری رای پر لکہی ہے اصمعی نے کہا کہ اس لفظ کے معنی جو ظاہر تہے مینے بیان کیے ہین کچھہ اپنی رای کو اسمین دخل نہ دیا۔ ابو عبیدہ نے کہا کہ جن باتو نکا اعتراض تو مجھپر کرتا ہے وہ بھی میرے واسطے ظاہر ہین اور مینے بہی اپنی رای سے تفسیر نہین کی اصمعی یہہ بات سنکر خاموش ہوا۔ امام مالکی مصنف کتاب المعانی بیان کرتا ہے کہ طلبا اصمعی کی مجلس مین بیٹھکر گویا نکمی باتین اور ابو عبیدہ کی مجلس مین ہوتے تو گویا انکی بازار مین خرید لیتے تھے یعنی اصمعی اگرچہ کیسا ہی لچر اور لغو مضمون ہو اوسے فصیح عبارت مین ادا کرتا اور ابو عبیدہ اگرچہ کیسا ہی اچھا مضمون ہو اوسے غیر فصیح عبارت مین بیان کرتا تہا اور شعر بہی اکثر ناموزون پڑھتا تہا ابو نواس شاعر ابو عبیدہ کا شاگرد ہے اسکی اوسکی تعریف اور اصمعی کے ہجو مین طب اللسان ہے۔ ابو عبیدہ کو تصنیف کا اسقدر شوق تہا کہ تصنیف کرتا ہوا مر گیا اور کہتے ہین کہ اسکی تصنیف قریب دوسو کے ہے چنانچہ کتاب مجاز القرآن الکریم کتاب غریب القرآن۔ کتاب معانی القرآن۔ کتاب غریب الحدیث۔ کتاب الدیباج۔ کتاب التاج کتاب الحدود۔ کتاب خراسان۔ کتاب خوارج البحرین والیمامہ۔ کتاب الموالی۔ کتاب اللبلبة کتاب الضیفان۔ کتاب مرج راہط۔ کتاب المنافرات۔ کتاب القبائل۔ کتاب اللواحق۔ کتاب

القرائن - کتاب البازی - کتاب الحمام - کتاب الحیات - کتاب العقارب - کتاب النواکح - کتاب النواشز - کتاب حضر الخیل - کتاب الاعیان - کتاب بیان باہلہ - کتاب ایادی الازد - کتاب الخیل - کتاب الابل - کتاب الانسان - کتاب الزرع - کتاب الرحل - کتاب الدلو - کتاب البکرہ - کتاب السرج - کتاب اللجام - کتاب القوس - کتاب السیف - کتاب الشوارد - کتاب الاحتلام - کتاب مقاتل الفرسان - کتاب الاشراف - کتاب الشعر والشعراء - کتاب فعل وافعل - کتاب المثالب - کتاب خلق الانسان - کتاب الفرق - کتاب الخف - کتاب مکۃ الحرام - کتاب الجمل وصفین - کتاب بیوتات العرب - کتاب اللغات - کتاب الغارات - کتاب المعاتبات کتاب الملاومات - کتاب الاضداد - کتاب مآثر العرب - کتاب مآثر غطفان - کتاب ادعیۃ العرب - کتاب مقتل عثمان - کتاب اسماء الخیل - کتاب العقیقہ - کتاب قضاۃ البصرہ - کتاب فتوح ارمینیہ - کتاب لصوص العرب - کتاب اخبار الحجاج - کتاب قصۃ الکعبہ - کتاب الخمس من قریش - کتاب فضائل الفرس - کتاب ما تلحن فیہ العامہ - کتاب السواد وفتحہ - کتاب من شکر من العمال وحمد - کتاب الجمع والتثنیہ - کتاب الاوس والخزرج - کتاب محمد وابراہیم دونو بیٹے عبد اللہ بن حسن بن ابی طالب - کتاب الایام الصغیر پچھتر دنکی کتاب الایام الکبیر بارہ سو دنکی - کتاب ایام بنی مازن وغیرہ اسنے تصنیف کین ولادت اسکی سنہ ۱۱۰ مین اُسی رات ہوئی جس رات حضرت حسن البصری فوت ہوئے اور سنہ ۲۱۰ مین بصرہ مین فوت ہوا ۔

عتبی شاعر

ابو عبد الرحمن محمد ابن عبید اللہ بن عمرو بن معاویہ بن عمرو بن عتبہ بن ابو سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد الشمس قریشی اموی بصرہ مین شاعر نامور اور ادیب ہوا ہے۔ بغداد مین آیا اور وہان علم پھیلایا اور لوگون نے اس سے بہت فایدہ پایا ۔ اور مشہور زمانہ ہوا اخبارات اور اشعار عرب مین اسکو بڑا دخل تھا یہ دونو باپ اور بیٹا ادیب فاضل تھے اس نے کتاب الخیل - اور کتاب اشعار الاعاریب اور اشعار النساء اور کتاب الذبیح - اور کتاب الاخلاق وغیرہ تصنیف کین چنانچہ یہ دو شعر اسکی موافق کلام کے ہین

رأین الغوانی الشیب لاح بعارضی   فأعرضن عنی بالخدود النواضر

خوبصورت عورتون نی ٹربائی کو میری رخسار و نپر ظاہر دیکہا تو مجہسے اپنی رخسارے تروتازونکو پہیر لیا ۔

وکن متی البصرہ منی وسمعن لی ۔ سعین وہقعن الکہری بالمحاجر

اور پہلی جب مجہی دیکہتی اور سنتی تہین تو میری طرف دوڑکر آتین اور نیند کو اپنی آنکہو نسے دور کرتی تہین

اسکی سب شعر جید ہین یہہ شاعر ۲۲۸ھ مین مرگیا اور اپنی جد عتبہ کیطرف منسوب ہوکر عتبی مشہور ہوا ۔

ابو العیناء

ابو عبد اللہ محمد بن قاسم بن خلاد معروف بابی العیناء شاعر ظریف فصیح و بلیغ تہا اور ابو عبیدہ اور اصمعی سے علم تحصیل کیا ایک مرتبہ خلیفہ متوکل کے پاس اسکی قصر جعفری مین ۲۴۶ھ مین گیا متوکل نے کہا کہ ہمارے اس قصر کی باب مین تو کیا کہتا ہے ۔ اسنے کہا کہ لوگون نے اپنے گہر دنیا مین بنائے ہین اور آپنے دنیا کو اپنے گہر مین بنایا ہے ۔ اہواز مین ۱۹۱ھ مین پیدا ہوا اور بصرہ مین پرورش پائی اور چالیس برس کی عمر مین نابینا ہوا اور مدت تک بغداد مین رہا پہر بصرہ مین آیا اور ماہ جمادی الآخر ۲۸۳ھ مین فوت ہوا ۔ اور اسکو ابو العیناء اسواسطے کہتے تہے کہ اسنے ابو زید انصاری سے پوچہا تہا کہ لفظ عین کی تصغیر کسطرح بناتے ہین اسنے کہا اسکی تصغیر عُیَیْنا ہے ۔ اسے ابو العیناء پس اس روز سے یہی کنیت اسکی مشہور ہوگئی ۔

مُبَرَّد نحوی

ابو العباس مبرد محمد بن یزید بن عبد الاکبر بن عمر بصری مشہور بمبرد نحوی نزیل بغداد علم نحو اور لغت مین امام تہا اسکی تالیفات نافعہ مشہور آفاق ہوئین کتاب الکامل کتاب الروضہ والمقتضب وغیرہ ادبا مین اسنے تصنیف کین ۔ علم ادب ابو عثمان مازنی اور ابو حاتم سجستانی سے حاصل کیا نفطویہ اور دیگر ائمہ ادب نے اس سے علم پڑہا مبرد اور ثعلب نحوی مصنف کتاب الفصیح دونو فاضل معصر تہے مبرد مناظرہ کرنا چاہتا تہا مگر ثعلب اس سے تنفر کرتا تہا اور وجہ اسکی یون بیان کرتے ہین کہ مبرد حسن العبارت حلو الاشارت فصیح اللسان بلیغ البیان تہا اور ثعلب کی طرز صرف معلمونکی سی تہی ۔ ابن خلکان بیان کرتا ہے کہ مبرد کو میںنے خواب مین دیکہا اور مجہہ مین

اور اوسمین عجیب قصہ واقعہ ہوا اور وہ یہہ ہے کہ مجھے ۶۳۲ھ مین اسکندریہ مین رہنے کا اتفاق ہوا۔
ایک روز مین کتاب الکامل مبرد کی اور کتاب العقد ابن عبد ربہ کی مطالعہ کرتا تہا پس کتاب
العقد کی فصل ما غلط فیہ الاعلی الشعرا مین دیکہا کہ مبرد نے کتاب روضہ مین ابونواس
شاعر کے شعر مین غلطی بیان کی تہی اور وہ یہہ ہے کہ ابو نواس نے جمقار کا لفظ اپنی شعر مین
مرد کیواسطے باندہا ہے اور مرد کو جمقار نہین کہتے بلکہ احمق کہتے ہین اور حقیقت مین یہہ غلطی مبرد
کی ہے کیونکہ ابونواس کا منشا بیان کسی مرد کی صفت کا نہین تہا بلکہ اوسنے دعد عورت
کا ارادہ کیا ہی سو ابن خلکان کہتا ہی کہ اس حال کے مطالعہ کرنیکے تہوڑے دن بعد مینے خواب
مین دیکہا کہ مین شہر حلب مین مدرسہ قاضی بہاء الدین معروف بابن شداد مین علم پڑہ رہا ہون
اور ظہر کی نماز کا وقت ہوا ہی اور ہم سب ظہر کی نماز سے فارغ ہوکر مسجد سے نکلنے کی منتظر ہین پس
مین کیا دیکہتا ہون کہ ایک شخص اخیر صف مین نماز پڑہ رہا ہے کسی نے حاضرین سے مجہے کہا کہ
یہہ ابو العباس مبرد ہے مین اوسکے پاس جاکہ کہڑا رہا یہانتک کہ وہ نماز سے فارغ ہوا پہر مینے
سلام کیا اور کہا کہ مین آپکی کتاب الکامل مطالعہ کرتا ہون اوسنے کہا تونے میری کتاب روضہ
کو دیکہا مینے کہا نہین اور درحقیقت مینے وہ کتاب کبہی پہلے نہ دیکہی تہی مبرد نے کہا اوٹہہ کہڑا
ہو کہ تجہے دکہاؤن اور وہانسے مجہے اپنے گہر لیگیا اور ایک بڑی کتب خانہ کے آگے بیٹہکر کتابین
تلاش کرنے لگا اور مین ایک گوشہ مین بیٹہا تہا پس کتاب روضہ اوسنے نکالکہ مجہے دی مینے
کہا کہ اوستادون نی تمہاری اس کتاب پر اعتراض کیا ہی مبرد نے کہا کہان مینے ابونواس
کا شعر پڑہا مبرد نے کہا بیشک ابونواس نے غلطی کی ہے جب مینے دعد کا نام ذکر کیا تو مبرد
حیران اور شرمسار ہوکر انگشت بدندان ہوا اور وہ اسی حال مین تہا کہ مین خواب سے بیدار ہوا
مبرد پیر کے دن یوم عید الاضحی ۲۰۶ھ یا ۲۱۰ھ مین پیدا ہوا اور پیر کے دن ۲۸ ماہ ذی الحجہ
یا ذیقعد ۲۸۶ھ مین بغداد مین فوت ہوا۔ اور قاضی امام یوسف نے اسکا جنازہ پڑہا ہو
ظاہری ابوبکر محمد بن داود بن ظاہر بن علی اصبہانی المعروف بظاہری فقیہ ادیب شاعر ظریف تہا

ابو العباس بن شریح سی اسکی اکثر مناظری ہوتی تہی - جب اسکا باپ داؤد فوت ہوا تو یہہ اسکی جگہہ مسند نشین ہوا اور اپنی باپ کی مذہب کو رواج دینی لگا لوگون نے اسکو صغیر سمجہکر پوشیدہ ایک شخص کو انکی اسکیطرف بہیجا اور سکر کی تعریف پوچہی اسنی کہا کہ جب شراب اسقدر تاثیر کری کہ آدمی کے سب غم والم دور ہو جاوین اور وہ اپنی اندرونی راز ظاہر کرنے لگی تو او سکو مست کہا جاتا ہی یہہ جواب اسکو پسند آیا اور انہی اسکی بہی تحسین کی اسنی عنفوان جوانی مین ایک کتاب زہرۃ نام جسمین نکات عجیبہ اور لطائف غریبہ علم ادب اور شعر کے ہین تصنیف کی ابن خلکان نے اسکی یہہ شعر بیان کئی ہین ۞

لکل امرء ضیف یسر بقربہ ۞ ومالی سوی الاحزان والهم من ضیف

لہ مقلۃ ترمی القلوب بسهمها ۞ اشد من الضرب المداہن بالسیف

یقول خلیلی کیف صبرک بعدنا ۞ فقلت وهل صبر فاسال عن کیف

اور اسنی کتاب الوصول الی معرفۃ الاصول اور کتاب الانذار اور کتاب الاعذار اور کتاب الانتصار تصنیف کین اور ۴۲ سال کا ہو کر دوشنبہ کے دن ۹ ماہ رمضان ۲۹۷ھ مین فوت ہوا ۞

ابن جریر طبری

ابو جعفر محمد بن جریر طبری علم تاریخ مین بڑا ماہر ہوا ہے اور تاریخ اس کی مشہور ہے اور اس مین ابتداء پیدائش جہان سے ۳۰۹ھ تک کے حالات درج ہین اور وہ تاریخ اپنے فن مین بے نظیر ہے - روایت کرتے ہین کہ ایک روز اس نے احباب سے کہا کہ کیا تم اسبات پر خوش ہو کہ مین نے ایک تاریخ حضرت آدم کے زمانے سے لیکر ابتک کے واقعات مین بنائی ہے انہون نے ضخامت پوچہی ابن جریر نے کہا تیس ہزار ورق - انہون نے کہا کہ اسکی دیکہنی مین عمر فارغ ہو جاویگی جریر نے کہا نہایت افسوس ہے کہ تم سست ہو گئی ہین اور اسکو مختصر کیا وزیر ابو محمد علی بلعمی نے منصور بن نوح سامان کی حکم سے اوسکا ترجمہ کیا اور ترکی مین بہی اوسکا ترجمہ کیا گیا ہی جو آجکل روم مین متداول ہے - ۲۶ شوال شنبہ کے دن ۳۱۰ھ مین بغداد مین فوت ہوا اور اپنے گہر مین دفن کیا گیا ۞

ابن السراج نحوی

ابو بکر محمد ابن سری بن سہیل نحوی سر دفتر علمائے کرام و سرآمد فضلائے عظام ہے نحو اور ادب مین کامل
مکمل تھا ادب مبرد سے حاصل کیا اور بہت لوگون نے اس سے فایدہ پایا تصنیفات اسکی اوسوقت
مین مشہور اور مستند ہوئی کتاب الاصول (یہہ کتاب انکی اپنی اور کتابون سے اچھی تصنیف کی ہے)
کتاب جمل الاصول - کتاب الموجز - کتاب الاشتقاق - شرح کتاب سیبویہ - کتاب الریاح والہوا
کتاب الجمل - کتاب الواصلات اسکی تصنیفات سے ہین شعر مین اسکو بڑا دخل تھا اور فصیح کہتا تھا
اتوار کے دن ماہ ذی الحجہ ۳۱۶ھ مین فوت ہوا - سراج بفتح سین مہملہ و رای مشددہ
نسبت عمل سروج کی طرف ہے ؎

ابن دُرَید

ابو بکر محمد بن حسن ابن دُرَید بن عتاہیہ بصری علم لغت اور ادب اور شعر مین امام زمانہ تھا تاریخ
بغداد مین لکھا ہے کہ یہہ شخص بصرہ مین کوچہ صالح مین ۲۲۳ھ مین پیدا ہوا اور شہر عمان مین نشو و نما
پائی اور بعد ازان پھر بصرہ اور فارس مین علم پڑھتا رہا علم لغت اور نحو اور ادب مین اسنے بڑا کمال پیدا کیا
یہہ شاعر اخیر عمر بغداد مین آیا اور مرتے دم تک وہین رہا اوسوقت کے شعرا و فضلا اسکو اعلم الشعراء اور
اشعر العلماء کہتے تھے اسنے کتاب الجمہرہ - کتاب الاشتقاق - کتاب السرج واللجام - کتاب الخیل الکبیر
کتاب الخیل الصغیر - کتاب الانواء - کتاب المقتنی - کتاب الملاحن - کتاب رواد العرب - کتاب اللغات
کتاب السلاح - کتاب غرائب القرآن - کتاب المجتنی تصنیف کین - اور یہہ شخص شراب بہت پیتا تھا
کہا ایک مرتبہ ابن شاہین اسکی ملاقات کیواسطے اسکے گہر گیا دیکھتا ہے کہ شراب کی صراحیان پڑی ہوئی
ہین اور اوسوقت ابن درید کی عمر نوے سال سے زیادہ تہی - ماہ شعبان ۳۲۱ھ مین بغداد مین فوت
ہوا جسوقت اسکا جنازہ کو اوٹھا کر لیگئے تو ایک اور جنازہ ابو ہاشم جبائی معتزلی کا آتے دیکھا اسوقت
لوگون نے بڑا افسوس کیا کہ ابن درید اور ابو ہاشم کے مرنے سے علم لغت اور کلام مرگیا ہے دونو
خیزرانیہ عباسیہ مین جو بغداد مین ایک مقبرہ کا نام ہے دفن کیے گئے - دُرَید تصغیر ہے ادرد کی

ابن انباری نحوی

ابوبکر محمد بن ابی قاسم بن بشار بن حسن انباری نحوی نحو اور ادب مین علامہ زمان فہامہ دوران تھا۔ تفسیر قرآن اور کتاب غریب الحدیث اور کتاب خلق الانسان۔ کتاب خلق الفرس۔ کتاب الامثال کتاب المقصور والممدود۔ کتاب المونث والمذکر وغیرہ تصنیف کین۔ اسکو تین لاکھ شعر قرآن کی شواہد مین یاد تھے اور کہتے ہین کہ اسکو ایکسو بیس تفسیرین قرآن کی باسانید یاد تہین اور اسکی تصنیف سے کتاب غریب الحدیث ۴۵ ہزار ورق کی اور کتاب شرح الکافی ہزار ورق کی اور کتاب الہات ہزار ورق کی اور کتاب الاضداد اور کتاب الجاہلیات سات سو ورق کی ہے ولادت اسکی یکشنبہ کو دن گیارہوین ماہ رجب ۲۷۱ھ مین ہوئی اور عید النحر کے دن ۳۲۸ھ کو فوت ہوا ہو

ابن مُقلہ

ابوعلی محمد بن علی بن حسین بن عبد اللہ معروف بابن مقلہ ماہ شوال ۲۷۲ھ مین پیدا ہوا۔ اور ۳۱۶ھ مین امام مقتدر باللہ عباسی نے اسکو اپنا وزیر بنایا پھر ۳۲۰ھ مین امام قاہر باللہ نے عہدہ وزارت اسکو عطا فرمایا پھر حوادثات زمانہ سے اسقدر اسکی پنجہ کو رنجہ کیا کہ اوسکا دہان ہاتھ کاٹا گیا مگر پھر منصب وزارت اسکو ملا اور بائین قلم باندھکر لکہتا رہا پھر معزول ہوا اور اسکی زبان کاٹی گئی ابن مقلہ خوشنویسی مین یگانہ اور خط کوفی کا موجد تھا۔ اسکی بعد ابن البواب نے اسکی طرز کو رونق دی اور مشہور زمانہ ہوا۔ ابن مقلہ اپنا ہاتھ کاٹا ہوا دیکھکر رویا کرتا تہا اور کہتا تہا کہ مین اس ہاتھ سے خلفا کی عہدہ وزارت پر تین مرتبہ مقرر ہوکر کام کو انجام دیتا رہا اور دو دفعہ قرآن مجید کو لکہا اور آخر اسطرح کاٹا گیا کہ جسطرح چور کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ ابن مقلہ کاتب ہی نہ تہا بلکہ شعر بہت فصیح کہتا تھا چنانچہ اس کے تین شعر یہ ہین ہو

اذا اتی الموت لمیقاتہ　　فخل عن قول الاطباء

وان مضی من انت صب بہ　　فالصبر من فعل الالباء

ما مر من ذی شیبۃ ادم　　امر من فقد الاحباء

جسوقت موت اپنے وقت پہ آئی تو طبیبونکی کہنے سے تجاوز کرا اور جسپر تو عاشق ہی اگر وہ چلا جائے تو صبر کرنا داناؤ نکا کام ہے کوئی چیز بنی آدم پر دوستون کی فقدان سے کڑوی نہین ہے ابن مقلہ شوال ۳۲۸ھ مین مرگیا اور بادشاہ کی گھر مین دفن کیا گیا پہر اوسکی اہل وعیال نے بادشاہ سے اوسکی نعش مانگی تو وہ اونکو دیگئی اور اوسکی بیٹے ابو الحسین نے اُسکو اپنے گہر لاکر دفن کیا پہر اوسکی زوجہ دینار نام نے وہانسے نکال کر اپنے گہر مین دفن کیا اور حسن اتفاق اور عجائبات زمانہ سے یہہ بات ہے کہ ابن مقلہ کو تین دفعہ وزارت ملی ایکدفعہ موصل مین اور دو دفعہ شیراز مین اور بعد مرنیکے بہی تین دفعہ دفن کیا گیا

ابونصر فارابی معلم ثانی

ابونصر محمد بن طرخان بن اوزلغ فارابی ترکی حکیم مشہور تہا سب حکیم ارسطو کو معلم اول اور اسکو معلم ثانی کہتے تہے علم فلسفہ منطق موسیقی مین بڑا کامل تہا اور ان علوم مین اسکی بڑی تصنیفات ہیں اوسنے یونانی سے عربی مین بہت کتابین ترجمہ کین مسلمان فلسفیونکا امام گنا جاتا ہی شیخ ابو علی سینا بہی اسکا متبع ہی اور اسی کی کتابین پڑہکر اُسنے فلسفہ مین کمال پیدا کیا ہے۔ یہہ حکیم اپنے شہر مین پیدا ہوا اور وہین پرورش پاکر جوان ہوا۔ ابن خلکان سے روایت ہی کہ ایکدفعہ یہہ حکیم ترکی لباس پہنکر سیف الدولہ کے دربار مین گیا کچہہ دیر کہڑا رہا بادشاہ نے اُسکیطرف متوجہ ہوکر کہا کہ بیٹہہ جا۔ ابونصر نے کہا کہان جہان تم بیٹہے ہو وہان یا جہان مین کہڑا ہون بادشاہ نے کہا جہان تم کہڑے ہو حکیم یہہ بات سنکر سب حاضرین سے آگے بڑہا اور سیف الدولہ کی مسند پر اوسکے ہم پہلو ہو بیٹہا بادشاہ کو یہہ امر ناگوار گذرا وہان اُسکے پاس چند خاص غلام کہڑے تہے بادشاہ نے اونکو اُس زبان مین جو اون سے خاص باتچیت کرنیکے واسطے مقرر کیے ہوئے تہی فرمایا کہ اسنے بڑی بےادبی کی ہے مین اس سے چند مسئلے دریافت کرونگا اگر اسنے اونکا جواب باصواب دیا تو فبہا ورنہ تم اسکو یہان سے اٹہا دینا حکیم نے اُسی زبان مین کہا بادشاہ کو صبر کرنا چاہیئے کیونکہ انجام کار ابہی معلوم ہو جاویگا سیف الدولہ نے کہا تم یہہ زبان جانتے ہو اسنے کہا کہ ہان بلکہ ستر زبانون سے زیادہ جانتا ہون پہر اسکا تقریر سے ہر علم مین گفتگو ہونے لگی وہ سب پر غالب آیا بعد سیف الدولہ نے

اس سے پوچھا کہ آپکو کہانے پینے کی حاجت ہی حکیم نے کہا نہین پہر اُس نے کہا راگ سنوگے حکیم نے کہا ہان سنونگا پہر مغنی حاضر ہوے اور سرود گانے لگے فارابی نے اُن سب کے نقص بیان کیے اور اپنی جیب سے چند ٹکڑے لکڑیونکے نکالکر اونکو جمع کیا اور ایک ساز بنایا اور بجانا شروع کیا جسکی تاثیر سے سیف الدولہ اور اوسکے ارکین ہنستے ہنستے بیطاقت ہوگئے پہر حکیم نے اوسکو اکہاڑا اور نئی طرز کا اور ساز بناکر بجایا جسکے باعث تمام حاضرین رونے لگے بادشاہ کا دربار ایک ماتم سرا بن گیا تیسری دفعہ حکیم نے پہر ساز بدلکر بجایا جسکی تاثیر یہہ ہوئی کہ سب سوگئے حکیم نے جب سبکو بے خبر پایا تو ساز وہان ہی رکہدیا اور اسپر لکہا کہ ہذا عمل الفارابی اور خود اوٹھکر چلا آیا فجر کو جب بادشاہ اور ارکین بیدار ہوے تو ساز کو دیکہکر معلوم کیا کہ وہ حکیم ابو النصر فارابی تہا ہر چند تلاش کیا نہ ملا کہتے ہین کہ قانون ساز کو اسی نے بنایا ہے۔ تاریخ ابو الفدا مین لکہا ہے کہ سیف الدولہ نے اسکا یومیہ ۴ درہم مقرر کیا ہوا تہا یہہ حکیم تارک دنیا تہا اسلیے اسپر قناعت کرتا تہا اسی سال سے زیادہ عمر کا ہوکر دمشق مین ۳۳۹ھ مین مرگیا اور بابا الصغیر کے باہر دفن ہوا

مطرز باوردی

ابو عمر محمد بن عبد الواحد عالم با عمل تارک الدنیا تہا ثعلب نحوی کا غلام تہا مدت تک اوسکے پاس رہا اور فاضل اجل ہوا اور بسبب کثرت نقل علم لغت کے اوسمین امام مشہور ہوا اور تصنیفات مین کثرت اشتغال کے باعث اکتساب معیشت سے محروم رہا اسواسطے بڑا مفلس تہا اور وسعت روایت اور کثرت درایت کے باعث اوباے زمانہ اسکو کاذب تصور کرکے اسکی نقل لغت کو نہ مانتے تہے یہہ شخص صرف اپنے حافظہ کی اعتماد پر تصنیف کرتا تہا لغت مین اسنے تیس ہزار ورق کی کتاب لکہی ۲۶۱ھ مین پیدا اور ۳۴۵ھ مین فوت ہوا باورد جسکو ابیورد بہی کہتے ہین خراسان مین ایک چہوٹا سا شہر ہے ٭

ابن ہانی اندلسی

ابو القاسم یا ابو الحسن محمد بن ہانی ازدی اندلسی شاعر نامور تہا اشعار عربیہ اسکو سیکڑون یاد تہے اور اسکو حاکم اشبیلیہ کے پاس اسکی بڑی شان و شوکت اور ثروت و منزلت تہی مگر بسبب عشرت لہو و لعب مین پڑنے اور مذہب فلسفہ سے متہم ہونے کے باعث سے بڑی بڑی تکالیف اوٹہائین ۳۶۲ھ مین ۳۶ برس کی عمر مین قتل ہوا

فارابی شہر فاراب کیطرف منسوب ہے اور شاشم ہے جو دریا سیحون اور غلم کے شاش کی شمال اور جنوب کیطرف مدینہ بلاساغون کے پاس ترکستان مین واقع ہے اور وہ فاریاب ہے جو خراسان مین ہے

ابن قوطیہ اندلسی

ابو بکر محمد بن عمر بن عبد العزیز بن ابراہیم بن عیسی بن مزاحم المعروف بابن قوطیہ اندلسی علم لغت اور ادب مین یگانہ تہا اور شاعر جید الشعر ملیح المادہ سریع البداہت تہا چنانچہ ایک شاعر نے ابن قوطیہ کو دیکھکر کہا

من این اقبلت یا من لا شبیہ لہ ٭ ومن ھو الشمس والدنیا لہ فلک

اسنے فی البدیہہ یہہ کہا ٭

من منزل یعجب النساک خلوتہ ٭ وفیہ ستر علی الفتاک ان فتکوا

یعنی تو اے بے نظیر اور وہ شخص کہ دنیا کی آسمان کے لیئے آفتاب ہے کہاں سے آیا ہے اسنے جواب دیا ایسی محل سے کہ اوسکی خلوت عابدونکو خوش لگتی ہے اور اوسمین خونریزونکے واسطے اگر وہ خونریزی کرین تو پردہ ہے۔ وفات اسکی ماہ ربیع الاول ۳۶۷ھ مین ہوئی۔ قوطیہ قوط بن حام بن نوح کیطرف منسوب ہے جو شاعر مذکور کی جدہ کا نام ہے ٭

ازہری

محمد بن احمد بن ازہر بن طلحہ بن نوح ازہری کنیت اسکی ابو منصور تہی علم لغت اور ادب مین یگانہ زمانہ تہا۔ کتاب تہذیب اللغۃ اور تفسیر التقریب اور تفسیر الفاظ المختصر وغیرہ اس نے تصنیف کین سنہ ۲۸۲ھ مین پیدا ہوا اور سنہ ۳۷۰ یا ۳۷۱ھ مین شہر ہرات مین فوت ہوا ٭

زُبیدی نحوی

ابو بکر محمد بن حسن بن عبد اللہ بن مذحج بن محمد بن عبد اللہ بن بشر زبیدی علم نحو اور لغت مین یگانۂ عصر اور وحید دہر تہا علم سیر اور اخبار عرب مین شہر اندلس مین اپنا ثانی نرکہتا تہا۔ اسکی تصنیفات اسکی کمال علمی پر دال ہے مختصر کتاب العین اور کتاب طبقات النحویین واللغویین اون نحویون اور لغویون کے حالمین جو مشرق اور اندلس مین ابو الاسود دئلی کے زمانہ سے لیکر اپنے شیخ عبد اللہ نحوی ریاضی کے زمانہ تک ہوئے ہین لکہی۔ کتاب ہتک ستور الملحدین۔ کتاب الواضح فی العربیہ کتاب الابنیۃ فی النحو وغیرہ تصنیف کی مستنصر باللہ اندلس کے حاکم نے اپنے لڑکے ولیعہد ہشام موید باللہ کی

اتالیقی کیواسطے اسکو مقرر کیا زبیدی شاعر ماہر کثیر الشعر تہا - یکم ماہ جمادی الآخر ۳۷۹ھ جمعرات کے دن ۶۳ برس کا ہوکر فوت ہوا - زبید ملک یمن میں ایک بڑے قبیلہ کا نام ہے جس سے کئی صحابی ہوئے ہیں

خوارزمی

ابو بکر محمد بن عباس خوارزمی شاعر مشہور اور ادیب معروف تہا اسکو طبرخزی بہی کہتے تھے کیونکہ طبرستان سے ہے اور ان دونوں اسموں سے مرکب کرکے اسکا نام رکہا گیا علم لغت میں اپنے عصر میں مشار الیہ بالبنان تہا لکہتے ہیں کہ ابو بکر مذکور نے ایک مرتبہ مقام ارجان میں صاحب بن عباد کی خدمت میں جانیکا قصد کیا دروازہ پر پہونچا تو دربان کو کہا کہ صاحب کو اطلاع دے کہ ایک ادیب اذن کے واسطے دروازہ پر کھڑا ہے دربان نے صاحب کو خبر دی صاحب نے کہا کہ میں نے التزام کیا ہے کہ اوس ادیب کو اپنے پاس آنے دونگا جسکو بیس ہزار شعر عربی کا یاد ہوگا جب دربان نے ابو بکر کو یہہ حکم سنایا تو اوس نے کہا کہ صاحب سے پوچھو کہ مردوں کے شعر یا عورتوں کے پس جب صاحب نے یہہ بات سنی تو جان لیا کہ ابو بکر خوارزمی ہے پس اندر آنیکی اجازت دی اور آپس میں ملکر نہایت خوش ہوئے ابو بکر نے شام سے آکر نیشاپور میں سکونت اختیار کی اور پندرہویں ماہ رمضان ۳۸۳ھ میں فوت ہوا

تنوخی شاعر

قاضی ابو علی محسن بن ابو القاسم علی بن محمد بن ابی الفہم داؤد بن ابراہیم تنوخی شاعر ماہر اور ادیب متبحر اور مورخ غیر متعصب تہا علم و فضل میں بغداد میں اپنی نظیر نہ رکہتا تہا عربی میں دیوان نہایت فصیح و بلیغ تصنیف فرمایا اور کتاب الفرج بعد الشدہ اور کتاب المستجاد اسکی اعلیٰ تصنیفات سے ہیں یہہ شاعر ۳۲۷ھ میں پیدا ہوا اور ۳۸۴ھ میں فوت ہوا

ابن سکرہ

ابو الحسن محمد بن عبد اللہ بن محمد معروف بابن سکرہ ہاشمی بغدادی شاعر نامور اولاد علی بن مہدی بن ابو جعفر منصور خلیفہ عباسی سے تہا - ثعالبی کہتا ہے کہ ابن سکرہ فن شعر اور صنایع و بدایع میں ید طولیٰ رکہتا تہا ظرافت اور ملاحت اور بلاغت اور صباحت ذہن نہایت تیز تھا ایک دیوان ۵۰ ہزار

بیت سی زیادہ اشعار کا تصنیف کیا اور یہہ دو شعر جو ابن خلکان کے ترجمہ مین مذکور ہوتے ہین ابن سکرہ کے ہین ؏

اناواللہ ھالک آئیس من سلامتی او اری القامۃ التی قد اقامت قیامتی

یہہ شاعر گیارہوین ماہ ربیع الآخر ۳۸۵ھ مین دمشق مین فوت ہوا ؏

ابن طرار جریری

قاضی ابو الفرج معافی بن زکریا بن یحیی معروف با بن طرار نہروانی فقیہہ ادیب شاعر عالم فاضل تھا نفطویہ وغیرہ سے علم ادب حاصل کیا اور مشاہیر علما و فضلا نے اس سے روایت کی ابن فرج روایت کرتا ہی کہ یہہ شخص ایک رئیس کے گہر گیا وہان چند ادیب بیٹہے ہوئے تہے انہون نے اس سے کہا کہ ہم کونسی علم مین مذاکرہ و مباحثہ کرین اس نے رئیس کو کہا کہ آپکے کتب خانہ مین سب علوم کی کتابین موجود ہین آپ غلام سے کہین جو کتاب سے آوے اسمین مذاکرہ و مباحثہ کیا جاویگا راوی کہتا ہے کہ اس بات سے اسکا جمیع علوم و فنون مین تبحر معلوم ہوتا ہے روایت مین بہی ثقہ تہا اور شعر بہی تہا فصیح و بلیغ کہتا تھا اس کی یہہ شعر ہین ؏

مالک العالمین ضامن رزقی فلماذا املک الخلق رقی
قد قضی لی بما علی و مالی خالقی جل ذکرہ قبل خلقی
صاحب البذل والذی فی یساری و رفیقی فی عسر حسن رفقی
فکما لا یرد عجزی رزقی فکذا لا یجر رزقی حذقی

حمیدی صاحب جامع صحیحین روایت کرتا ہی کہ مینے معافی کے ہاتہہ کا لکہا ہوا دیکہا ہی کہ معافی کہتا ہی کہ مین ایک برس حج کیواسطے گیا اور ایام تشریق مین مقام منی مین گہرا ہتا کہ کسی نے آواز دی ای ابو الفرج مینے سمجہا کہ مجہی ہی بلایا ہی پہر یہہ خیال کرکے کہ شاید کسی اور کی کنیت ہو مینے جواب دیا پہر اسنے کہا کہ ای ابو الفرج معافی مینے چاہا کہ جواب دون لیکن یہہ خیال آیا کہ شاید کوئی اس نام کا ہی سو خاموش ہو رہا پہر اسنے آواز دی ای ابو الفرج معافی بن زکریا نہروانی مینے کہا اب تو کوئی

شک باقی نہین رہا پس مینے جواب دیا اُسنے کہا تو نہروانی مشرقی ہی اور مین نہروانی مغربی کو بلاتا ہون
پس مین کنیت اور نام اور باب کا نام اور نسبت کی متفق ہونیسے نہایت متعجب ہوا۔ اور مجکو معلوم
ہوا کہ مغرب مین بہی ایک نہروان ہی۔ اسنے چند مفید کتابین تصنیف کین اور پنجشنبہ کے دن ۷ ماہ رجب
سنہ ۳۰۳ مین پیدا ہوا اور دوشنبہ کے دن ۱۸۔ ذی الحجہ سنہ ۳۹۰ ہجری مین نہروان عراق مین فوت ہوا۔
جریری جریر طبری کیطرف منسوب ہے کیونکہ وہ اسکا مجتہد تہا اور یہہ اُسکے مذہب کا مقلد تھا ✲

سلامی شاعر

ابوالحسن محمد بن عبید اللہ بن محمد بن یحیی بن جلیس مخزومی سلامی شاعر بے نظیر تھا اسنے بیس برس
کی عمر مین شعر کہنا شروع کیا۔ بغداد مین پیدا ہوا اور ابہی لڑکا ہی تہا کہ موصل مین گیا وہانکے بڑے
بڑے شعراء و فصحا مثل ابو عثمان خالدی اور ابو الفرج اور ابو الحسن تلعفری وغیرہ اسکے دیکہنے کیواسطے
آئے اور جسوقت اسکی عمر اور حداثت سن کو دیکہا اور اسکے اشعار کی فصاحت و بلاغت پر غور کی تو نہایت
متعجب ہوئے اور کہنے لگے کہ یہہ شعر اسکی نہین خالدی نے کہا کہ ہسکے امتحان کا مین ضامن ہون پس
ایک عظیم الشان مجلس شاعرون کی جمع ہوئی اور سلامی بہی اوسمین تھا سلامی کے امتحان کا
ارادہ کر رہے تہے کہ اوپر سے مینہہ برسا اور زمین پر برف پڑی خالدی نے اوس برف پر آگ
ڈالدی اور کہا اے دوستو اسکو بیان شعر کہو سلامی نے فی البدیہہ اسی مضمون کی شعر کہی حاضرین
سنکے متعجب ہوئے اور اوسکی فصاحت و بلاغت کا اقرار کیا اور اوسکے علم کی تعریف کی۔ مگر تلعفری
اپنے پہلے ہی قول پر رہا سلامی نے اوسکی ہجو مین شعر کہی سلامی کی قدر و منزلت صاحب بن عباد
کے پاس بڑہی یہانتک کہ اسنے صاحب سے عضد الدولہ بن بویہ کے پاس شیراز مین جانیکا
قصد کیا صاحب نے اسے ابن بویہ کے پاس شیراز مین بہیجا اور اوسنے اپنے وزیر کا قائم مقام کیا
عضد الدولہ جب سلامی کو دیکہتا تھا تو یہہ کہتا تہا کہ عطارد آسمان سے میرے پاس آیا ہے
جسوقت عضد الدولہ مرگیا تو سلامی کا دل وہانسے برانگیختہ ہوا اور ادہر مہلکرج وآمد بغداد مین سلامی
کا لڑکا فوت ہوا پہر تو اور گہبرایا اور بغداد مین واپس آیا۔ سلامی ۴۔ جمادی الاول پنجشنبہ کی

دن سنہ ۳۹۳ مین فوت ہوا اسلامی دار السلام کیطرف جو نام بغداد کا ہے منسوب ہے

شریف رضی

ابو الحسن محمد بن طاہر ذی المناقب ابی احمد بن علی زین العابدین بن حسین بن علی بن ابیطالب معروف بموسوی ثعالبی اپنی کتاب یتیمۃ الدہر مین اسکے حالین لکھتا ہے کہ شریف رضی ابھی دس برس کا ہو تہا کہ آثار بزرگی اور ریاست کے اس سے ظاہر ہوتے تھے اسنے ایک دیوان چار جلد کا عربی مین تصنیف کیا۔ ابو الفتح ابن جنی بیان کرتا ہے کہ شریف رضی ابن سیرافی نحوی کے پاس آیا۔ اور اسوقت مین بچہ صغیر سن دس برس سے کم عمر کا تہا ابن سیرافی نحوی اسکو علم نحو پڑہانے لگا۔ اعراب کا ذکر ہوتے ابن سیرافی نے کہا ہم کہین ہم رأیت عمر تو علامت نصب کی عمر مین کونسی ہے رضی نے کہا بغض علی کا ابن سیرافی اور حاضرین اس بات کو سنکر حیران ہوئے اسنے تہوڑی مدت مین قرآن مجید یاد کرلیا اور نحو و لغت مین استاد کامل ہوا اسکے دیوان کو کئی آدمیون نے جمع کیا مگر سب سے اچھا ابو حکیم خیری نے جمع کیا کہتے ہین کہ شریف اشعر قریش تہا ولادت اسکی ۳۵۹ مین بغداد مین ہوئی اور چہٹی محرم یوم یکشنبہ ۴۰۶ مین فوت ہوا۔

قزاز قیروانی

ابو عبد اللہ محمد بن جعفر تمیمی نحوی عالم اجل اور فاضل اکمل تہا علم نحو اور لغت مین یگانہ تہا اسنے اپنی تالیفات گوناگون اور تصنیفات بوقلمون سے اہل علم کو بڑا فایدہ پہنچایا لغت مین کتاب الجامع بہت مفید تصنیف کی اور اسکو مفید ہونیکے باعث بڑی شہرت پائی اور عزیز بن معز عبیدی والی مصر کے کہنے سے ایک کتاب ہزار ورق کی نحو مین ایسی عمدہ تصنیف کی کہ پہلے اسکے کسینے ایسی کتاب نہ بنائی تھی شعر عاشقانہ اکثر کہتا تھا اور وہ سب مقبول طبایع اہل فن ہوتے تھے وفات اسکی ۴۱۲ مین ہوئی قزاز منسوب قزایا مع قیر کیطرف

مہیار شاعر

ابو الحسن مہیار بن مرزویہ کاتب اصل مین مجوسی تہا ۳۹۴ مین شریف رضی کے پاس آکر مسلمان ہوا شعر مین سر دفتر اہل زمانہ تھا ایک دیوان عمدہ چار جلد مین تصنیف کیا۔ ایکدن ابو القاسم بن برہان نے کہا کہ اے مہیار تونے اسلام لانیسے دوزخ کے ایک زاویہ سے دوسرے زاویہ کیطرف انتقال کیا کیونکہ پہلے تو مجوسی

تہا اپنا مسلمان ہوکر آنحضرت کی اصحابونکو سب دیتا ہی یہہ ابہہ سنہ ۴۲۸ھ مین مرگیا ہو

شریف بیاضی

ابوجعفر مسعود بن عبدالعزیز بن محسن بن حسن بن عبدالرزاق بیاضی شاعر اجل اور ادیب اکمل تہا شعر اسکی حسن اور لطافت اور فصاحت و بلاغت مین اعلی درجہ کی خوبی رکہتی ہتے - روایت کرتی ہین کہ سنہ ۴۵۹ھ مین جس وقت شرف الملک ابوسعید محمد بن منصور خوارزمی نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر گنبد بنوایا اور وہان ایک بڑا مدرسہ تیار کرایا اور ارکین سلطنت و اعیان دولت اپنی ہمراہ وہ مکان عالیشان دیکہانیکے واسطے لیگیا تو کہین سے یہہ شاعر بہی آموجود ہوا اور اسنے یہہ شعر پڑہے ہو

الم تر ان العلم کان مبددا فجمعہ ہذا المغیب فی اللحد
کذلک کانت ہذہ الارض میتۃ فانشرہا فعل العمید ابی سعد

ابوسعد نے یہہ شعر سنکر اس کو بڑا انعام دیا اور مال و دولت سے مالامال کیا یہہ شاعر سنہ ۴۶۸ھ مین بغداد مین مرگیا ہو

ابن حیوس شاعر

ابوالفتیان محمد بن سلطان بن محمد بن حیوس ملقب بصفی الدولہ شاعر نامور والا قدر تہا عربی مین نہایت عمدہ دیوان تصنیف کیا اور امرا اور روسا کی مدح مین کئی قصیدے کہی اور ہزارون درہم و دینار انعام پائے اور یہی مرد اس سے اسنے بہت صلے اور جائزے حاصل کرکے ایک مکان عالیشان حلب مین بنایا ابن خیاط شاعر مذکور سنہ ۴۶۲ھ مین اسکی پاس آیا اور یہہ اشعار لکہکر اسکی خدمت مین بہیجے ہو

لم یبق عندی ما یباع بدرہم وکفاک منی منظری عن مخبری

میری پاس کوئی چیز باقی نہین رہی جو ایک درہم کو بیچی جائے اور میری شکل میری حالسے تجہے کفایت کرتی ہو ہو

الا بقیۃ ماء وجہ صنتہا عن ان تباع واین این المشتری

مگر اپنی آبرو کو بیچنے سے نگاہ رکہا ہے اور کہان مشتری ہے کہ وہ بہی خریدے ابوالفتیان نے کہا اگر وانت نعم المشتری کہتا تو بہت اچہا ہوتا یہہ شاعر دمشق مین سنہ ۳۹۴ھ مین پیدا ہوا اور حلب مین سنہ ۴۷۳ھ مین فوت ہوا ہو

ابن عمار اندلسی

ذوالوزارتین ابوبکر محمد بن عمار مہری اندلسی شاعر اجل اور ادیب بے بدل تھا سنہ ۴۲۲ھ مین پیدا ہوا۔ اور ہاجی اسقدر تھا کہ تمام ملوک اندلس کی اسکی تیز زبان سے خوف کرتے تھے خصوصاً معتمد علی اللہ کو بڑا خوف تھا اسلئے اوسنے اسکو بڑا رتبہ دیا تھا مگر یہ اوسکی نافرمانی کرتا تھا اور اوسکی ہجو مین شعر بہی کہتا تھا چنانچہ معتمد علی اللہ نے ایک رات کسی حیلہ سے اسکو قتل کر کے ایک خادم سے کہا کہ اوسکو قبر مین ڈالدے یہ واقعہ سنہ ۴۷۷ھ مین ہوا۔ ابن عمار شاعر بے نظیر تھا چنانچہ اوسکے ایک مشہور قصیدے کے یہ شعر ہین ؎

ادر الزجاجة فالنسيم قد انبرى والنجم قد صرف العنان عن السرى

شراب کی شیشے سے پہر کیونکہ نسیم چلی ہے۔ اور نجم نے رات کی سیر سے باگ پہیر لی ہے ؎

والصبح قد اهدى لنا كافوره لما استرد الليل منا العنبرا

اور صبح اپنا کافور ہمکو تحفہ دیا۔ جب کہ رات نے ہمسے عنبر لوٹا لیا مہری قبیلہ مہرا بن حیدان بن الحاف بن قضاعہ کی طرف منسوب ہے ؎

ابن ابی الصقر

ابوالحسن محمد بن علی بن حسن بن عمر معروف با بن ابی الصقر واسطی علم ادب اور شعر مین مشہور آفاق ہوا ہے۔ ولادت اسکی پیر کے دن ۱۲۔ ماہ ذیقعد سنہ ۴۰۹ھ مین ہوئی اور پنجشنبہ کے دن ۱۴۔ ماہ جمادی الاول سنہ ۴۹۸ھ مین واسط مین فوت ہوا ؎

ابن الہباریہ

شریف ابویعلی محمد بن محمد بن صالح ہاشمی عباسی معروف با بن الہباریہ نظام الدین لقب شاعر نامور تھا لیکن ہاجی اور بدگو اسقدر تھا کہ شاید کوئی شخص اسکی زبان سے بچا ہوگا اکثر اشعار ہجو اور ہزل مین کہتا تھا۔ کتاب نتائج الفطنہ فی نظم کلیلہ ودمنہ اسکی تصنیف ہے اور ایک دیوان کبیر تصنیف کیا اور کتاب الصادح والباغم کلیلہ ودمنہ کی طرز پر جسکی دو ہزار بیت ہین دس سال کے عرصہ مین لکہی کرمان مین سنہ ۵۰۹ھ مین فوت ہوا۔ ہباریہ نام جدمادری ابویعلی کا ہے ؎

ابیوردی شاعر

ابوالمظفر محمد بن احمد ابیوردی شاعر لطیف الطبع تھا اپنے دیوان اشعار کو عراقیات اور نجدیات اور وجدیات وغیرہ میں تقسیم کیا انساب عرب میں بڑا ماہر تھا۔ تصانیف اسکی بکثرت ہیں چنانچہ اسنے تاریخ ابیورد اور تاریخ نسا اور کتاب المختلف والمؤتلف لکھی اور لغت میں بہت سی کتابیں تصنیف کیں اور یہہ شعر اسنے شراب کی صفت میں بہت اچھا کہا ہے ؎

ولها من ذاتها طرب فلهذا يرقص الحبب

شراب کی ذات میں ایسا طرب ہے کہ جسکی باعث حباب رقص کرتا ہے پنجشنبہ کے دن ۲۰ ربیع الاول سنہ ۵۰۷ھ میں اصفہان میں زہر دیا گیا ابیورد خراسان میں ایک قصبہ کا نام ہے ؎

ابوالعرب قرشی

ابوالعرب مصعب بن محمد بن ابی الفرات قرشی صقلی مشہور شاعر جزیرہ صقلیہ کا باشندہ تھا۔ خلیفہ معتمد صاحب اشبیلیہ نے پانچ سو دینار اسکی طرف بھیجے اور اسکو اپنے پاس بلایا یہہ شاعر سنہ ۴۲۳ھ میں جزیرہ صقلیہ میں پیدا ہوا۔ اور سنہ ۴۶۴ھ میں جب روم کا اس پر غلبہ ہوا تو یہہ وہاں سے بھاگ کر معتمد بن عباد کی طرف گیا۔ ابن صیرفی کہتا ہے کہ میں نے سنہ ۵۰۶ھ میں سنا تھا کہ وہ اندلس میں زندہ ہے واللہ اعلم

مسعود لاہوری

مسعود بن سعد لاہوری یہہ شخص مسعود سعد سلمان کرکے مشہور ہے آبا و اجداد اسکے ہمدان کے رہنے والے تھے اسکا باپ سعد بن سلمان ہمدان سے ہندوستان آیا اور شہر لاہور میں ایام سلطنت غزنویہ میں سکونت اختیار کی سعد نے یہاں آکر شادی کی اور مسعود پیدا ہوا اور یہاں ہی اسنے پرورش پائی اور علمائے کبار اور فضلائے نامدار سے تعلیم پاکر کمال حاصل کیا اور سلطان ابراہیم کو جب اسکی جوہر لیاقت کی خبر ہوئی تو بڑی عزت و توقیر کرکے اسے بلوا کر کسی شہر کا حاکم بنایا۔ مسعود خود بھی شعر عربی اور فارسی اور ہندی کہتا تھا اور شعرا کو بھی بہت دوست رکھتا تھا یہہ دو شعر اسکے نمونہ کے طور پر درج کئے جاتے ہیں ؎

وکأن الشمس ضلت نهجها ولیس لها نحو المشارق مرجع

بہت راتین گویا آفتاب وغیرہ اپنا راستہ بہول گیا اور مشارق کیطرف اسکے واسطے مرجع نرہا ؎

فقلت لقلبي طال ليلي وليس لي　　من الهم منجاة وفي الصبر مغنم

مینے اپنے دلسے کہا کہ اب میری رات لمبی ہوئی اور مجکو غم سے خلاصی نہوی اور آنکہوںمین فرحت ہو وفات اسکی ۔۔۔ھ مین ہوی

ابن صائغ اندلسی

ابو بکر محمد بن باجہ تجیبی اندلسی معروف بابن صائغ شاعر نامور تہا صاحب قلاید العقیان (ابو نصر فتح بن محمد بن عبید بن خاقان قیسی) اپنی کتاب مین اسکو فرقہ معطلہ مین لکہتا ہی اور کہتا ہے کہ اسکا مذہب حکیمانہ اور فیلسوفانہ تہا۔ کتاب مطمح الانفس مین لکہا ہی کہ اسکا خیال بالکل اجرام فلکی کیطرف تہا اور یہانتک آئین مستغرق ہوا کہ کلام اللہ سے بہی العیاذ باللہ تمسخر اور ہزل شروع کیا اور اسکا یہہ مقولہ تہا کہ جو کچہہ کرتا ہی دورہ زمانہ کا کرتا ہے۔ اور آدمی مثل نباتات کے ہین اور انکا مرنا انقطاع اور اقتطاف ہی۔ بازنجان مین ۵۳۳ھ مین زہر دیا گیا ؏

علامہ زمخشری مصنف تفسیر کشاف

ابو القاسم محمود بن عمر بن محمد بن عمر خوارزمی زمخشری المعروف بجار اللہ زمخشری علم تفسیر اور حدیث اور نحو اور لغت اور بدیع اور بیان و معانی اور ادب مین امام زمانہ تہا لوگ ممالک دور دور دراز سے اسکے پاس آتے تہے اور علوم و فنون مین اس سے مستفید ہوتے تہے علامہ مذکور نے تفسیر کشاف اور محاجات بالمسائل نحویہ۔ اور مفرد اور مرکب فی العربیہ اور فایق حدیث کی بیان مین۔ اور اساس البلاغت لغت مین اور ربیع الابرار اور نصوص الاخبار۔ اور متشابہ اسامی الرواۃ۔ اور النصایح الکبار۔ اور النصایح الصغار۔ اور ضالۃ الناشد۔ اور الرایض فی الفرایض۔ اور مفصل فی النحو۔ اور مقامات وغیرہ عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کی ہین۔۔ روایت کرتے ہین کہ علامہ زمخشری کی ایک ٹانگ ٹوٹی ہوی تہی اور لکڑی کے آسرے سے چلتا پہرتا تہا اور وجہ سقوط کی یہہ تہی کہ ایک مرتبہ خوارزم سے اسکو کہین جانیکا اتفاق پڑا رستہ مین برف کی کثرت سے ایک ٹانگ اسکی ساقط ہوی۔ کہتے ہین کہ اسکے پاس ایک محضر نامہ تہا جسمین ہزارون معتبر لوگون کی شہادتین اسپر تہین کہ علامہ کی لات برف سے

ساقط ہوئی ہی کسی جرم شرعی سی نہین کاٹی گئی - اور بعضی مورخ یون بیان کرتی ہین کہ زمخشری جب فقیہہ حنفی دامغانی کی ملاقات کیواسطی گیا تو دامغانی نے اس سے ٹانگ کی ساقط ہونے کی وجہ پوچھی اسنے یون بیان کیا کہ یہہ میری والدہ کی بددعا کا اثر ہے جو اُسنے میری حق مین بچپن مین کی تھی اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ ایک دفعہ مینے ایک چڑیا کو پکڑ کر اوسکی لات کو ایک رشتہ سی باندھکر اوسی چھوڑ دیا اور اوسکا دوسرا سرا اپنے ہاتھہ مین رکہا اور وہ چڑیا ایک آلتنے مین جا گھسی مینے زور سے اوس رشتہ کو یہانتک کہینچا کہ اوسکی لات جدا ہوگئی جب مین جوان ہوا اور بخارا سے طلب علم کو نکلا تو راستہ مین چارپایہ سے گر پڑا اور میری ٹانگ ٹوٹ گئی - ہرچند علاج کیا مگر کچھہ فائدہ نہوا اخیر نوبت لات کی کاٹنے کی پہونچی - یہہ فاضل بدہ کے دن ۲۷ ماہ رجب ۴۶۷ھ کو زمخشر مین پیدا ہوا اور عرفہ کی رات جرجانیہ خوارزم مین ۵۳۸ھ مین فوت ہوا - اور جار اللہ اسکو اسواسطی کہتے ہین کہ یہہ مدتہا تک مکہ مین رہا -

ابن جوالیقی لغوی

ابو منصور موہوب بن ابی طاہر احمد بن محمد جوالیقی بغدادی فنون ادب مین امام اجل تھا علم ادب خطیب ابو زکریا تبریزی سے حاصل کیا بڑا عقیل فہیم ثقہ متدین تھا - شرح ادب الکاتب والمعرب اور تکملہ درۃ الغواص حریری اسنے تصنیف کین خلیفہ مقتفی باللہ کا پانچون نماز مین امام ہوتا تھا علم نحو اور لغت مین عدیم المثل تھا سنہ ۴۶۶ھ مین پیدا ہوا اور یکشنبہ کے دن پندرہوین محرم ۵۳۹ھ مین بغداد مین فوت ہوا جوالیقی عمل جوالیق یا بیع جوالیق کیطرف منسوب ہے *

ابن قیسرانی

ابو عبد اللہ محمد بن نصر بن صغیر بن داغر بن محمد بن خالد بن نصر بن داغر بن عبد الرحمن بن مہاجر بن خالد بن ولید مخزومی خالدی حلبی شرف المعالی عدۃ الدین معروف بابن قیسرانی شاعر نامور اور سخنور نکتہ پرور تھا سرگروہ شعرای مجیدین اور سرو فتر ادبای ماہرین تھا - ابن منیر اور ابن قیسرانی مین مہاجات اور وقایع اور مشاجرات شاعرانہ حد سی زیادہ ہوئی چنانچہ اسکا ذکر ابن منیر کے ترجمہ مین مذکور ہوا ابن خلکان لکھتا ہی کہ مینے حلب مین ابن قیسرانی کا دیوان جو خاص اوسکے اپنے ہاتھ

کا لکہا ہوا تہا دیکہا اور اوس دیوان سے کچہہ نقل بہی کیا ولادت اسکی ۴۷۸ھ مین عکا مین ہوئی اور دمشق مین ماہ شعبان ۵۴۸ھ مین فوت ہوا۔ خالدی خالد بن ولید مخزومی کیطرف منسوب ہے ❊

عتابی

ابو منصور محمد بن علی بن ابراہیم بن زبرج نحوی عتابی علم نحو اور لغت و ادب مین استاد کامل تہا اور خوشنویسی مین بہی بے نظیر تہا علم ادب شریف ابو السعادات ہبۃ اللہ سے حاصل کیا ماہ ربیع الاول ۴۸۴ھ مین پیدا ہوا اور شنبہ کی رات ۸ جمادی الاول ۵۵۱ھ مین فوت ہوا۔ عتاب بفتح عین مہملہ و تشدید تا مثناۃ فوقانیہ عتابین کیطرف منسوب ہے جو بغداد کے غربی محلہ کا نام ہے ابو منصور نے اسکو ترک کر کے جانب شرقی کو اختیار کیا تہا اور ابو عمرو کلثوم بن عمرو بن ایوب عتابی جو شاعر مشہور ہے اور عتاب بن سعد بن زہیر بن جشم کیطرف منسوب ہے یہہ شخص موخر الذکر بڑا شاعر فصیح البیان قنسرین کا باشندہ تہا۔ ہارون رشید وغیرہ کی تعریف مین اس نے کئی قصائد منظوم کئے اسکی تاریخ وفات معلوم نہین ہو

مؤید الوسی

ابو سعید مؤید بن محمد بن علی بن محمد الوسی شاعر ماہر تہا اکثر شعر عشقیہ اور ہجائیہ کہتا تہا عراق کے روسا اور عمایدکی مدح مین بہی اسنے کئی قصیدے کہے عماد کاتب خریدہ مین لکہتا ہے کہ مؤید شاعر مقبول خواص و عوام اور مالک اراضی و املاک اور صاحب ریاست و ایالت تہا پہر لکہا کہ حوادث زمانہ مین پہنس کر گرفتار ہوا کہ نہ وہ ریاست رہی اور نہ وہ ثروت و جاہ بلکہ امام مقتفی باللہ کی قید مین دس برس سے زیادہ مقید رہا اور مستنجد باللہ کی خلافت مین ۵۵۵ھ مین رہائی پائی مگر دس سال محبس کی ظلمت کے سبب سے اسکی آنکہہ نکالدیجاتا رہا پہر شہر موصل مین گیا اور وہان ۴ ماہ رمضان پنجشنبہ کے دن ۵۵۷ھ مین فوت ہوا اور ولادت اسکی ۴۹۴ھ مین موضع الوس مین ہوئی تہی الوس بضم ہمزہ ایک ناحیہ کا نام ہے جو دریائے فرات کے کنارہ پر واقع ہے ❊

ابن الکیزانی

ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بن ثابت بن ابراہیم بن فرج کنانی مقری ادیب لبیب مصر کا رہنے والا

معروف بابن الکیزانی شاعر نامور سخنور معنی پرور یگانہ زمانہ تھا اسنے ایک دیوان عربی مین تصنیف کیا
تھا اکثر شعر اسمین ورع اور تقوی سے بہرے ہین ابن خلکان کہتا ہے کہ مجہی اسکا یہ شعر نہایت پسند آیا ہو

اذا لاق بالمحب غرام فکذا الوصل بالحبیب یلیق

یعنی عاشق کو شورش لائق ہے تو اسیطرح وصل حبیب کو لائق ہے ۹ ماہ ربیع الاول یا محرم ۵۶۲ھ مین فوت
ہوا اور امام شافعی کی قبہ کے پاس دفن کیا گیا جو اب زیارت گاہ خلق اللہ ہے اور کیزانی عمل
کیزان یعنی کیزان کیطرف منسوب ہے اور اسکی آباؤ مین سے کوئی شخص یہہ کام کرتا تھا ہو

رصافی شاعر

ابو عبد اللہ محمد بن غالب اندلسی رصافی شاعر فصیح البیان تھا اسکے اشعار ظریف اور ابیات لطیف و عجیب
اور مشہور بین الخواص والعوام ہین چنانچہ مہفہف کالغصن الا انہ ہو ثمرا لالباب عند لقائہ
یعنی وہ معشوق باریک کمر مثل شاخ کے کہ عقلین اسکی دیکھنے سے حیران ہوتی ہین ہو اضحی نیام وقد
تکلل خدہ عرق فقلت الورد رش بمائہ یعنی چاشت کیوقت تک سوتا تہا اس حالین کہ اسکے رخسار کے
پر عرق کی تاج تہی مین نے کہا کہ گلاب کی پہول نے اپنا عرق چہڑکا ہے وفات اسکی ماہ رمضان ۵۷۲ھ مین ہوئی ہو

ابلہ بغدادی

ابو عبد اللہ محمد بن بختیار بن عبد اللہ معروف با بلہ بغدادی شاعر بے نظیر تھا عماد کاتب خریدہ مین بیان
کرتا ہے کہ یہہ شاعر سپاہیانہ وضع رکہتا تھا اور شعر پر مذاق لکہتا تھا اور اوس کے اکثر شعر معنی گائی
تھے چنانچہ اس کے قصیدے کا ایک شعر یہہ ہے ہو

لا یعرف الشوق الا من یکابدہ ولا الصبابۃ الا من یعانیہا

شوق کو نہین پہچانتا مگر وہ جو اوسکے رنج کو کہینچے اور نہ عشق کو جانتا ہے مگر وہ جو اسکی تکلیف اوٹہائے
اور حسن تخلیص مین یہہ شاعر ضرب المثل ہے ۵۷۹ھ یا ۵۸۰ھ مین بغداد مین مرگیا ابلہ بمعنی معروف
ہے یا نام با عتبار ضد کے ہے کیونکہ یہہ شاعر ابلہ نہ تہا بلکہ ذکی اور فہیم تھا اور نام ہی با عتبار ضد کے
ہین جیسے سودے کا نام کافور مثل مشہور ہے ہو ع برعکس نہند نام زنگی کافور

تاج الدین خراسانی

ابوسعید یا ابوعبداللہ محمد بن ابی السعادات عبدالرحمن بن محمد بن مسعود بن احمد بن حسین بن محمد مسعودی ادیب کامل تھا مقامات حریری کی شرح ایسی طویل اور حاوی نکات واشارات پانچ جلدوں میں لکھی کہ کسی نے پہلے اوسکے ایسی شرح نہین لکھی اور یہہ شرح بڑی مشہور ہوئی اور ہر ایک خاص وعام اسکو پسند کرتا تھا یکم ماہ ربیع الآخر ۵۲۲ھ میں پیدا ہوا اور یکم ماہ ربیع الاول ۵۸۴ھ کو دمشق مین فوت ہوا ؎

ابن تعاویذی

ابوالفتح محمد بن عبداللہ کاتب معروف ابن تعاویذی شاعر نامور اور مشہور نکتہ پرور تھا ۔ ۵۷۹ھ مین نابینا ہوا اور بعد نابینا ہونے کے کئی شعر اپنی نابینائی اور جوانی کے غم مین کہے اور نابینا ہونیکے پہلے ایک عمدہ دیوان تصنیف کیا ۔ ولادت اسکی دسوین رجب جمعہ کے دن ۵۱۹ھ مین اور وفات ۲ ۔ شوال ۵۸۴ھ کو بغداد مین ہوئی ۔ تعاویذی نسبت طرف محل تعویذ کے ہے ؎

موفق الدین اربلی

ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن محمد بن قائد موفق الدین اربلی علم عربی مین امام تھا اور انواع شعر مین ماہر علم عروض اور قوافی اور تنقید شعر مین یگانہ تھا صغرسن مین اسنے شعر کہنا شروع کیا تھا بڑے فاضل عالم نحو کے مسائل مشکلہ کے پوچھنے کیواسطے اسکے پاس آتے تھے ۔ زین الدین ابوالمظفر یوسف بن زین الدین والی اربل کی تعریف مین بہت اچھا قصیدہ منظوم کیا اور بڑی عزت پائی ۳ ۔ ربیع الآخر ۵۸۵ھ مین اربل مین فوت ہوا ؎

ابن المعلم نجم الدین

ابوالغنایم محمد بن علی بن فارس بن علی بن عبداللہ بن حسین بن قاسم معروف بابن معلم واسطی نجم الدین لقب شاعر فصیح اللسان اور عذب البیان تھا چونکہ اسکے شعر ملیح اور پرمذاق اور مطبوع خاطر خاص وعام ہوتے تھے اسواسطے بہت جلدی مشہور ہوجاتے تھے ۔ اشعار وکتابت کی بابت اسکی بڑی قدر ہونے لگی تھی بلکہ اسکی شعر کے شوق کا یہہ باعث تھا کہ جب یہہ شعر کہتا تھا تو فقرا مرتب

بسلسلہ شیخ احمد بن رفاعی اونکو یاد کرتے تھے ابن معلم اور ابن تعاویذی مین معارضہ اور منافسہ ہوتے تھے اور ابن تعاویذی اسکی ہجو بہی کرتا رہا - ابن معلم کہتا ہی کہ ایک مرتبہ بغداد مین میرا گذر اوس مکان سے ہوا جہان ابن جوزی وعظ کر رہا تہا اور ہزارون آدمیونکا ازدحام تہا مین ابن جوزی کے پاس جا بیٹہا اور پہلے ہمارا باہم کچہہ تعارف نہ تہا اس اثنا مین ابن جوزی نے میرا ایک شعر استشہاد کیطور پر پڑہا اور کہا کہ ابن معلم نے کیا اچہا شعر کہا ہی پس مین نے اپنے وہان جانے اور اوسکو میرے اس شعر کو استشہاد کے پڑہنے اور مجہے نا پہچاننے سے بڑا تعجب کیا اسکے دیوان نے اسکی عین حیات مین بڑی شہرت پائی - ۱۷- جمادی الآخر ۵۰۱ھ مین پیدا ہوا اور ۴ رجب ۵۹۲ھ مین ہرث مین مرگیا اور ہرث واسط سے دس فرسنگ کے فاصلہ پر ایک گانو کا نام ہے ٭

ابو الحرم نحوی

ابو الحرم مکی بن ریان ماکسینی صاین الدین اسکا لقب تہا موصل مین اسنے علم قرآن اور علم ادب پڑہا پہر بغداد مین گیا اور وہان ابن خشاب اور ابن عصار اور ابن انباری اور ابن دہان سعید سے علم ادب وغیرہ کی تکمیل کی پہر موصل مین آیا اور وہان علم کا شروع کرنے لگا اور لوگون نے اسسے بہت نفع اٹہایا - ابن مستوفی نے تاریخ اربل مین اسکو جامع فنون الادب اور حجۃ کلام العرب لکہا ہی شعر بہی اچہا کہتا تہا - نو دس سال کی عمر مین نابینا ہوا تہا - ابو العلا معری سے بڑا تعصب رکہتا تہا اور جسوقت اسکا شعر سنتا تہا تو ہنستا تہا اور خود بہی اسکی طرز پر شعر کہتا تہا اور وجہ اسکی یہہ بیان کرتے ہین کہ یہہ دونو نابینا تہے اور ادب مین شریک تہے - شنبہ کی رات ۲ شوال ۶۰۳ھ مین شہر موصل مین فوت ہوا - ماکسینی ماکسین کیطرف منسوب ہی اور ماکسین ایک چہوٹا سا شہر نہایت عمدہ اور خوبصورت نہر خابور کے کنارے پر جزیرہ کے مضافات سے ہی

فخر الدین رازی

ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن حسین بن حسن بن علی تیمی بکری طبرستانی الاصل رازی المولد فخر الدین ابن خطیب عالم اجل امام فاضل اکمل علامہ زمان فہامہ دوران تہا کئی فنون مین اسنے تصنیف کی

اور اسکی تصنیفات سے بہت مشہور تفسیر کبیر اور مطالب العالیہ اور نہایۃ العقول اور شرح اشارات
اور شرح کلیات قانون ہے عربی مین شعر بہی فصیح کہتا تہا اور وعظ بہی کرتا تھا اور وعظ مین وقت وجد
و بکا و اسپر غالب ہوتا تہا ہرات مین اسکی مجلس وعظ مین ارباب مذاہب اور مقالات کر آتی اور سوال
کرتے اور جواب باصواب پاتے ہے شہاب الدین غوری کی ملازمت مین اسکا بڑا درجہ اور رتبہ ہوا اور
اسنے بہت مال و متاع حاصل کیا اور جہان کہین سوار ہو کر جاتا تھا تو تین سو طالب العلم اسکے ہمراہ
ہولیتے تہے۔ غرض فضایل و فواضل امام فخر الدین کے شمار سے باہر ہین اور اس کے اشعار
عربی جو سراسر پند و نصیحت سے بہرے ہوئے ہین یہہ ہین ؎

نهاية اقدام العقول عقال — واكثر سعي العالمين ضلال
وارواحنا في وحشة من جسومنا — وحاصل دنيانا اذى ووبال
ولم نستفد من بحثنا طول عمرنا — سوى ان جمعنا فيه قيل وقال
وكم قد رأينا من رجال ودولة — فبادوا جميعا مسرعين وزالوا
وكم من جبال قد علت شرفاتها — رجال فزالوا والجبال جبال

علما اس سے مستفید ہونیکے واسطے ممالک دور و دراز سے آتے تھے اور فایز المرام ہو کر مشہور زمانہ ہوتے
تہے مدت تک مدرسہ خوارزم مین مدرس تہا علوم و فنون سے لوگونکو فایدہ پہونچاتا رہا۔ ۲۵ رمضان
سنہ ۵۴۴ یا ۵۴۳ھ مین پیدا ہوا اور پیر کے دن اول تاریخ ماہ شوال سنہ ۶۰۶ھ مین ہرات کی [illegible] مین فوت
ہوا روایت کرتی ہین کہ سنہ ۵۹۵ھ مین جب یہہ فاضل سلطان غیاث الدین غوری کے پاس فیروزکوہ مین آیا اور
سلطان نے ہرات مین ایک بڑا عالیشان مدرسہ بنایا اور اسکو بڑی تعظیم و تکریم سے وہان کا مدرس مقرر فرمایا تو
فرقہ کرامیہ کو جو تشبیہ و تجسیم کے قایل ہین یہہ امر ناگوار گذرا اسپر فقہا کرامیہ اور حنفیہ اور شافعیہ فیروزکوہ مین غیاث الدین کے
دربار مین جمع ہوئے اور قاضی عبد المجید بن عمر المعروف بابن قدوہ کا جو فرقہ کرامیہ کا سرگروہ تھا فخر الدین سے مناظرہ ہوا جب
غیاث الدین وہان سے چلا گیا تو فخر الدین نے ابن قدوہ کو گالی گلوچ دینی اور ایذا رسانی شروع کی اور ابن قدوہ نہایت ادب سے
مقابلہ کرتا رہا جسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ کرامیہ نے ایک بہا مفسدہ برپا کیا اور غیاث الدین نے اسکو وہان سے نکلوا دیا اور یہہ ہرات مین واپس آیا

ابن اثیر جزری برادر عزالدین صاحب تاریخ کامل

مبارک - بن محمد بن محمد بن عبدالکریم المعروف با بن اثیر جزری عزالدین جزری صاحب تاریخ کامل کا بہائی ہی علم تاریخ اور ادب اور نحو اور حدیث اور تفسیر مین بڑا ماہر تھا علم نحو اسنے ابن دہان سے حاصل کیا تصنیفات بدلیعہ اور رسایل وسیعہ اسنے تصنیف کئے کتاب الانصاف فی الجمع بین الکشف والکشاف اور کتاب فی صنعۃ الکتابۃ اور ابن دہان نحوی کی کتاب الفصول کی شرح بدیع نام اور ایک دیوان عجیب وغریب تصنیف کیا جزیرہ ابن عمر مین ۵۵۵ھ مین پیدا ہوا اور پنجشنبہ کے دن سلخ ذالحجہ ۶۳۰ھ مین شہر موصل مین فوت ہوا - کہتے ہین کہ اسکی لات کو تشنج ہو گیا تھا اسلئے ناچار ہو کر خانہ نشین ہوا ایک شخص مغرب کا باشندہ اسکی بہائی عزالدین کو آکر کہنے لگا کہ مین اسکا علاج کرتا ہون اور صحت ہونے تک کچھ اجرت نہ لونگا - اور روغن بنا کر اسکی لات کو مالش کرنے لگا تہوڑے دنون مین آثار صحت کے نمایان ہونے لگے اسنے اپنے بہائی عزالدین کو کہا کہ اس طبیب کو کچھ دیکر رخصت کر دینا چاہئے کیونکہ اب مین بیماری کے باعث بڑے آرام مین ہون اور کسی رئیس وزیر کے یہان مجھے جانا نہین پڑتا بلکہ وہ خود مشورہ کیواسطے میرے پاس آتے ہین اگر مین تندرست ہو گیا تو پہر مجکو وہی تکلیف جانے آنیکی ہو گی اوسکی بہائی نے طبیب کو کچھ دیکر رخصت کیا اور یہہ چند روز زندہ رہکر اسی بیماری سے فوت ہوا جزیرہ ابن عمر ایک شہر موصل کے شمال کیطرف واقع ہی چونکہ دجلہ نے چارونطرف سے اوسکا احاطہ کیا ہوا ہی اسواسطے اسکا نام جزیرہ پڑا واقدی کہتا ہے کہ ایک شخص عبدالعزیز بن عمر نام فراہل برقعید مین سے اوسکو بنایا ہی واللہ اعلم

ابن دہان نحوی

ابوبکر مبارک بن ابیطالب مبارک وجیہ لقب المعروف با بن دہان نحوی شہر واسط مین پیدا ہوا اور وہین پرورش پائی اسنے ابن سوادی شاعر وغیرہ سے علم تحصیل کیا اور ابن انباری اور ابن خشاب نحوی کی مصاحبت اور مجالست سے بڑا فایدہ پایا پہلے حنبلی تہا پہر حنفی ہوا پہر مدرسہ نظامیہ مین علم نحو کا مدرس مقرر ہوا اور اوس مدرسہ کے بانی نے یہہ شرط کی ہوی ہتی کہ اس عہدہ پر شافعی المذہب

مقرر کیا جاویگا اسلیئے یہہ شافعی ہوا یہہ شخص بڑا بیہودہ گو اور حریص اور مدعی تہا [illegible] مین شہر واسط

مین پیدا ہوا اور [illegible] مین بغداد مین فوت ہوا ۞

مظفر الاعمی شاعر

ابو العز مظفر بن ابراہیم بن جماعہ بن علی بن شامی بن احمد بن ناہض بن عبد الرزاق شاعر مجید

اور ادیب اریب اور عروضی تہا اور علم عروض مین ایک مختصر سا رسالہ بہی تصنیف کیا شعر بہت فصیح کہتا تہا ولادت

اسکی پانچوین جمادی الآخر سنہ ۵۴۴ھ بمقام ملک مصر مین ہوئی اور ہفتہ کے دن ۹ محرم الحرام سنہ ۶۲۳ھ مین مرگیا

ابن عنین شاعر

ابو المحاسن محمد بن نصر الدین بن نصر بن حسین بن عنین انصاری شرف الدین لقب کوفی اصل

دمشقی مولد شاعر مشہور تہا اور خاتمہ شعراء کا سمجہا اسکے بعد کوئی شاعر اسکا ہم پلہ نہین ہوا ہجو اور

لوگون کے عیب چینی کیطرف بڑا مایل تہا شام اور عراق اور جزیرہ اور آذربیجان اور خراسان

اور غزنہ اور خوارزم اور ماوراء النہر وغیرہ ملکونکی سیاحت کی ابن خلکان کہتا ہے کہ مین ابن عنین

سے سنہ ۶۲۲ھ مین شہر اربل مین ملا لیکن اس سے کچہہ حاصل کرنیکا اتفاق نہوا اور وہ یہی بیان کرتا ہے

کہ مینے ملک قاہرہ مین سنہ ۶۴۶ھ مین خواب مین دیکہا کہ ابن عنین کی ہاتہہ ایک سرخ ورق ہے اور

اوسمین تقریبًا پندرہ شعر ہین اور ابن عنین کہہ رہا ہے کہ مینے یہہ شعر ملک مظفر والی حماۃ کی

مدح مین بنائے ہین اور ملک مظفر اور ابن عنین دونو اسوقت فوت ہوئے تہے لیکن اوسنے

وہ اشعار مجلس مین سنائے اور اونسے مجہے ایک بیت بہت پسند آیا جس کو مینے یاد کرکے لوگون

مین مشتہر کیا اور وہ شعر یہہ ہے ۞

والبیت لا یحسن انشادہ ٭ الا اذا احسن من شادہ

ابن عنین دمشق مین ملک معظم کے وقت عہدہ وزارت پر مامور ہوا یہہ شاعر سنہ ۵۴۹ھ مین پیدا ہوا اور سنہ ۶۳۰ھ مین فوت ہوا

ابن المستوفی

ابو البرکات مبارک بن ابو الفتح احمد بن مبارک بن موہوب شرف الدین لقب معروف بابن مستوفی

اربلی رئیس جلیل القدر کثیر التواضع واسع الکرم جامع الفضایل والفوا ضل تھا علم حدیث اور اسما رجال اور اوسکے تمام متعلقات اور علم ادب اور علم حساب مین مہارت کلی رکھتا تھا ممالک دور دراز سے بڑے بڑے اہل علم استفادہ کیواسطے اسکے پاس آتے تھے اسنے چار جلدون مین تاریخ اربل اور کتاب النظام فی کتاب شعر المتنبی وابی تمام اور ایک دیوان فصیح اور کتاب شرا لصیغہ علم ادب مین تصنیف کی ابوالبرکات ۵۶۴ھ مین پیدا - اور ۶۳۷ھ مین فوت ہوا اور اسکا مرثیہ یوسف بن نفیس اربلی معروف بہ شیطان الشام نے کہا اور یہہ شیطان الشام ۵۸۸ھ مین اربل مین پیدا ہوا اور موصل مین ماہ رمضان ۶۳۶ھ مین فوت ہوا ‌‌‌‌‌‌‌‌

فقیہہ قمراوی

ابوالفضایل موسی بن محمد بن موسی بن احمد بن عیسی کنانی معروف بقمراوی نجم الدین اسکا لقب تھا اور علم فقہ اور ادب مین مشہور فاضل تھا اسنے ایک قصیدہ علی قیروانی مذکور کے بحر وقافیہ پر کہا تھا جسکے چند شعر یہہ ہین ‌‌‌ قد مل مریضک عودہ ‌ ودعا لی اوسہرہ حسدہ ‌ لم یبق جفاک سوی نفس ‌ زفرات الشوق تصعدہ ‌ ھاروت یعنعن فن السحر ‌ الی عینیک ویسندہ - یہہ فاضل ۵۹۱ھ مین پیدا ہوا اور آخر ماہ صفر ۶۵۰ھ مین فوت ہوا - قمراوی قمراو کیطرف منسوب ہے - جو ایک موضع صرخد واقع شام کے مضافات مین سے ہے ‌

ابن الابار

محمد بن عبداللہ بن ابی بکر بن عبداللہ بن عبدالرحمن کاتب معروف اور ادیب مشہور ملقب با بن الابار تھا ۵۹۵ھ مین پیدا ہوا - علم ادب اور تاریخ مین امام وقت تھا فصاحت و بلاغت نظم و نثر عربی مین دستگاہ کامل رکھتا تھا کتاب تحفۃ القادم اور کتاب ایماض البرق وغیرہ اسکی تصنیف ہین حاکم تونس نے اس خیال سے کہ اسکے باعث سے بغاوت پھیلیگی ۶۵۸ھ مین اسکو قتل کردیا ‌

محقق طوسی مصنف اخلاق ناصری - محمد بن حسن طوسی نصیر الدین لقب

بڑا عالم فاضل حکیم فلسفی علامۂ زمان وفہامۂ دوران تہا شہر طوس مین پیدا ہوا اور وہین آنے پر ورش
پائی علم حکمت مین دو واسطہ سی شیخ ابو علی سینا کا شاگرد ہے اکثر علوم وفنون مین اسنے کتابین تصنیف
کین لیکن مشہور ہین شرح اشارات اور شرح صد کلمہ بطلیموس و تجرید در علم کلام و اوصاف الاشراف در علم
سلوک و اخلاق ناصری وغیرہ ہین چند مدت قہستان اور قلاع ملاحدہ اسماعیلیہ مین رہا اور بعض
وقت محبوس بہی ہوا جب ایلخان نے اس ملک کو فتح کیا تو یہہ فاضل انکی قید سے رہائی پاکر ایلخان
سے ملا۔ اور اسنے اسکی بڑی قدر و منزلت کی اور اسکو اپنا مصاحب بنایا لوگ تو اسکو شیعہ کہتے ہین
لیکن یہہ اسکی برخلاف اخلاق ناصری مین بیان کرتا ہے۔ یہہ فاضل کبہی کبہی شعر بہی کہتا
تہا چنانچہ اسنے یہہ شعر بابا افضل کاشانی کیطرف بطریق سوال لکہکر بہیجے تہے۔ نظم۔ اجزای پیالہ
کہ در ہم پیوست ✤ بشکستن آن روا نمیدارد دست ✤ چندین سر و پای نازنین و سر و دست
از بہر چہ ساخت و زبرای چہ شکست۔ بابا افضل جو بڑا حکیم اور صوفی تہا اسنے یہہ جواب دیا۔ نظم۔
تا گوہر جان در صدف تن پیوست ✤ از آب حیات صورت آدم بست ✤ گوہر چو تمام شد صدف تا بشکست
بر طرف کلاہ گوشہ نشست۔ کہتی ہین کہ ۵۹۷ھ مین یہہ پیدا ہوا اسی برس اسکا باپ فوت ہوا۔ اور یہہ ۷۷ سالکا ہوکر ۶۷۲ھ مین فوت ہوا ✤ سلطان
ابن واصل۔ قاضی القضاۃ علامہ جمال الدین محمد بن سالم بن واصل فاضل اجل تہا علم منطق ہندسہ اصول فقہ ہیئت
تاریخ مین بڑا ماہر تہا اسنے بہت عمدہ کتابین تصنیف کین۔ اور اغانی کا بہت اچہا اختصار کیا۔ م
قشیری بن ابو الفتح محمد مجد الدین علی بن وہب بن مطیع قشیری قوصی قاضی القضاۃ سر دفتر علمای
روزگار اور سر آمد فضلای نامدار تہا علم ادب اور شعر مین مہارت کامل رکہتا تہا اسکی والدین
قوص سے حج کیواسطے چلے آتی تہے تو شنبہ کے دن ۲۵ شعبان ۶۲۵ھ مین راستہ مین یہہ فاضل
پیدا ہوا اور اسنے شہر قوص مین پرورش پائی اور مصر و شام مین جاکر علم حاصل کیا۔ حافظ
فتح الدین کہتا ہے جسقدر مین نے علمای کرام دیکہے ہین اونمین سے کوئی اسکی برابر نہین دیکہا
اسنے عربی مین ایک دیوان تصنیف کیا جو فصاحت و بلاغت سے پُر ہے کہتے ہین کہ ساتوین صدی
کی ابتدا مین یہہ ہی عالم ہوا ہے امام نووی نے اسکیطرف خط لکہا اور اونہین اسنے یہہ شعر درج کیا ✤

لکل زمان واحد یقتدی وھذا زمان انت لا شک واحد

ہر زمانے مین کوئی یگانہ ہوتا ہے جسکی پیروی کی جاتی ہے اور اس زمانہ مین بے شک تو ہی یگانہ ہے گیارہوین ماہ صفر جمعہ کے دن ۶۲۰ھ مین اسکی وفات ہوئی ؁

جمال الدین قرشی صاحب صراح

ابو الفضل محمد بن عمر بن خالد معروف بجمال قرشی عالم فاضل تھا جمیع علوم عربیہ مین اسکو مہارت کامل تھی لیکن سب سے بڑھکر لغت کیطرف اسکو بہت توجہ تھی اسنے صحاح جوہری کو مختصر کرکے ایک عجیب غریب کتاب لغت مین لکھی اور اسکا نام صراح فی لغات الصحاح رکھا یہہ کتاب نہایت مفید اور مقبول طبایع اہل فن ہے اس کتاب کے دیباچہ مین اسنے لکھا ہے کہ مینے بہت مدت تلاش کرکے صحاح کو کاشغر کے مدرسہ برہانیہ مسعودیہ سے حاصل کیا چونکہ وہ کتاب بڑی طویل تھی اسلیئے اسکا مختصر کرنا شروع کیا اور کاشغر مین ۶۸۱ھ مین اوسکی تسوید سے فارغ ہوا اور دوشنبہ کے دن ۲۳ ماہ ذی القعدہ ۶۸۱ھ مین اوسکو بہمہ وجوہ تیار کرکے قابل انتساخ کیا اسنے اپنی کتاب کی صفت مین یہہ شعر کہے ہین

ھذا الصراح من الصحاح مروق یصفو شرابا لا وما بمرنق
یسقی بہ الفھم ندمان النھی کاسی فواید مطرف و معتق
فاشرب لتحظی کاسا لا اذکیس یحظی لہا و حظا منہ لا احمق

یہہ فاضل آٹھوین صدی ہجری مین فوت ہوا ؁

ابن حیان نحوی

ابن حیان محمد ابن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان شیخ الزمان و امام النحاۃ اثیر الدین غرناطی علم نحو ادب اور حدیث و تفسیر مین ید طولے رکھتا تھا تفسیر بحر المحیط اور شرح تسہیل اسنے تصنیف کین ـ غرناطہ مین ۶۵۴ھ مین پیدا ہوا اور ۷۴۵ھ مین قاہرہ مین فوت ہوا اوسنے یہانتک کمالیت حاصل کی کہ اپنے اوستاد کی عین حیات ہی مشہور اور مقدم ہوا ؁

قطب الدین شیرازی ـ محمود بن مسعود بن مصلح فارسی ابو الثنا کنیت قطب الدین لقب

۶۳۴ھ مین پیدا ہوا نصیر طوسی سے پڑہتا رہا اور بغداد و دمشق و مصر مین مدت تک رہا اور تبریز مین آکر متوطن ہوا معقولات مین امام زمانہ تہا شرح مختصر ابن حاجب اور شرح مفتاح اور شرح کلیات قانون اسنے تصنیف کین روم مین بہی گیا اور اوسکے والی نے اسکی بڑی قدر و منزلت کی اور سیواس کا قاضی بنایا متقی اور پرہیزگار تہا نماز با جماعت پڑہتا تہا اور شرح السنہ بغوی کا اکثر مطالعہ کرتا تہا اور جب کوی کتاب تصنیف کرتا تھا تو صایم الیوم اور ساہر اللیل ہوتا تھا ماہ رمضان ۷۱۰ھ مین فوت ہوا۔

قطب الدین رازی

محمد بن محمد ابو عبد اللہ کنیت اور قطب الدین لقب المعروف بقطب تحتانی علوم عقلیہ و نقلیہ مین امام تہا دمشق مین آیا اور مرتے دم تک وہین رہا تاج الدین سبکی بیان کرتا ہے کہ جب یہ ۷۶۳ھ مین دمشق مین آیا تو ہم اسکا شہرہ سنکر اسکی ملاقات کو گئے اور مباحثہ کیا اور اوسکو منطق و حکمت مین امام اور تفسیر و معانی و بیان و نحو مین بڑا عالم معتبر پایا تفسیر کشاف کا حاشیہ سورۂ طہ تک اور شرح مطالع اور شرح شمسیہ اور شرح اشارات وغیرہ تصنیف کین ماہ ذیقعدہ ۷۶۶ھ مین فوت ہوا۔

اقصرای شارح موجز

محمد بن محمد فخر الدین رازی جمال الدین لقب محقق عارف اور متقی کامل حسن السیرت تہا مسلسل نام مدرسہ مین مدرس رہا اس مدرسہ کے بانی نے یہہ شرط کی ہوی تہی کہ اس مدرسہ کا مدرس وہ شخص بنایا جاویگا جسکو صحاح جوہری کی یاد ہوگی پس اقصرای کے سوا کوی شخص اسکو نہ ملا جو اس شرط کو پورا کرے۔ اقصرای نے تفسیر کشاف کا حاشیہ لکہا اور علم بلاغت مین الیضاح کی شرح اور طب مین موجز کی شرح جو آجکل متداول ہے لکہی ۸۰۰ ہجری کے بعد فوت ہوا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی کتاب انتباہ مین لکہتے ہین کہ اقصرای اصل مین اق صرای کیطرف منسوب ہے اور اق کے معنی سفید اور صرای معرب سرای کا ہے اور سرای کے معنی محل فراخ کے ہین پس مجموعہ کے معنی سفید محل ہے

محقق دوانی مصنف اخلاق جلالی

محمد بن اسعد دوانی جلال الدین اسکا لقب تھا علوم عقلی و نقلی مین محقق کامل تھا اسکی تمام تصنیف

اسکی کمالات علمی پر دال ہین - اسنے شرح تجرید قوشجی اور شرح مطالع پر حاشیہ لکہا اور اپنے ہمعصر صدرالدین شیرازی کے ساتہ مباحثے اور مناقشے کرتا رہا جنمین اکثر یہہ ہی غالب رہا اور ایک رسالہ انموذج العلوم تصنیف کیا جسمین علوم مختلفہ اور فنون متفرقہ کے معرکۃ الآرا مسایل کا بیان کیا ہے اسنے اپنے باپ سعدالدین اسعد سے علوم عقلیہ اور فنون ادبیہ اور فقہ و تفسیر اور ادر علوم حاصل کئے اور اسکے باپ نے بڑے بڑے فضلاے جلیل القدر سے علم پڑہا جنمین سے مشہور سید شریف جرجانی ہے اور محقق دوانی صاحب قاموس سے ہی پڑہتا رہا اور سوا انکے اسکے اوستاد اور بہی بہت ہین جنکا لکہنا موجب طوالت ہے اور اسنے عقاید عضدی کی شرح اور ہیاکل نور کی شرح اور تہذیب المنطق کی شرح اور سورۃ اخلاص کی تفسیر لکہی ہے سنہ ۹۰۸ یا ۹۱۸ مین قصبہ دوان مین جو گازرون کے پاس واقعہ ہے فوت ہوا ہو

صدرالدین شیرازی

محمد شیرازی علم حکمت و فلسفہ مین بڑا ماہر تہا اسنے شرح تجرید اور شرح مطالع اور شرح شمسیہ پر حاشیے لکہے اسکی تصنیفات اسکی ذکاوت اور تبحر پر دال ہے اور اکثر اسکی مباحثے محقق دوانی کے ساتہ ہوتے رہے اسنے شیراز مین مدرسہ بنایا اور اسمین درس دیتا رہا اسکا باپ ملک شیراز کا ایک بڑا رئیس اعظم اور سردار مفخم مرجع الاشراف والاعیان تہا اور اسکا بیٹا غیاث الدین جو تحقیق اور تدقیق مین مشہور فی الآفاق تہا اپنے باپ کی وفات کے بعد اسکا قایمقام ہوا صدرالدین سنہ ۸۲۸ مین پیدا ہوا - اور ماہ رمضان سنہ ۹۰۳ مین فوت ہوا اور غیاث الدین سنہ ۹۴۸ مین مر گیا

علامہ تفتازانی

مسعود بن عمر سعدالدین تفتازانی عالم اجل اور فاضل اکمل تہا ماہ صفر سنہ ۷۲۲ مین قریہ تفتازان مین جو مضافات نسا مین ہے پیدا ہوا اور تہوڑی مدت مین جمیع علوم سے فارغ ہوا اور علوم و فنون مین اسقدر کمالیت پیدا کی کہ کوئی اسکے ہمسرون سے اسکے درجہ تک نہ پہونچا اور کتب مفید عام اسنے تصنیف کین چنانچہ اسنے زنجانی کی شرح ۱۶ برس کی عمر مین شہر ترمذ مین سنہ ۷۳۸ مین

میں بنائی ہیں مطول اور مختصر المعانی اور سعدیہ شرح شمسیہ اور شرح عقاید اور شرح قسم ثالث مفتاح سکاکی اور تلویح اور حاشیہ شرح مختصر الاصول عضدی اور فتاوی حنفی اور حاشیہ تفسیر کشاف وغیرہ کتابیں کا ہیں امیر تیمور گورکان اسکی بڑی عزت کرتا تھا اور اسکو اپنے پاس بڑی شان وشوکت سے بٹھلاتا تھا اسلئے اسکے ہمسر اسپر بڑا رشک کرتے تھے - علامہ مذکور اور سید شریف علی جرجانی میں بڑے بڑے مباحثے ہوتے رہے جنکا بیان سید شریف کے تذکرہ میں لکھا گیا ہے - پیر کے دن ۲۲ محرم ۷۹۲ھ میں شہر سمرقند میں فوت ہوا اور سرخس میں اسکی نعش کو لیجا کر چہارشنبہ کو ۹ جمادی الاول کو دفن کیا میر سید شریف نے اسکی تاریخ وفات کہی ہے بیت

عقل را پرسیدم از تاریخ سال رحلتش * گفت تاریخش یکے کم طیب اللہ ثراہ *

مجد الدین فیروزآبادی صاحب قاموس

محمد بن یعقوب بن محمد بن ابراہیم بن عمر بن ابی بکر بن احمد بن محمود بن ادریس بن فضل اللہ بن شیخ الاسلام ابی اسحق کازرونی المشہور شیخ مجد الدین فیروزآبادی لغوی صاحب قاموس وغیرہ کازرون میں ماہ ربیع الاول ۷۲۹ھ میں پیدا ہوا سات برس کی عمر میں قرآن مجید یاد کرکے شیراز میں گیا اور علم ادب اور لغت اپنے باپ اور شیخ عبداللہ بن محمود وغیرہا سے حاصل کیا اور بہت شہرت ہوئی اور اختصار لغات میں یگانہ زمانہ ہوا بغداد میں مدت تک مدرس رہا اور اسکے گرد نواح کے لوگ مستفید ہوتے رہے علم وفضل میں اسقدر ترقی کی کہ ملک اشرف اسمعیل والی زبید نے اسکی شاگردی اختیار کی اور اپنے لڑکی کی شادی اس سے کردی جس سے اسکو یہانتک خصوصیت حاصل ہوئی کہ جس ملک میں جاتا تھا اسکی بڑی تعظیم وتکریم وہاں کے حاکم بجالاتے تھے چنانچہ ملک منصور والی تبریز اور سلطان بایزید خان بن عثمان والی روم اور بادشاہ مصر اور ابن ادریس حاکم بغداد اور امیر تیمور بادشاہ ہند وغیرہ اسکی خدمت اور تواضع حد سے زیادہ کرتے تھے اسکا مقولہ ہے کہ میں نے پچاس ہزار مثقال سونے کی کتابیں خریدی ہیں تصنیفات اسکی بکثرت ہے چنانچہ بصایر ذوی التمییز فی لطایف الکتاب العزیز و تنویر المقیاس

فتح المبین ... تفسیر فاتحة الکتاب - در النظم - حال الخلاص - شرح خطبہ کشاف

شوارق الاسرار ... شرح بخاری کی شرح بیس جلد مین - اسعاد بالاصعاد - تحفہ عنبریہ - احاسن

اللطائف فی فضل ... روضة الناظر فی ترجمہ شیخ عبد القادر - مرقات و فیہ فی طبقات حنفیہ نزہة

الاذہان فی تاریخ اصفہان - درر اللآلی - سفر السعادة قاموس جو لغت مین معتبر اور بڑی مشہور و

معروف کتاب ہے شرح قصیدہ ... وغیرہ تصنیف کین کرمانی کہتا ہے کہ یہہ فاضل نظم و نثر فارسی و

عربی مین یکتائے زمانہ تھا جب یہہ شخص امیر تیمور سے ملا تو اوسنے اسے ایک لاکھہ درہم عطا کیا وفات

اسکی زبید مین بیسوین شوال ...ھ مین ہوئی اور عمر نوے سال سے زیادہ تھی فیروز آباد

شیراز مین ایک شہر کا نام ہے *

کاتب چلپی مصنف کشف الظنون

مصطفی بن عبد اللہ قسطنطینی المشہور بکاتب چلپی عالم فاضل تھا علم تاریخ مین بڑا ماہر تھا اسنے ایک کتاب کشف الظنون نام لکہی جسمین تمام کتب مصنفہ اسلام اور قبل اسلام کا حال مع حالات اونکے مصنفون کے درج کیا ہے اس قسم کی کتاب آجتک سوائے اسکی کوئی تصنیف نہین ہوئی اس کتاب کی تسوید و تبییض اسنے ۱۰۵۸ھ مین دو مہینے مین کی اور ۱۰۶۷ھ مین فوت ہوا *

حرف النون

نابغہ جعدی

نابغہ جعدی صحابی جلیل القدر اور شاعر نامور ہوئے ہین انکے نام مین اختلاف ہے بعضے قیس بن عبد اللہ اور بعضے حبان بن قیس بن عبد اللہ بن عمرو بن عدس بن ربیعہ بن جعدہ کہتے ہین اور وجہ لقب نابغہ کی یہہ ہے کہ آپ زمانہ جاہلیت مین بہت فصیح شعر کہتے تھے پہر آپنے تیس سال تک بالکل شعر کہنا ترک کر دیا تہا اور نابغہ لغت مین اوسکو کہتے ہین جو بالکل شعر نکہتا ہو پہر یکایک نہایت عجیب غریب شعر کہنے لگے ہین چونکہ پہلے اونہون نے شعر کہنا ترک کر دیا تہا اسلیے گویا یہہ شاعری نئی پہر جب کہنے لگے تو نابغہ ہوئے اور آپ شاعر محسن طویل العمر اور نابغہ ذبیانی سے اسن اور اکبر ہوئے ہین عمر آپکی

ایکسو اسّی سال اور بقول بعض دوسو بیس اور بقول اصمعی دوسو تیس سال کی ہو اور عبد اللہ بن زبیر کے عہد تک زندہ رہی زمانہ جاہلیت مین بہی انکو اشعار سوحدانہ ہوتے تھے جیسے ؎

الحمد للہ الذی لا شریک لہ من لم یقلہا فنفسہ ظلما

شکر اوس خدا کا جسکا کوئی شریک نہین جو شخص اس بات کا قایل نہوا اوسنے اپنے نفس پر ظلم کیا اور ابو تمام طائی حماسہ مین بہی انکے اشعار لایا ہے ؎

نضر بن شُمیل نحوی

ابو الحسن نضر بن شمیل بن خرشہ تمیمی مازنی نحوی بصری فقہ حدیث ادب وغیرہ علوم و فنون مین بڑا ماہر تہا حدیث مین اسکی روایت بڑی معتبر ہے خلیل بن احمد کے مصاحبون مین سے تہا ابو عبیدہ سے روایت ہے کہ جب نضر بصرہ مین افلاس سے تنگ آکر خراسان کو چلا تو تین ہزار محدث اور نحوی اور لغوی اور عروضی اور اخباری نے اسکی مشایعت کی حریری درۃ الغواص مین لکھتا ہے کہ خلیفہ مامون کو اس حدیث مین کہ اذا تزوج الرجل المرأۃ لدینہا وجمالہا کان فیہا سداد من عوز سداد بفتح سین یاد تھا نضر نے کہا اے امیر المومنین سداد بالفتح یہان خطا ہے اسکو اسجگہہ بالکسر پڑہنا چاہئے اور یہہ خطا آپکی نہین ہے ہشیم نے یون ہی روایت کی ہے خلیفہ نے کہا ان دونوں مین کیا فرق ہے نضر نے کہا سداد بالفتح کے معنی قصد فی الدین اور السبیل کے ہین اور سداد بالکسر معنی اور ہر چیز جس سے رخنہ کا انسداد اور نقصان کی تلافی کی جائے۔ خلیفہ نے کہا تمہین کوئی سند بہی یاد ہے اسنے یہہ شعر عرجی شاعر کا پڑہا ؎

اضاعونی وای فتی اضاعوا لیوم کریہۃ وسداد ثغر

خلیفہ نے اسوقت اسکو پچاس ہزار درہم عطا فرمایا۔ اسنے کتاب الاخباس پانچ جلد مین جسمین پانچ انواع مختلفہ کا بیان ہے اور کتاب السلاح اور کتاب المعانی اور کتاب غریب الحدیث اور اور بہت عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کین ماہ ذی الحجہ سنہ ۲۰۳ھ مین شہر مرو علاقہ خراسان مین فوت ہوا

خبزارزی - ابو القاسم نصر بن احمد بن نصر بن مامون بصری معروف خبزارزی شاعر

اُمّی تھا لکھ پڑھ نہ سکتا تھا مگر شعر گوئی میں لگا نہ تھا اور خبز آرزی اسکو اسواسطے کہتے تھے کہ بصرہ کے شہر میں (مربد بصرہ میں ایک محلہ کا نام ہی) ایک دکان میں آرد کی روٹی پکاتا تھا اور اشعار عاشقانہ پڑہتا تھا اور لوگوں کا ازدحام اسکے آس پاس رہتا تھا اور اسکے شعر سنکر لوگ بڑے خوش ہوتے تھے اور تالی بجاتے اور اسکے حال کو دیکھکر بہت تعجب کرتے تھے۔ ابو الحسین محمد بن محمد بن لنکک باوجودیکہ شاعر عدیم المثل تھا پہر بہی اسکی دکان پر آکر بیٹھتا اور اسکے شعر سنکر نہایت محظوظ ہوتا تھا۔ ابو الحسین نے نصر کے شعروں کا ایک دیوان جمع کیا نصر مدت تک بغداد میں رہا۔ خطیب نے اپنی تاریخ میں لکھا ہی کہ اسکے دیوان اور مقطعات کی روایت معافی اور ابن ذکا احریری۔ اور احمد بن منصور بن محمد بن حاتم وغیرہم ایک جماعت نے کی ہے ثعالبی کتاب الیتیمہ میں اسکی قطعہ لایا ہی چنانچہ دو چار شعر یہاں بطور نمونہ کے لکھے جاتے ہین

رأیت الهلال ووجه الحبیب فکانا هلالین عند النظر
فلم ادر من حیرتی فیهما هلال السماء ام هلال البشر
ولولا التورد فی الوجنتین وما راعنی من سواد الشعر

میں نے چاند اور معشوق کا چہرہ دیکھا پس وہ دونوں دیکھنے میں ہلال تھے میں اون دونوں میں حیرت میں آکر نہ سمجھہ سکا۔ آسمان کا چاند ہے یا آدمی کا چاند۔ اگر اوسکے دونوں رخسار کا گلابی رنگ ہوتا اور مجھے اپنی سیاہ بالوں کا نہ ڈراتا ہو

لکنت اظن الهلال الحبیب وکنت اظن الحبیب القمر

تو میں ہلال کو حبیب اور حبیب کو چاند خیال کرتا

فهذا یغیب وذا لا یغیب وما من یغیب کما من حضر

لیکن یہہ غائب ہوتا ہے اور وہ غائب نہیں ہوتا اور جو غائب ہو وہ اوس جیسا نہیں ہے کہ حاضر ہو یہہ شاعر سنہ ۳۱۷ھ میں فوت ہوا خبز ارزی بفتح خائی معجمہ و سکون بائی موحدہ و فتحہ زائی بعدہ ہمزہ پہر رائی مہملہ پہر زائی معجمہ نسبت طرف خبز ارز کے ہے ۔

ابن قلاقس

ابوالفتوح نصر اللہ بن عبداللہ بن مخلوف بن علی بن عبدالقوی بن قلاقس ملقب بقاضی اغر شاعر بے نظیر اور عالم جلیل تھا شیخ حافظ ابو طاہر احمد بن محمد سلفی کی صحبت سے اس شخص نے بہت فائدہ حاصل کیا اور اوسکی مدح میں نہایت عمدہ قصائد منظوم کیے۔ اخیر وقت میں بلاد یمن میں گیا اور عدن میں ابوالفرج یاسر بن ابی الندی بلال بن جریر محمدی وزیر محمد اور ابوالمسعود بن محمد عمران بن محمد والی یمن کی مدح میں بہت قصیدے کہے اور انعام وافر اور مال و متاع بہت سا لیکر جہاز پر سوار ہوا راستہ میں جہاز ٹوٹ گیا اور تمام مال و متاع متصل جزیرہ ناموس کے جو دہلک کے قریب ہے پانچویں ماہ ذیقعدہ یوم جمعہ ۵۶۳ھ کو غرق ہوا۔ ابن قلاقس تنہا بستہ پھر وزیر مذکور کے پاس گیا اور ایک قصیدہ نہایت فصیح و بلیغ کہکر لیگیا جسکے عوض میں پھر اوسنے اسکو بہت سا مال و متاع عطا فرمایا۔ ولادت اس شاعر کی سرحد اسکندریہ میں چہارشنبہ کے دن ۱۴ ماہ ربیع الاول ۵۳۲ھ میں ہوئی اور تیسری شوال ۵۶۷ھ میں فوت ہوا۔ قلاقس جمع قلقاس اور قلقاس بضم بیخ نبات جسکو پکا کر قوت باہ کے زیادہ ہونے کے واسطے کہاتے ہیں اور اوسکی مداومت سودا پیدا کرتی ہے ∞

ابوالمرہف نمیری

ابوالمرہف نصر بن منصور بن حسن بن جوشن نمیری شاعر نامور ہوا لڑکپن میں نابینا تھا ابتدا میں بغداد میں آیا اور مرتے دم تک وہاں ہی رہا قرآن مجید کو یاد کیا۔ اور امام حنبل کے مذہب کی فقہ پڑہی اور علم حدیث قاضی ابوبکر بن عبدالباقی انصاری اور ابوالبرکات عبدالوہاب بن المبارک انماطی اور ابوالفضل محمد بن ناصر وغیرہ سے پڑہا اور علم ادب ابومنصور بن جوالیقی سے حاصل کیا شعر گوئی میں ید طولے رکھتا تھا خلفاء اور وزراء اور اکابرین کی مدح میں کئی قصائد کہے اور انعام اور صلے پائے اور عربی میں ایک نہایت فصیح و بلیغ دیوان تصنیف کیا ۱۴ سال کی عمر میں اسکی دونوں آنکھیں چیچک سے جاتی

مین ۱۳ جمادی الآخر ۵۱۰ھ یوم سہ شنبہ عصر کے بعد رقہ مین پیدا ہوا اور ۴ ربیع الآخر ۵۸۰ھ یوم سہ شنبہ بغداد مین فوت ہوا ‌‌٭

مُطَرّزی

ابوالفتح ناصر بن ابو المکارم عبد السید بن علی مطرزی فقیہ حنفی نحوی ادیب خوارزمی علم لغت اور ادب اور شعر مین یگانہ زمانہ اور امام وقت تھا - تصانیف اسکی بکثرت ہین چنانچہ اسنے مقامات حریری کی مختصر شرح جو طلب براری کے لئے بہت مفید ہے اور کتاب المغرب اون الفاظ عربیہ کے بیان مین جنکو فقہا استعمال مین لاتے ہین اور اقناع فی اللغۃ اور مختصر اصلاح المنطق اور مصباح فی النحو وغیرہ تصنیف کین ہین یہہ شاعر ۵۳۸ھ مین خوارزم مین پیدا ہوا اور وہین ۶۱۰ھ مین فوت ہوا ‌٭

ابن اثیر جزری

ابوالفتح نصر اللہ بن محمد جزری ابن اثیر مصنف کامل کا بہائی ہے جزیرہ ابن عمر مین پیدا ہوا اور اپنے والد کے ہمراہ شہر موصل مین گیا اور وہان علم ادب اور شعر مین بڑی کمالیت پیدا کی اور کتاب المثل السائر فی ادب الکاتب والشاعر اور الوشی المرقوم فی حل المنظوم تصنیف کین - اور ابو تمام طائی اور بحتری اور دیک الجن اور متنبی کے اشعار جمع کرکے ایک مفید کتاب بنائی ہے اور سوائے انکے اور دیوان اور رسائل عجیب وغریب تصنیف کئے ہیہ ... نقل اپنی کتاب الوشی المرقوم مین لکہتا ہے کہ مینے بے شمار شعر یاد کئے اور دیوان حماسہ اور دیوان ابی عبادہ بحتری اور دیوان متنبی کو بحفظ کیا اور کئی سال انکو پڑہتا رہا اب وہ میرے واسطے ایک امر خلقی اور طبعی ہوگیا ہے وفات اسکی ۶۳۷ھ مین ہوئی ٭

حرف الواو

ولید بن یزید

ولید بن یزید بن عبد الملک ۱۲۵ھ مین تخت نشین ہوا مگر لہو ولعب اور فسق وفجور مین یگانہ تھا

قرآن مجید اور خانہ کعبہ کی بھی اسنے بے ادبی کی اور زنا اور شراب نوشی مین سب فاجرون
سے بڑہگیا عربی مین اسکے اشعار اکثر شوخی و چالاکی اور فسق و فجور پر دال ہین چنانچہ
ایک روز اسنے یہہ آیات پڑہی۔ واستفتحوا وخاب کل جبار عنید من
وراءہ جھنم۔ تو اوسنے قرآن مجید منگواکر اسکو نشانہ تیر بنایا اور یہہ شعر کہے ؀

تھدد کل جبار عنید فھا انا ذاک جبار عنید
اذا ما جئت ربک یوم حشر فقل یا رب خرقنی الولید

یعنے تو ہر متکبر سرکش کو ڈراتا ہے۔ خبردار ہو وہ جبار عنید مین ہون۔ جب دن قیامت کے
تو اپنے خدا کے پاس آئے تو کہہ اے خدا مجھے ولید نے جلا دیا ہے اور اسکی اور بہی
اشعار مضامین فاحشہ سے اسقدر پر ہین کہ جنکے سننے سے نفرت آتی ہے سلطنت کا کام
بہی اسی وجہ سے نا درست رہا اور ایک سال سلطنت کرکے ۱۲۶ھ مین مقتول ہوا ؀

بحتری شاعر

ابو عبادہ ولید بن عبید بن یحییٰ بن شملال طائی بحتری شاعر نامور اور ادیب نکتہ دان ہمعصر ابو تمام کا
تہا منبج مین ۲۰۶ھ مین پیدا ہوا اور وہان ہی پرورش پائی پھر عراق مین گیا اور بہت سے
اشعار شہر حلب اور اوسکے گرد نواح کی تعریف مین کہی ابو بکر صوبے اپنی کتاب مین جو انکے
ابو تمام کے حالات مین لکہی ہے۔ روایت کرتا ہے کہ بحتری کہتا تہا کہ مین حمص مین ابو تمام
کے پاس گیا اور اپنے شعر اوسکو سنائے اور جو شاعر وہان آتا تہا ابو تمام کو ضرور اپنے شعر
سناتا تہا جب ابو تمام نے میرے شعر سنے تو بہت خوش ہوا اور سب شاعرون سے توجہ
چہوڑ کر میری طرف متوجہ ہوا۔ جب لوگ اوسکی مجلس سے مرخص ہوئے اوسنے کہا اے بحتری تو ان
سب شاعرون سے جنہون نے مجہے شعر سنائے ہین اشعر ہے ابو العلا معری سے کسینے پوچہا
کہ ابو تمام اور متنبی اور بحتری تینون سے کون اشعر ہے ابو العلا نے کہا ابو تمام اور متنبی
حکیم ہین اور ابو تمام شاعر ہے کسی نے بحتری سے پوچہا کہ تیرے شعر اچہے ہین یا ابو تمام کے اوسنے

کہا کہ اسکی جید میرے جیدون سے اچھی ہین اور میری ردیہ اوسکی ردیون سے افضل
ہین روایت کرتے ہین کہ حلب مین ایک شخص طاہر بن محمد ہاشمی تھا۔ اوسکا باپ ایک لاکھ
دینار ترکہ چہوڑ مرا طاہر نے وہ سب شاعرون اور زاہدون پر فی سبیل اللہ خرچ کیا بحتری نے
بہی وہان جانیکا قصد کیا جب حلب مین پہونچا اور اسنے سنا کہ اب وہ قرض کے باعث
گہر مین ہے۔ تو بہت نہایت غمگین ہوا اور غلام کے ہاتھ اشعار مدحیہ بہیجے جب طاہر بن محمد
نے اسے دیکہا تو رد دیا اور غلام کو بلوا کر کہا کہ میرے گہر کو بہیجدال اوس نے کہا آپ
قرضخواہون کے سامنے بہیجتے ہین اسنے کہا ضرور بہیجا ہے غرض اسنے تین سو دینار کو گہر بہیجا
اور تہیلے مین ایکسو دینار ڈالکر بحتری کے پاس ارسال کیا بحتری نے یہہ حال سنکر چند
شعر مدحیہ اور لکہکر اوس تہیلی کو واپس کیا۔ جب تہیلی اور وہ شعر طاہر کے پاس پہونچے تو
اوسنے اور بہیجا اوسی تہیلی مین ڈالکر واپس کی اور قسم دی کہ اب نہ واپس کرے جب وہ دینار بحتری
کے پاس پہونچے تو اوسنے یہہ شعر کہے ؎

شکرتک ان الشکر للعبد نعمۃ ✿ ومن یشکر المعروف فاللہ زائدہ
لکل زمان واحد یقتدی بہ ✿ وھذا زمان انت لاشک واحدہ

یہہ شاعر ۲۸۴ھ مین منبج مین فوت ہوا۔ اور اسکے اشعار متفرق پڑے ہوئے تھے پہلا ابوبکر
صولی نے ترتیب حروف پر اونکو جمع کیا پہر علی بن حمزہ اصفہانی نے حروف کی ترتیب کو
چہوڑکر انواع کی ترتیب پر جمع کیا جسطرح ابو تمام کے شعرونکو ان دونون نے جمع
کیا تھا۔ بحتری نے ابو تمام کیطرح کتاب الحماسہ اور کتاب معانی الشعر تصنیف کین شیاعرانہی
جد بحتر بن عتود بن عنین کی طرف منسوب ہے ؎

حرف الفاء

فرزدق شاعر

ابو فراس ہمام فرزدق بن غالب بن صعصعہ تمیمی ۱۱۰ھ مشہور اور سخنور معروف تھا فرزدق کے

معنے لغت مین زشت اور ترش رو اور اس گروہ نان کے ہین جو تنور مین گر کر جل جائے اور اس کا باپ غالب اپنی قوم کا سردار تھا فرزدق اپنے باپ غالب کی قبر کی بہت تعظیم کرتا اور اوسکی تعریف و توصیف مین سیکڑون شعر کہا تہا اور اسکے بزرگون مین سے اسکا دادا صعصعہ اول ایمان لایا ہے اور وہ جاہلیت مین بہی جلیل القدر عظیم الشان تہا اور فرزدق اور جریر کے ہجا جات اور مشاجرات عرب مین ضرب المثل ہین ـ بعضے فرزدق اور بعضے جریر شاعر کے شعرونکو ترجیح دیتے تہے ـ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہشام بن عبد الملک اپنے باپ کی جہین حیات مین حج کیواسطے گیا اور بیت اللہ کے گرد طواف کرکے لوگون کے اژدحام کے سبب استلام حجر نہ کرسکا آخر ناچار ہوکر منبر پر لوگون کے دیکہنے کے واسطے بیٹہا اتنے مین حضرت امام زین العابدین ابن امام حسین بن علی مرتضے تشریف لائے اور آپ جب طواف سے فارغ ہوئے اور حجر اسود کیطرف آنا چاہا تو لوگ خودبخود ہٹ گئے اور آپنے بڑی آسایش سے استلام حجر اسود کیا ہشام کے آس پاس صدہا شامی بیٹہے تہے کسینے اونہین سے پوچہا کہ یہہ کون زبردست شخص ہے جسکے واسطے خودبخود لوگ ہٹ گئے ہشام کہا مین نہین جانتا ـ فرزدق وہان حاضر ہوکر فے البدیہہ ایک قصیدہ امام زین العابدین کی مدح مین پڑہا جسکے چند شعر معہ ترجمہ یہان درج کئے جاتے ہین ؎

هذا الذی تعرف البطحاء وطأته ۔ والبیت یعرفه والحل والحرم

یہہ وہ شخص ہے کہ جسکی جائے قدم کو بطحاے مکہ اور بیت اللہ اور حل اور حرم پہچانتا ہے ؎

هذا ابن خیر عباد الله کلهم ۔ هذا التقی النقی الطاهر العلم

یہہ سب اللہ کے بندونمین سے نیک اور بزرگ کا فرزند ہے یہہ پرہیزگار پاک طاہر دانا اور سردار ہے

هذا ابن فاطمة ان کنت جاهلها ۔ بجده انبیاء الله قد ختموا

اگر تو جاہل ہے تو جان لے کہ یہہ بی بی فاطمہ کا بیٹا ہے اور اوسکی جد پر خدا کے پیغمبر ختم ہوے ہین غرض فرزدق نے وہین ایک لمبا قصیدہ آپکی شان مین پڑہا جسکو ہشام سنکر غضبناک

ہوا اور حضرت امام زین العابدین صاحب نے بارہ ہزار درہم اسکے عوض میں عطا فرمائے فرزدق نے کہا کہ اے امام مینے خدا کیواسطے آپکی تعریف کی ہے اور میری غرض صلہ حاصل کرنیکی نہین امام زین العابدین نے فرمایا کہ ہم اہل بیت جب کسی کو کوئی چیز بخشتے ہین تو پہر واپس نہین لیتے فرزدق نے اپنے چچا کی بیٹی نوار سے شادی کی تہی پہر آپس مین مخالفت ہوئی اور عبد اللہ بن زبیر کی پاس مقدمہ پیش ہوا خولہ بنت منظور بن ریان فزاری عبد اللہ بن زبیر کی عورت نوار کی طرفدار تہی۔ اور نوار اسکے گہر مین آکر سکونت پذیر ہوئی اور فرزدق حمزہ بن عبد اللہ بن زبیر کے پاس اترا عبد اللہ بن زبیر نے حکم دیا کہ فرزدق نوار کے پاس نہ جائے جبتک کہ وہ دونون بصرہ مین جاکر وہان کے عامل کو مقدمہ فیصل کرنیکیواسطے حاکم نہ بنائین پس چند مدت تک فرزدق کا اتفاق نوار سے رہا اور اس سے کچہہ عرصہ کے بعد اولادین پیدا ہوئی جنکا نام لبطہ۔ سبطہ۔ خبطہ۔ رکضہ۔ زمعہ تہا اور کلطہ وحلطہ بہی اسکی اولاد سے کہتے ہین۔ آخر فرزدق نے نوار کو طلاق دیا اور بہت پریشان ہوا فرزدق کی وفات جریر شاعر سے چالیس روز اول سنہ ۱۱۰ہجری مین ہوئی ؁

ہلال شاعر

ہلال بن خالد بن ارقم بن قسیم بن ناشرہ بن سیار بن رزام بن مازن بن مالک بن عمرو بن تمیم شاعر اسلامی بنی امیہ کیوقت ہوا ہے لیکن ابو الفرج اصبہانی صاحب اغانی بیان کرتا ہے کہ شاید اسنے کچہہ زمانہ سلطنت عباسیہ کا بہی پایا ہے ؁

ابن کلبی نسابہ

ابو المنذر ہشام بن ابو النضر محمد بن سائب بن بشر بن عمرو کلبی نسابہ کوفی علم انساب مین بڑا ماہر تہا اسنے ایک مفید کتاب مسمی بکتاب الجمہرہ انساب مین تصنیف کی یہہ شخص کہتا تہا کہ مجہے چچا ہمیشہ قرآن کے نہ یاد کرنے سے عتاب کرتا تہا سو مینے تین روز مین قرآن مجید یاد کر لیا اور اسکی تصانیف بہی کثیر ہین چنانچہ کتاب حلف عبد المطلب وخزاعہ۔ کتاب حلف الفضول۔ کتاب

حلف تمیم وکلب - کتاب المناقدات - کتاب بیوتات ربیعہ - کتاب الکنی - کتاب اشرف قصی و
ولدہ فی الجاہلیۃ والاسلام - کتاب القاب قریش - کتاب القاب یمن - کتاب المثالب
کتاب النوافل - کتاب ادعاء معاویہ زیاداً - کتاب اخبار زیاد بن ابیہ - کتاب صنائع قریش
کتاب المشاجرات - کتاب المعاتبات - کتاب ملوک الطوائف - کتاب ملوک کندہ - کتاب فخر
ولد نزار - کتاب تفریق الاول - کتاب طسم وجدیس وغیرہ کہتے ہیں کہ اسکی تصنیف ایکسو
پچاس سے زیادہ ہیں اور سب اچھے اور عمدہ اور انفع اور احسن ہیں وفات اسکی ۲۰۴ھ میں ہوئی

بدیع اصطرلابی

ابو القاسم ہبۃ اللہ بن حسین بن یوسف یا احمد المعروف ببدیع اصطرلابی شاعر نامور گذرا ہے
بغنی پرور تھا آلات فلکیہ میں بڑا استاد کامل تھا اور اس عمل سے خلیفہ مسترشد باللہ
کیوقت اسنے بڑا رتبہ پایا اور بہت مال ومتاع حاصل کیا اور اسکے بعد کوئی ایسا نہیں ہوا
اور شعر میں اس قدر استہزا اور تمسخر کو داخل کرتا تھا کہ الفاظ میں بھی فحش لاتا تھا
یہہ شخص ۵۳۴ھ میں فالج کی مرض سے مرگیا ہو

ابن القطان

ابو القاسم ہبۃ اللہ بن فضل بن القطان عبد العزیز بن محمد بن حسین بن علی بغدادی بن سردفتر
شعرائے نامدار وسرآمد بلغای ذوی الاقتدار ہوا ہے خلاعت ومجانت وتمسخر میں سب ہمعصروں
سے سبقت لیگیا تہا - اسنے شعر کی میں دیوان نہایت عمدہ فصیح وبلیغ تصنیف کیا اس کے
اشعار میں مضامین دلچسپ وخوب خاطر ہیں ابن قطان اور حیص بیص شاعر میں بہت معارضے
اور مقابلے ہوتے رہے ابن قطان اکثر ہجو میں شعر کہتا رہا ہے ۴۷۸ھ میں پیدا ہوا
اور شنبہ کے دن ۲۲ ماہ رمضان ۵۵۸ھ میں مرگیا - اور حضرت معروف کرخی کی مقبرہ میں دفن کیا گیا

حرف الیاء

یزید بن معاویہ اموی

یزید بن معاویہ اموی شعر اسکے اگرچہ بہت تہوڑے پائے جاتے ہین مگر جس قدر ہین فصیح ہین چنانچہ دو شعر اسکے یہان درج کیے جاتے ہین ؂

وکیف تری لیلی بعین تری بہا   سواہا وما طہرتہا بالمدامع

تو لیلی کو اون آنکہون سے جنسے غیر کو دیکہتا ہے کیونکر دیکہہ سکتا ہی اور ان آنکہون کو تو نے اونکو آنسوؤن سے پاک نہین کیا۔

وتلتذ منہا بالحدیث وقد جری   حدیث سواہا فی خروق المسامع

تو اسکی باتون سے لذت اوٹہاتا ہے حالانکہ کانون کے سوراخون مین اورون کی باتین داخل ہوئی ہین - اور یہہ شعر بہی یزید کے کہتے ہین ؂

وشمسة کرم برجہا قعر دنہا   ومشرقہا الساقی ومغربہا فمی
فان لم تکن حلت علی دین احمد   فخذہا علی دین المسیح بن مریم
وخمر کتبر فی زجاج کفضۃ   وساق کبدر فی ندامی کانجم

بہت سے انگوری سورج یعنی انگوری شراب جسکا برج اوسکے مٹکے کا قعر ہے اور اسکا مشرق ساقی اور مغرب منہ ہے - اگر یہہ شراب دین احمد مین حلال نہین ہے تو اسے مسیح بن مریم کے دین کے حکم سے پی - اور شراب سنہری شیشون مین جو چاندی جیسے سفید ہین - اور ساقی چاند کا سا ہمنشینون مین جو تارون جیسے ہین نہایت لطف رکہتے ہین اور یزید کے یہہ اشعار اوسکی حرکات ناروا کے مقابل مین کچہہ حقیقت نہین رکہتے اسکے دیوان کو عبداللہ محمد بن عمران مرزبانی نے جمع کیا یزید کے واقعات عیاشی اور ایذارسانی کی مشہور ہین آخر یہہ فسق و فجور مین منہمک ہوکر سنہ ۶۴ھ مین مرگیا ؂

ابن طثریہ

ابو المکشوح یزید بن سلمہ بن سمرہ بن سلمۃ الخیر بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ معروف بابن طثریہ شاعر حماسی ہے ابو الحسن علی بن عبداللہ طوسی نے اسکے دیوان کو جمع کیا اور اسکی تعریف مین یون کہا کہ ابن طثریہ شاعر مطبوع اور عاقل فاضل و ادیب

سخی اور بہادر اور رئیس تھا بنی امیہ کے عہد خلافت مین اسکے برابر کسی شاعر کی قدر و منزلت نہ تھی اور ابو تمام طائی دیوان حماسہ مین کئی جگہہ اسکے اشعار لایا ہے عربی مین اسکو موودق (بضم میم و سکون واو و کسر دال) کہتے ہین۔ جو عورتون کو اپنی طرف مائل کرے اور ابن طثریہ اکثر عورتون کی مصاحبت کو پسند کرتا تھا اور بسبب اسکی حسن صورت اور فصاحت شعر کے وہ بھی اسپر مائل ہوتی تھین اور یہہ شاعر ۱۲۶ھ مین مقتول ہوا۔ اسکو ابو الکشوح اسواسطے کہتے تھے کہ اسکے پہلو پر آگ کا داغ تھا۔ اور کشح پہلو کو کہتے ہین اور اسکی جد کا نام سلمۃ الخیر اسواسطے ہی کہ اوسکی دوسرے بھائی کا نام سلمۃ الشر تھا اور ابن طثریہ اپنی والدہ کیطرف منسوب ہے کیونکہ طثریہ اسکی والدہ کا نام تھا جو قوم بنی طثر بن عنز بن وائل سے تھی۔

یونس بن حبیب نحوی

ابو عبد الرحمن یونس بن حبیب نحوی اسکا حال ابو عبد اللہ مرزبانی نے اپنی کتاب مقتبس مین جو نحویون کے اخبار مین ہے یون لکھا ہے کہ یہہ شخص مولی ضبہ یا مولی بنی لیث بن بکر بن عبد مناف بن کنانہ یا مولی بلال بن ہرمی کا بنی ضبعہ سے ہے ۹۰ھ مین پیدا ہوا اور ۱۸۲ھ مین فوت ہوا عمر اسکی ایکسو دو سال کی ہوئی۔ اسنے علم ادب ابو عمرو بن علا اور حماد بن سلمہ سے پڑہا سب علمون سے علم نحو مین اسکو بڑا توغل تھا سیبویہ اور کسائی اور فراء نے اس سے روایت کی نحو مین اسکا قیاس بڑا غالب تھا اور ادب مین پانچوین طبقہ سے ہوا ہے۔ بصرہ مین اسکی حلقے مین ادبا اور فصحا اور اہل بادیہ ممالک دور دراز سے آکر شامل ہوتے اور فایدہ پاتے یونس نے کتاب معانی القرآن الکریم۔ اور کتاب اللغات۔ اور کتاب الامثال۔ اور کتاب النوادر تصنیف کین۔ یونس نے بیان کیا ہی کہ لبید شاعر نے اسلام مین سوا اس ایک شعر کے اور شعر نہین کہا

الحمد للہ اذ لم یاتنی اجلی ۔۔۔ حتی لبست من الاسلام سربالا

خدا کا شکر ہے اس لیئے کہ میری موت نہ آئی جب تک کہ مینے اسلام سے پیراہن نہ پہنا۔

یحیی یزیدی

ابو محمد یحیی بن مبارک بن مغیرہ معروف بیزیدی نحوی چونکہ یہہ یزید بن منصور بن عبداللہ بن یزید حمیری
خلیفہ مہدی کے ماموں کی اولاد کا استاد تہا اسلیئے اسکیطرف منسوب ہوکر یزیدی مشہور ہوا
عالم نحو اور ادب اور لغت مین بڑا ماہر تہا شعر بہت اچہا کہتا تہا خلیل بن احمد اور اوس کے
معاصرین سے علم تحصیل کیا۔ اسنے اصمعی لغوی کی کتاب النوادر کی ضخامت اور طرز پر ایک
کتاب لغت مین نوادر نام اور کتاب المقصود والممدود اور کتاب النقط والشکل وغیرہ تصنیف کین
یحیی یزیدی اور کسائی نحوی دونون ہارون رشید کی مجلس مین ایک جگہہ بیٹہتے تہے اور
اوسکے دونون بیٹون کو پڑہاتے تہے پس کسائی امین کو قرات حمزہ کی اور یحیی مامون کو
قرات ابو عمر کی حسب الارشاد بادشاہ کے سکہاتے تہے۔ یزیدی روایت کرتا ہے کہ ایک دن مین
مامون کی محفل مین گیا کیا دیکہتا ہون کہ سامان عیش و عشرت کا مہیا ہے اور خلیفہ بڑے
سرور مین بیٹہا ہے اور ایک رقاصہ جو حسن جمال مین عدیم المثال ہے یہہ شعر گا رہی ہے

وزعمت انّی ظالم فہجرتنی — ورمیت فی قلبی بسہم نافذ
فنعم ہجرتک فاغفری وتجاوزی — ہذا مقام المستجیر العائذ
ولقد اخذتم من فوادی انسہ — لاشلّ ربّی کفّ ذاک الآخذ

مامون یہہ شعر سنکر بڑا خوش ہوا اور رقاصہ کو بار بار گانے کا حکم دیا اور اس فرحت و انبساط کی
حالت مین یزیدی کی طرف دیکہکر کہا کہ کوئی چیز اس لطف سے بہی اچہی ہے یزیدی نے
کہا ہان ایک بہت اچہی ہے خلیفہ نے پوچہا کونسی اسنے کہا شکر اوس خداوند کریم کا جسنے تجکو
یہہ منصب جلیل عطا فرمایا مامون کو یہہ بات پسند آئی اور اسنے اس کو بہی انعام دیا اور ایک
لاکہہ درہم نثار کیا۔ یزیدی کے پانچ بیٹے تہے اور پانچون ہی عالم اور ادیب اور شاعر تہے
یہہ فاضل سنہ ۲۰۲ مین خراسان مین فوت ہوا ہو

فراء دیلمی نحوی۔ یحیی بن زیاد بن عبداللہ بن منظور اسلمی معروف بفراء

کوئی نحوی اس وقت تھا کو فیوں میں اسکی برابر نحو اور لغت اور ادب میں کوئی عالم نہ تھا
ابو العباس ثعلب کہتا ہی اگر فراء نہ ہوتا تو عربی نہ ہوتی کیونکہ اوسنے اس زبان کو درست کیا
جو شخص اسکی پاس آتا تھا اوس سے بقدر اوسکے عقل کی بات کرتا تھا فراء اول میں مامون کے وقت
ایک دفعہ آیا اور مامون کے دروازے کے گرد پہرتا رہا - مگر اوسکی ملاقات نصیب نہ ہوئی
اسیطرح مدت گذری آخر ایکدن یہہ دروازے پر تہا کہ ابو بشر ثمامہ ابن اشرس نمیری
معتزلی آیا اور مامون سے اسکی بڑی محبت و دوستی تہی پس ابو بشر نے فراء سے چند سوال
نحو اور لغت کے کئے اور جواب با صواب پایا اور جانا کہ یہہ فراء نحوی ہے پس خلیفہ مامون
کو خبر دی مامون نے اوسے بلوایا اور آہستہ آہستہ یہانتک اوسکا رتبہ ہوا کہ مامون
نے اسکو اپنے دونون بیٹون کا اوستاد بنایا ایکدن فراء اپنے کسی ضروری کام کے واسطے
اوٹھا تو مامون کے دونون بیٹے اسکی نعلین اوٹھانیکے واسطے اوٹھ کہڑے ہوئے اور
آپسمین لڑ پڑے ایک کہتا تہا کہ مین اوستاد کا جوتا اٹھا کر لیتا ہون اور دوسرا کہتا تہا کہ مین لیتا
ہون آخر اس بات پر اتفاق ہوا کہ دونون ایک ایک لیں جب یہہ خبر مامون کو پہونچی تو اوسنے
فراء کو بلوا کر پوچھا کہ کون دنیا مین عزت والا ہے اوسنے کہا کہ مین خلیفہ سے عزت و شان
مین زیادہ اور کوئی نہین جانتا مامون نے کہا ہان خلیفہ سے بڑھکر وہ عزت والا ہے
جسکی نعلین کیواسطے دونو بیٹے خلیفہ کے لڑ پڑین پہر ایک ایک پر راضی ہون - فراء
نے کہا اے امیر المومنین مینے اونکے روکنے کا ارادہ کیا تھا لیکن مینے خیال کیا کہ انکو
کسی شرف و عزت کے حاصل کرنے سے کیون روکون یا جس بزرگی اور بلندی کا ذ
شوق رکہتے ہین اوس سے کیون مانع ہون - جیسے کہ ایک مرتبہ عبد اللہ بن عباس رضی
باوجود بوڑہا ہونے کے حضرت امام حسن و حسین دونو کی رکاب پکڑتے حاضرین میں سے کسی
نے کہا اے عبد اللہ باوجود بزرگی کے تو ان جوانون کی رکاب کو پکڑتا ہے اسنے
کہا اے جاہل اہل فضل کا قدر اہل فضل ہی پہچانتے ہین - ولنعم ما قیل - بیت

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد ✤ ہر کہ خود را دید او محروم شد۔ مامون نے کہا اگر مین اونکو منع کرتا تو نیکی سے روکتا اور تجھے عتاب کا رنج پہونچتا حالانکہ ہس تواضع سے اونکا شرف کم نہین ہوتا بلکہ اونکا قدر اور درجہ بلند ہوتا ہے اور اونکا جوہر ظاہر ہوتا ہے اور یہہ علامت اونکی فراست اور کیاست کی ہے اور آدمی کی قدر تین باتون سے کم نہین ہوتی بادشاہ اور والدین اور اوستاد کی تواضع سے بلکہ اُنسے تکبر کرنا مذموم ہے اور اسیکے ادب کے عوض مامون نے فراء کو دس ہزار اور اون دونون لڑکون کو بیس ہزار درہم انعام دیا اور کہا کہ اے فراء تمنے ان کو بہت اچھا ادب سکہایا۔ خطیب بیان کرتا ہے کہ امام محمدؒ بن حسن فقیہہ فراء کی خالہ کا بیٹا تہا ایکروز فراء اونکے پاس بیٹہا تھا امام محمدؒ نے کہا ای بہائی نحو اور عربی مین کمال پیدا کیا مگر فقہ کیطرف بالکل توغل نکیا فراء نے کہا کہ آدمی جب ایک علم مین فاضل ہو تو پہر جس علم مین توغل کرے اوسکو جلدی حاصل کر لیتا ہے اور وہ علم اوسکے واسطے آسان ہوجاتا ہے امام محمدؒ نے کہا تم سے فقہ مین چند مسئلے پوچہون فراء نے کہا ہان خدا کے فضل سے مین جواب باصواب دونگا امام محمدؒ نے کہا ایک شخص نے نماز مین سہو کیا اور جب وہ سجدہ سہو کا نکالنے لگا تو اوسنے اُس مین بہی سہو کیا اب وہ کیا کرے فراء نے کہا کچہہ اوسپر لازم نہین آتا امام محمدؒ نے دلیل پوچہی فراء نے کہا کہ ہمارے نزدیک تصغیر کی تصغیر نہین ہوتی ہے اور سجدہ سہو نماز کا متمم ہے اور متمم کا بہی متمم نہین ہوتا امام محمدؒ نے کہا کہ کوئی عورت فہیم و عقیل ایسا لڑکا نہ جنے گی۔ فراء کسائی کی تعظیم کرتا تھا حالانکہ کسائی سے بڑہکر عالم تھا فراء کی تصنیف بہی بہت ہے چنانچہ کہتے ہین کہ اسکی تصنیف تین ہزار ورق ہے فراء ۶۳ برس کی عمر مین سنہ ۲۰۷ کو مکہ کے راستہ مین فوت ہوا ✤

ابن سکیت

ابو یوسف یعقوب بن اسحٰق معروف بابن السکیت مصنف کتاب اصلاح المنطق وغیرہ روایت

کرتے ہین کہ یہہ کتاب مصنف نے بغیر خطبہ کے تصنیف کی ہی جیسے ابن قتیبہ نے ادب الکاتب کو بے
خطبہ پر بنایا اور اوس مین بہت فواید بیان کیے۔ بعض اہل علم کا مقولہ ہے کہ بغداد کی پل سے کوئی
کتاب اکبر اور انفع اصلاح المنطق سے نہین گذری اور حقیقت مین اسقدر حجم کی کوئی کتاب
لغت مین اوس وقت تک تصنیف نہ ہوئی تھی اور اس کتاب کے اختصار کے واسطے کئی شخصون
نے تکلیف اوٹھائی چنانچہ اول وزیر ابو القاسم حسین بن علی معروف بابن مغربی نے مختصر
کیا پھر اوسکو خطیب ابو ذکریا تبریزی نے خلاصہ کیا اور اوس کتاب مین ابن سکیت کے
جو شعر ہین اونپر رد و قدح کی ابن سکیت نے اس کتاب کے سوا کتاب الزبرج
کتاب الفرق۔ کتاب الالفاظ۔ کتاب الامثال۔ کتاب المقصور والممدود۔ کتاب المذکر والمونث
کتاب الاجناس۔ کتاب السرج واللجام۔ کتاب الوحوش۔ کتاب الابل۔ کتاب النوادر۔ کتاب
معانی شعر الکبیر۔ کتاب معانی شعر الصغیر۔ کتاب سرقات الشعرا۔ کتاب فعل وافعل۔ کتاب
الحشرات۔ کتاب الاصوات۔ کتاب الاضداد۔ کتاب الشجر والنبات وغیرہ تصنیف کین۔ روایت کرتے
ہین کہ ابن سکیت کو حضرت علی اور اونکی اولاد سے کمال محبت تھی اور متوکل عباسی کو
اونسے کمال دشمنی تھی چنانچہ ایک روز متوکل نے پوچھا کہ میرے لڑکے افضل ہین یا امام حسن و حسین۔ کہا کہ وہ تیرے
بیٹون سے افضل ہین اور حضرت علی کا غلام قنبر بھی اون سے بہتر ہے۔ متوکل نے غصہ کرکے کہا
کہ اسکی زبان گردن سے نکالڈالو۔ چنانچہ حسب الامر ابن سکیت کی زبان نکالی گئی اور
دوسرے روز ماہ رجب سنہ ٢٤٤ھ مین فوت ہوا۔ اسکی عمر ٥٨ سال کی تھی۔ پس ابن سکیت
کے مرنیکے بعد متوکل نے اسکے بیٹے یوسف کے پاس دس ہزار درہم بطور دیت کے بھیجے۔ سکیت
بروزن فعیل یا فعلیل مبالغہ سکوت کا ہی اور یہہ عالم بڑا کثیر السکوت تھا۔ احمد بن عبید کہتا
ہے کہ ابن سکیت نے مجھسے متوکل کی منادمت کا مشورہ کیا تھا۔ پس مینے اوس کو منع کیا
لیکن وہ رہ نہ سکا اور اس درجہ تک پہونچا۔

ابن سیرافی نحوی۔ ابو محمد یوسف بن ابی سعید حسن بن عبد اللہ بن

مرزبان سیرافی نحوی لغوی اخباری فاضل بن فاضل تھا۔ علم نحو مین بڑا ماہر تھا اپنے باپ کی ۔۔ حیات مین ہی طلبا کو پڑھاتا تھا۔ انہی[n] باپ کی کتاب کو پورا کیا اور اسکا نام اقناع رکھا اور بہت سی عمدہ کتابین تصنیف کین۔ ابن سیرافی اور ابوطالب احمد بن ابوبکر عبدی نحوی مین مناظرات ہوتے رہے۔ ۵۵ برس کی عمر مین ۳۸۵ھ مین فوت ہوا۔ سیراف فارس مین ایک موضع کا نام ہے ٭

رمادی شاعر

ابوعمر یوسف بن ہارون کندی معروف برمادی شاعر نامور تھا حافظ ابو عبد الرحمن کتاب جذوة المقتبس مین لکھتا ہے کہ مین ظن کرتا ہون کہ اسکی نسبت کوئی مین سے کوئی شخص موضع رمادہ کا باشندہ تھا جس کی طرف یہہ منسوب ہے اسکے شعر مقبول طبائع خاص وعام تھے مشاہیر علما کہتے ہین کہ شعر کا شروع بھی کندہ مین سے ہوا۔ اور اس کا اختتام بھی وہین ہوا اور اس سے مراد امراء القیس کو متنبی اور یوسف بن ہارون مذکور رکھتے ہین یہہ شاعر ۴۰۳ھ مین فوت ہوا۔ ابن سعید کتاب المغرب فی اشعار اہل المغرب مین لکھتا ہی کہ یوسف بن ہارون نے علم ادب یحیی بن ہذیل کفیف سے حاصل کیا اور یحیی بن ہذیل اعلم ادبائے اندلس تھا اور ۹۰ سال کی عمر مین ۳۸۹ھ مین فوت ہوا ٭

بجیرمی لغوی

ابویعقوب یوسف بن یعقوب بن اسمعیل بجیرمی لغوی بصری السیرفاندانیہ تھا جسکو سب کے سب آدمی عالم فاضل و ادیب لغوی صحیح نویس اور بد قطعہ ہے۔ اسکی خط کی بڑی قدر کرتے تھے یہہ فاضل عرفہ کے دن ۳۴۶ھ مین پیدا ہوا اور سہ شنبہ کی دن ۱۰ محرم ۴۲۳ھ مین فوت ہوا۔ بجیرمی بجیرم یا بجیرمہ کی طرف منسوب ہے اور بجیرم بصرہ مین ایک محلہ ہے۔ اور بعضے کہتے ہین کہ فارس کے راستہ مین سیراف کے پاس بصرہ سے لگا ہوا ایک گاؤن ہے۔ اس گاؤن کا نام ہے ٭

اعلم نحوی

ابو الحجاج یوسف بن سلیمان بن عیسے نحوی معروف با علم نحوی شنتمریہ مغرب کا باشندہ تھا پھر قرطبہ مین آکر بود و باش کی علوم عربیہ مین بڑا ماہر اور مشہور فاضل تھا اسنے ابو القاسم زجاجی کی کتاب الجمل اور ابیات الجمل کی شرح کی اور اپنے شیخ ابن الافلیلی کو دیوان متنبی یا دیوان حماسہ کی شرح مین مدد دی یہہ فاضل ۴۱۰ھ مین پیدا ہوا اور ۴۷۶ھ ہجری مین شہر اشبیلیہ واقعہ اندلس مین فوت ہوا۔ اعلم اسکو کہتے ہین جس کی اوپر کی لب پھٹی ہوا اور اسکا ہونٹ علما رہی اور جسکی نیچے کی لب پھٹی ہو اُس کو افلح کہتے ہین شنتمریہ اندلس مین ایک بڑے مشہور شہر کا نام ہے ٭

ابن خطیب تبریزی شارح حماسہ

ابو زکریا یحیی بن علی بن محمد بن حسن بن بسطام شیبانی تبریزی معروف با بن خطیب سر دفتر آئمہ لغت و سر آمد علماے ادب تھا۔ شیخ ابی علا معری اور ابو القاسم عبید اللہ بن علی رقی اور ابو محمد دہان نحوی اور ما سوای اُنکے علماے نامدار اور فضلاے عالی وقار سے علم حاصل کیا اور اُس سے سیکڑون پڑھکر متبحر ہوے اور امام بنے۔ ابن خطیب کو لغت اور ادب مین معرفت کامل تھی اور اسنے بہت کتابین مفید تصنیف کین چنانچہ پہلے دیوان حماسہ کی شرح مختصر طور پر پھر دوسری ایک شرح حامل المتن بنائی مگر وہ بھی جامع رموز و محاورات و حاوی لطافت و نکات کما حقہ نہ تھی پھر ایک اور بسیط شرح جس مین تمام دقائق و رموز مبین ہین نہایت عمدہ طور پر لکھی اور وہی اب رائج الوقت ہے اور شرح دیوان متنبی۔ اور شرح سقط الزند۔ اور شرح المعلقات اور شرح المفصلیات اور تہذیب غریب اللغۃ۔ اور تہذیب اصلاح المنطق۔ اور مقدمۃ النحو۔ کتاب الکافی فی علم العروض۔ اور کتاب اعراب القرآن جسکا نام الملخص ہے چار جلد مین تصنیف کیا اور مدت تک مدرسہ نظامیہ مین علم ادب کا درس دیتا رہا اور شاعر بھی بےنظیر تھا ۴۲۱ھ مین پیدا ہوا۔ اور جمادی الآخر ۵۰۲ھ مین بغداد مین

آخر مرگ مفاجات سے فوت ہوا - اور بغداد مین مقبرہ باب ابرز مین دفن کیا گیا ؞

ابن بقی شاعر

ابوبکر یحیی بن عبد الرحمن بن بقی اندلسی شاعر مشہور اور سخنور معروف تھا - محمد بن عبد اللہ قیسی نے کتاب مطمح الانفس اور قلاید العقیان مین اسکی شعر و سخن کی بڑی تعریف کی اور عماد نے اپنی کتاب خریدہ مین اسکی شعر و سخن کی فصاحت و بلاغت کی بڑی تعریف کرتا ہے یہ شاعر ۵۴۰ھ مین فوت ہوا

ابن درہ موصلی

یوسف بن درہ شاعر نامور ۵۴۰ھ مین ہمراہ حاجیون کے واقعہ زعبی مین فوت ہوا زعبی بکسر زای معجمہ و سکون عین مہملہ نسبت طرف زعب کی ہے اور زعب بن مالک بن خفاف بن امرء القیس بن بہثہ بن سلیم ایک بطن مشہور بنی سلیم سے ہے اور اس واقعہ مین بڑی خلقت بھوک و پیاس سے ہلاک ہوئی تھی ؞

خطیب حصکفی

ابو الفضل یحیی معین الدین بن سلامہ بن حسین بن محمد معروف خطیب حصکفی علم ادب اور لغت ابن خطیب تبریزی سے حاصل کیا اور ادب مین اسقدر تبحر پیدا کیا کہ یگانہ زمانہ ہوا اور اشعار مجنس اور مرصع جو سراسر صنایع و بدایع پر ہوتے تھے تصنیف کرتا تھا ؞

اشکو الی اللہ من نارین واحدۃ   فی وجنتیہ واخری منہ فی کبدی

مین خدا کی بارگاہ مین دو آگ کا شکوہ کرتا ہون - ایک اوسکی رخسار مین اور دوسری اسکے عشق سے میرے جگر مین ؞

ومن سقامین سقم قد احل دمی   من الجفون وسقم حل فی جسدی

اور دو بیماریون سے ایک بیمار چشم جسنے میرا خون حلال جانا - اور دوسری بیماری جسنے میری جسم مین حلول کیا ہے علی ہذا القیاس ایسکے اور اشعار بھی اسطرح کے بہت ہین یہ شاعر ۴۶۰ھ مین پیدا ہوا - اور ۵۵۱ھ مین فوت ہوا حصکفی حصن کیفا کی طرف جو ایک جزیرہ کا نام ہے منسوب ہے

زوادی نحوی

ابو الحسن یحیی بن عبد المعطی بن عبد النور زوادی علم نحو اور لغت مین امام زمانہ تھا دمشق
مین مدت تک رہا اور بہت سی کتب مفیدہ تصنیف کین جنمین سے ایک مشہور کتاب الفیہ منظوم نحو مین ہے
سنہ ۵۶۴ھ مین پیدا ہوا اور ماہ ذیقعد سنہ ۶۲۸ھ قاہرہ مین فوت ہوا۔ زواوہ ایک قوم کا نام ہے
جو بجایہ واقعہ افریقیہ مین سکونت پذیر تھے ؎

مہذب الدین یاقوت شاعر

ابو الدر یاقوت مہذب الدین بن عبد اللہ رومی مولی ابو منصور جیلی تاجر کا تھا شاعر ماہر
اور عالم متبحر علم ادب اور شعر گوئی مین اوستاد کامل تھا اہل فن اسکی کمالیت کے ثنا خوان تھے
لوگ اسکے شعرون کو کمال اشتیاق سے یاد کرکے متانہ دمشق کو جہان اور بازار وغیرہ مین گاکے
پہرتے تھے اور چند شعر بیان فرحت ناظرین کیواسطے درج کیے جاتے ہین ؎

إن غاض دمعك والاحباب قد بانوا فكل ما تدعي زور وبهتان

اگر تیرے آنسو خشک ہون اسوقت کہ دوست تجہسے جدا ہونے لگے تو دعوی محبت کا کرتا ہے جہوٹ اور بہتان ہے

ساروا فسار فؤادي اثر ظعنهم وبان حين اصطباري ساعة بانوا

وہ گئے اور میرا دل انکی سواریون کے نشان پر گیا۔ اور میرے صبر کا لشکر جدا ہوا جسوقت کہ وہ جدا ہوئے

اجاري دمعي واذكى النار في كبدي غداة بينهم وجد واحزان

جس صبح کو وہ جدا ہوئے اس سے غم و الم نے میری آنکہون سے آنسو جاری کیے اور میرے جگر مین آگ لگا دی

طوفان نوح ثوى في مقلتي وفي طي الحشا لخليل الله نيران

میری آنکہون مین نوح کا طوفان قایم ہوا۔ اور سینہ کے اندر دونون مین خلیل اللہ کی آگ ہے

اس شاعر نے دو دیوان بہی عربی مین بنائے ہین اور ۱۲ جمادی الاول سنہ ۶۲۲ھ مین
اسکی میت بغداد کے راستہ مین پائی گئی۔ اور اسکی موت کا کچھ باعث معلوم نہوا ؎

شواء حلبی شاعر۔ ابو المحاسن یوسف بن اسماعیل بن علی معروف بالشواء

حلبی شہاب الدین کے لقب سے ملقب اور علم عروض اور قوافی مین بڑا کامل اور شاعر فصیح اور ناظم بلیغ تھا ایک دیوان چار جلد مین تصنیف کیا ابن خلکان کہتا ہے کہ میری اس سے بڑی دوستی تہی اور ہم مدت تک باہم آپس مین تذکرہ کرتے رہے اور یہہ مرتے وقت تک بڑا رفیق شفیق رہا اور مجکو اکثر اپنے شعر سناتا تھا تقریباً ۵۶۲ھ مین پیدا ہوا اور جمعہ کے دن ۱۹- محرم ۶۳۵ھ مین شہر حلب مین فوت ہوا ؎

نجم الدین شاعر

ابو یوسف یعقوب نجم الدین بن صابر بغدادی ۵۵۴ھ مین پیدا ہوا اسلحہ حرب کے بنانے مین اوستاد کامل اور علم سیاست مدن مین عالم بے بدل تھا شعر مین ایک مختصر کتاب بنائی اور نام اوسکا معانی المعانی رکہا امام ناصر لدین اللہ کے مصاحبون سے تھا اور وہ اسکی بڑی قدر کرتا تھا ابن خلکان کہتا ہے کہ مجھی باوجود قرب مکان کے کہ وہ بغداد مین اور مین اسکے قریب موضع اربل مین سکونت پذیر تھا ملاقات کا اتفاق نہوا مگر اوسکے اشعار اور حکایات متواتر میرے پاس پہونچتی تہی اور مجھی وہ نہایت مرغوب طبع اور بہت پسند خاطر تہے چنانچہ یہہ شعر بہی اوسکا ہے ؎

قد لبسوا الصوف لترک الصفا مشایخ العصر لشرب العصیر

زمانہ کے مشایخون نے شیرہ کے پینے اور صفائی کے چھوڑنے کے واسطے صوف کو پہنا ہے اور جسقدر یہہ شعر کہتا تھا سب فصیح اور پر مذاق ہوتے تھے ابن صابر ۲۸- صفر ۶۲۶ھ مین شہر بغداد مین فوت ہوا ؎

سکاکی مصنف مفتاح العلوم

ابو یعقوب یوسف بن محمد سراج الدین خوارزمی سکاکی ۵۵۵ھ مین پیدا ہوا علم صرف نحو بدیع - بیان معانی - اشتقاق - عروض - لغت - شعر - تسخیر جن - دعوت کواکب - طلسمات سیمیا - خواص الارض - اجرام السما وغیرہ مین عالم متبحر تھا - اسنے سدید بن محمد حناطی اور محمود بن عبید اللہ بن صاعد مروزی اور مختار بن محمود زاہدی سے علم پڑہا اور کئی کتابین

مفید تصنیفات کین لیکن سب سے بڑی کتاب جسکی نظیر ابتک نہین دیکہی گئی کتاب موسومہ
ہی مفتاح العلوم ہے جسکو اسنے بارہ علمون مین تصنیف کیا اور تیسرا حصہ تلخیص ہے اس کتاب کی تیسری
قسم جو فن فصاحت وبلاغت مین ہے مختصر کرکے اسکا نام تلخیص رکہا اور تفتازانی نے اسکی دو شرحین مطول
اور مختصر تصنیف کین یہہ دونو کتاب مقبول طبایع اہل فن ہین اور ہمیشہ سے درس
وتدریس مین داخل چلی آتی ہین۔ سلطان جغتائی خان بن چنگیز خان حاکم ماوراء النہر
وخوارزم وکاشغر وغیرہ نے جب اسکے علم وفضل کا چرچا سنا تو اسکو اپنا مصاحب بنایا۔
اور اسکی نہایت تعظیم وتکریم کرنے لگا۔ روایت کرتے ہین کہ جغتائی خان اور سکاکی
دونو ایک دن کہڑے ہوے تہی کہ ایک چند جانور ہوا سے اوڑتے ہوے
گذرے جغتائی خان نے تیر وکمان لیکر انکو شکار کرنا چاہا۔ سکاکی نے پوچہا کہ آپ کونسا
جانور لینے چاہتے ہین اوسنے تین جانورون کی طرف اشارہ کیا سکاکی نے اوسوقت
زمین پر دایرہ کہینچکر کچہہ پڑہا جس کے باعث وہ تینون جانور فی الفور زمین پر گر پڑے۔
جغتائی خان یہہ حال دیکہکر اور زیادہ معتقد ہوگیا اور سکاکی کے روبرو نہایت ادب
سے بیٹہنے لگا ہمسرون کے دلمین اس عزت وتوقیر سے حسد پیدا ہوا۔ اور وزیر حبش
عمید نے اسکے استیصال کا ارادہ کیا سکاکی کو یہہ حال معلوم ہوگیا اور اوسنے جغتائی خان
کو کہا کہ اب حبش عمید کا ستارہ حضیض مین نزول کرنیوالا ہے ایسا نہ ہو کہ اس سے تجہکو
کچہہ نقصان پہونچے جغتائی خان نے یہہ بات سنکر وزیر کو معزول کردیا جسکے باعث امور
ریاست مین خلل واقع ہوا۔ ایک سال کے بعد جغتائی خان نے سکاکی سے کہا کہ شاید
اب عمید کا ستارہ اوج مین صعود کرنیوالا ہے کیونکہ نحوست ہمیشہ نہین رہتی سکاکی نے
کہا ہان ایسا ہی ہے جسکے سبب عمید پہر منصب وزارت پر مقرر ہوا اور سکاکی کے
استیصال کے واسطے بادشاہ کے آگے غمازی کرنے لگا۔ اودہر سکاکی نے مریخ کو مسخر
کرکے بادشاہ کے لشکر مین آگ بہڑکا دی جسکے باعث عمید کو زیادہ موقع غمازی کا ملا

آیا اور سلطان جغتائی کو کہنے لگا کہ جب سکاکی ایسے امور پر قادر ہے تو ہمین خوف ہے کہ کہین تیری بادشاہت نہ چھین لے یہہ بات سلطان جغتائی کے دلمین اثر کر گئی اور اوسنے سکاکی کو قید کر دیا وہ قید مین تین برس رہکر ۶۲۶ھ مین مرگیا - سکاکی سکاک کی طرف منسوب ہے - اور سکاک درم و دینار پر سکہ لگانیوالے کو کہتے ہین اور بعضے نام قریہ کا بتاتے ہین لیکن اس مین اختلاف ہے کہ وہ نیسا پور کی مضافات مین ہے یا عراق اور یمن کے

ابن صائغ نحوی

ابوالبقا یعیش بن علی بن یعیش المعروف با ابن صائغ موفق الدین کے لقب سے ملقب تھا صرف و نحو و ادب و حدیث مین ماہر تھا - ابن خلکان کہتا ہے کہ مین یکم ماہ ذیقعدہ ۶۲۶ھ مین شہر حلب مین جو اوندنون معدن الفضلاء تھا علم پڑہنے کے واسطے گیا اور مدرسہ رواحیہ مین ابن صائغ مذکور کی جماعت مین داخل ہوا اور اکثر کتاب اللمع ابن جنی کی اس سے پڑہی اور اور طلباء جو کچہہ پڑہتے تہے وہ بھی سناکہ تہا یہہ فاضل ایسا لطیف الکلام اور حسن التفہیم تھا کہ اگر کیسا ہی غبی و ابلہ ہو تو بھی تقریر سمجھہ جاوے اس نے مفصل زمخشری کی ایک نظیر شرح اور ابن جنی کی تعریف الملوکی کی ایک عمدہ شرح تصنیف کی اور ان کتابوں نے لوگون کو بڑا فائدہ ہوا - حلب کے اکثر رؤسا اوسوقت مین اسکے شاگرد تہے ماہ رمضان ۵۵۳ھ مین شہر حلب مین پیدا ہوا - اور وہین ۲۵ جمادی الاول صبح کیوقت ۶۴۳ھ مین فوت ہوا

بیاسی اندلسی

ابوالحجاج یوسف بن محمد بن ابراہیم انصاری بیاسی فاضل اجل و ادیب و اریب و مورخ ماہر اور نظم و نثر کے تمام انواع مین متبحر تھا - دیوان حماسہ اور دیوان متنبی اور سقط الزند دیوان ابوالعلا معری اور اور بہت سے اشعار قدما نے جاہلیت اور اسلام کے اسکو یاد تہے اسنے ایک کتاب الاعلام بالحروب الواقعہ فی صدر الاسلام کے نام دو جلدین مین قتل عمر بن خطاب سے ولید بن طریف شاری کے عہد خروج تک لکہی - اور کتاب الحماسہ دو جلدین مین دیوان حماسہ ابو تمام کی طرز پر

سنہ مین تصنیف کی اس کتاب کے اخیر مین لکھتا ہے کہ مجکو اشعار جاہلی و اسلامی اور مخضرمین کے بہت پسند آتے تھے پس مینے اونکو ایک جگہہ جمع کرنا چاہا اور اس بات مین مجکو اونکا کی طرز بڑی پسند آئی اور اسکی ترتیب تبویب پر مینے یہہ کتاب لکھی یہہ شاعر ماہ ذیقعد سنہ ہجری مین تونس مین فوت ہوا۔ بیاسہ اندلس مین ایک شہر کا نام ہے ٭

یوسف بن قزغلی بن عبد اللہ بغدادی مصنف تاریخ مرآۃ الزمان

حافظ ابو الفرج ابن جوزی کا نواسہ تھا سنہ ۵۸۱ھ مین بغداد مین پیدا ہوا عالم۔ فاضل فقیہہ۔ محدث تھا ابو المظفر اسکی کنیت اور شمس الدین لقب تھا اسکی مجلس مین بڑے بڑے علما و فضلا و صلحا و ملوک و امرا شامل ہوتے تھے اسکی وعظ مین لوگونکا بڑا ہجوم ہوتا تھا اسکا باپ وزیر عون الدین بن ہبیرہ کا غلام تھا جسنے ابن جوزی کی بیٹی سے نکاح کیا اور اوسکے بطن سے یہہ پیدا ہوا اس فاضل نے تفسیر القرآن ۲۹ جلد مین اور تاریخ مرآۃ الزمان چالیس جلد مین اور شرح جامع کبیر اور مناقب نعمان اور سوا اور عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کین ابن خلکان کہتا ہے کہ مینے اسکی تاریخ جسکا نام مرآۃ الزمان ہے چالیس جلد مین جو اسنے خود اپنے ہاتھ سے لکھی تہی دیکھی کتاب بے نظیر ہے۔ یہہ فاضل بتاریخ ۲۱۔ ماہ ذی الحجہ سنہ ۶۵۴ ہجری کی رات کو فوت ہوا ٭

یوسف بن خضر بیگ رومی المشہور بسنان پاشا

عالم اجل اور فاضل اکمل جامع علوم عقلیہ و نقلیہ تھا سنہ مین سلطان محمد خان نے اسکو قسطنطنیہ کے آٹھہ مدارس مین سے ایک کا مدرس مقرر کیا پھر اپنا معلم بنایا اور سنہ مین وزارت کے عہدہ پر ممتاز کیا لیکن پھر کسی بات سے ناراض ہوکر قید کردیا اس پر شہر کے تمام علما دربار شاہی مین اکٹھے ہوکر بادشاہ سے ملتجی ہوے کہ اسکو چھوڑ دین ورنہ ہم دفتر کی کل کتابین جلادینگے بادشاہ نے اسکو فی الفور رہا کیا پھر بایزید خان بن محمد خان نے اسکو مدرسہ ادرنہ مین مدرس مقرر کیا [illegible]

اسنے شرح مواقف کے مباحث جواہر پر حواشی لکھے۔ روایت کرتے ہیں کہ جب مولی علی قوشجی ملک روم میں آیا تو سلطان محمد خان نے سنان پاشا کو علوم ریاضیہ میں کم لیاقت سمجھکر یہہ تجویز کی کہ اسکا شاگرد مولی لطفی توقاتی علی قوشجی سے علوم ریاضیہ پڑھکر اسکو سناوے پس مولی لطفی نے ایسا ہی کیا جسکے باعث یہہ فاضل علوم ریاضیہ میں بہی کامل ہوگیا۔ اور اسنے قاضی زادہ رومی کی شرح چغمینی پر حواشی لکہی یہہ فاضل سنہ ۹۰۱ میں فوت ہوا

کرماستی

یوسف بن حسین کرماستی عالم اجل اور فاضل اکمل تہا قسطنطنیہ کے اٹھہ مدارس میں سے ایک مدرسہ کا مدرس مقرر ہوا پہر اُس شہر کی قضا اسکو ملی مطول پر اسنے حواشی لکہے اور علم اصول میں بہی ایک مختصر کتاب وجیز نام تصنیف کی اور سنہ ۹۰۶ ہجری کو قریب آخر وفات پائی

یوسف چلپی

بن جنید توقاتی المشہور باخی چلپی مصنف ذخیرۃ العقبی عالم فاضل جامع علوم عقلی نقلی تہا پہلے اسنے سید احمد قریمی تلمیذ حافظ الدین محمد بزازی پہر صلاح الدین معلم بایزید خان پہر مولی خسرو محمد بن فراموز سے علم پڑہا اور قسطنطنیہ کے مدرسہ میں مدرس مقرر ہوا اور شرح وقایہ کا حاشیہ ذخیرۃ العقبی لکہا اور یہہ چلپی وہ حسن چلپی نہیں ہے جسنے تفسیر بیضاوی اور تلویح اور مطول وغیرہ پر حواشی لکہے کیونکہ حسن چلپی سنہ ۸۹۱ سے پہلے فوت ہوا اور اسنے ذخیرۃ العقبی کو سنہ ۹۰۱ میں ختم کیا اور سنہ ۹۰۵ میں فوت ہوا۔ توقاتی توقات کیطرف منسوب ہے جو ایک چہوٹا سا شہر کف جبل میں واقع ہے اور اسمیں ایک خوبصورت قلعہ بہی ہے

خاتمۃ الکتاب

چونکہ بفحوای واما بنعمۃ ربک فحدث نعماء ربانی و آلاء یزدانی کا شکر لازم و واجب ہے اور نیز بمقتضا لئن شکرتم لازیدنکم شکر موجب مزید نعمت ہے اسلئے راقم بہی اُن

فیوضات رحمانی اور انعامات سبحانی کا جو ابتدا سے عمر سے آجتک اسکو حاصل ہوئی ہین
شکریہ کے طور پر بیان کرتا ہے بندہ خاکپاے اہل فضل و تمکین محمد الدین لاہوری
تیسری ماہ جمادی الاول شب دوشنبہ سنہ ایکہزار دو سو سڑسٹھ ہجری مین پیدا ہوا
اور ایام طفولیت مین بزرگون کی سعی اور کوشش سے جزاہم اللہ خیر الجزا و قرآن
مجید حفظ کرکے کتب فارسی و عربی کے پڑھنے مین مشغول ہوا اور ۱۹ سال کی عمر مین
کتب درسیہ فارسی و عربی و طب سے فراغت پائی اور تحفظ و تعلیم سے علوم دینی و
دنیوی کی اشاعت حتی الامکان کرنے لگا اور ہر طرحکی مقاصد علمی حاصل ہوئے
لیکن علم ادب جسکا نام و نشان ہمارے ملک مین عنقا صفت تھا باقی رہگیا تھا اور اسکا
شوق شب و روز غالب تھا کہ اتنے مین ارباب مجلس اعلی (یعنے سنٹ پنجاب یونیورسٹی
کالج) ہادی راہ اور خضر طریق ہوئے اور لاہور مین بیت العلوم بنا کر تشنگان آب
زلال علوم و فنون کو اپنے چشمہ فیض سے سیراب کرنا چاہا پس خاکسار بھی ماہ جنوری
سنہ ۷۰ء مین امتحان درجہ مولوی کا دیکر کالج مذکور مین داخل ہوا پھر درجہ بدرجہ
مدارج امتحانات مفصلہ ذیل یعنے امتحان منشی و منشی عالم و منشی فاضل و مولوی
و مولوی عالم و مولوی فاضل و انٹرنس و فسٹ آرٹس طے کیئے اور اسناد معہ خطابات
و ظیفہ جات و انعامات کے حاصل کین اور اگست سنہ ۷۷ء مین اسی کالج مین مدرس مقرر ہوا
اور آجتک یعنی آخر ماہ دسمبر سنہ ۱۸۷۸ء تک علاوہ اس کتاب کی مسودہ و نیز ایک رسالہ تبیان الصنایع
نام عربی اور فارسی کی صنایع و بدایع مین ہے ۔ اور کتاب تاریخ عرب مسمی
بہ غایۃ الارب فی تاریخ العرب دو جلد جن مین جاہلیت جسمین قبایل و ملوک عرب کے حالات مندرج
ہین اور کتاب قلاید الذہب فی فواید الادب عربی مین اور حل لغات الف لیلہ فارسی مین اور مختصر السیر
فی احوال خیر البشر المعروف بہ بستان محمدی تصنیف و تالیف کین ۔ شکر ہے
خدا عز و جل کا جسنے میری اس کتاب کو جسکو مینے ایک پارہ معتد بہ عمر گرانمایہ کا خرچ

کر کے اردو مین افادہ طلباء وغیرہ کے لئے تالیف کیا تھا اعزاز و امتیاز بخشا اور اسکو
پنجاب یونیورسٹی نے جسکا شکر یہ ہمارے ذمہ لازم ہے بعد تنقیح و تنقید کے منظور فرما کر مشتہر
کیا۔ اب امید اُن آئمہ اہل دانش و اجلہ ارباب بینش سے جو محن و متالیف تصنیفات
و تالیفات سے واقف ہین یہہ ہے کہ سہو اور خطا کو جو لازمہ بشریت ہی معاف فرماوین۔

والعفو عند کرام الناس مامول

خاتمة الطبع

الحمد للہ والمنة کہ ان ایام فرخندہ فرجام مین کتاب فیض انتساب المسمی بروضة الادبا
جسمین مختصر حالات عربی کے مشہور شعراء و ادباء و علماء و فضلا و حکماء و اہل تواریخ کے درج
ہین اور جسکو مولوی محمد الدین صاحب لاہوری (مولوی فاضل) مدرس فارسی کالج
علوم مشرقی لاہور نے واسطے فایدہ شایقین علم تواریخ و طلبای عربی کے تالیف کیا۔
اور پنجاب یونیورسٹی نے منظور فرمایا حسب الارشاد جناب ڈاکٹر جی ڈبلیو لیٹنر صاحب بہادر
رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی کالج اور سعی موفور بابو جگن ناتھ مہتہ ہیڈ کلارک
دفتر پنجاب یونیورسٹی کالج کے ماہ دسمبر ۱۸۸۲ع مین مطبع انجمن پنجاب لاہور مین
طبع ہوئی یہہ کتاب اُن لوگون کے واسطے جو علم تواریخ اور سیر کے شایق ہین نہایت
مفید ہے اور طلباء عربی کے واسطے اسکا مطالعہ ضروریات سے ہے مصنف نے
اس کتاب کے جمع و تالیف مین بہت محنت اوٹہائی۔ اور علم تواریخ و سیر کی بڑی بڑی
معتبر کتابون سے اسکا مضمون لیا۔ اردو مین یہہ ایک نئی قسم کی کتاب ہے جس سے
ہر ایک ادنی اور اعلے درجہ کا طالب العلم مستفید ہو سکتا ہے۔

بر کتہ علی کاتب چاہ انگدہری	تمام شد	رقم بنت ۱۲

صحت نامہ کتاب روضۃ الادبار

ص	س	غلط	صحیح	ص	سطر	غلط	صحیح	ص	سطر	غلط	صحیح	ص	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۰	کہبات	گہبات	۳۷	۱۳	میرا	میری	۵۵	۱	لاعلی	لاعلمی	۸۷	۹	آنکے	آپکے
۴	۲۰	امیبہ	اُمیبہ	〃	〃	دیا	دی	۵۱	۱	اور بیع جاسیم	اور موضع جاسیم	〃	۱۵	اپنجر	آپینے
۵	۳	قلبمہ	قلبمہ	۳۸	۱۱	عجایب	عجایبات			ور بیع دمشق	علاقہ دمشق	〃	〃	ہوا	ہوسکے
۷	۱۷	کردیگر	کردیگی	۳۹	۶	بابے	باپ	۵۹	۶	سبلبنہ	سبلبنیہ	〃	۱۸	کیا	کی
۱۲	۱۳	مکر	مگر	۴۳	۳	تتبائی	تنہائی	۶۰	۵	خلاعات	خلاعت	۹۱	۱۹	ابوتا	ابونا
۱۷	۵	خفت	حنیفا	〃	۶	کبھی	لیبی	〃	۱۱ / ۱۸	بن محمد	بن محمد	۹۳	۱۱	کیا	کیا تھا
〃	۱۶	قبلہ القاتلہ	قبلہ القاتلہ	۴۳	۸	مرید بدیل	مرید بدیل	〃	〃	بن محمد	بن عبید اللہ بن محمد	۹۳	۲	سوس	سوس
۱۸	۹	نہ تھا	نہ تھا	〃	۲۰	رسول اللہ	رسول اللہ	۶۱	۲۱	صیغۃ الشعر	صیغۃ الشعر	〃	۵	اسنے	اسنے
〃	۱۳	رخسار کو	رخسارکو	۴۶	۹	ہیں	ہیں	۶۲	۱	وغیرہ کا	وغیرہ	۱۰۵	۱۰	دیکت	دیکت
۲۱	۱۰	اندلسی	اندلسی	〃	۱۵	عوبا	غرب	۶۶	۱۶	ماوا	اور	〃	۲۱	خاکا	خاکا
۲۱	۲۱	رسانی	رشانی	۴۳	۷	رشتغاشہ	استغاثہ	۷۰	۹	پاس	پاس	۱۰۶	۲۱	دی	دیے
۲۳	۹	تخطیب	تخطیب	〃	〃	سنتے	سنئے	〃	۱۰	فلا عملہ	فل عملہ	۱۰۷	۱۳	دالبیا	والہین
۲۵	۵	اندلسی	اندلسی	۴۹	۳	ہیں	ہیں	۷۷	۹	بہاگا	بہاگے	۱۰۹	۵	جن	حسن
〃	۱۷	حیوس	حیوش	〃	۵	پاسکو	پاسکو	〃	۱۱	اور پیر	اور پیر	۱۱۱	۱۵	بدبار	بدلی
〃	۲۱	〃	〃	〃	۱۳	تقیتی	تقیتی	۷۸	۸	سوروغی	سوروغی	۱۱۲	۱۳	بای	پاپا
۲۶	۴	پاین	پاین	۵۰	۲	نکارا	نکارا	۸۲	۱	سکوتلہ	سکوتلہ	〃	۲	اخیار	اخبار
۲۷	۱۳	مرثبہ	مرثیے	〃	۹	تثبیت	تثبیت	〃	۶	میرا	میرا	〃	۳	لبین	لکین
۳۱	۷	مقصل	مفصل	۵۱	۹	〃	〃	۸۳	۸	اور شاعر	اور شاعر	〃	۳	نسب	نسبا
۳۱	۲۱	روزر	روز	〃	۸	معتبر	معتبر	۸۶	۱	الطبح	الطبح	۱۱۵	۲	ببین	ببین
〃	〃	وریدو	وریدو	۵۲ / ۵۳	۱۶ / ۱۵	مراد	مراد	۸۷	۹	اپنے	اپنے	۱۱۷ / ۱۱۹	۱۳ / ۱۰	سپاہیا کی	سپاہیا کا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۲	۵	[illegible]	[illegible]	۱۴۲	۱۹	سیالکوٹی	سیالکو	۱۶۳	۱۸	گہرا	گہرا	۲۰۱	۱۵	البطحی	[illegible]
۱۲۷	۶	شیبان	شیبانی	=	۲۱	قدیر	قدیر	۱۶۴	۲	نسبت	نسبت	۲۰۲	۱۰	لیطر	[illegible]
۱۲۸	۶	شعر	[illegible]	=	=	[illegible]	[illegible]	=	=	یا بیا	یا بیا	۲۰۶	۵	[illegible]	[illegible]
=	۸	[illegible]	[illegible]	۱۴۳	۵	[illegible]	[illegible]	۱۶۵	۱۰	[illegible]	[illegible]	۲۰۸	۸	[illegible]	[illegible]
=	۲۱	[illegible]	[illegible]	=	۱۳	[illegible]	[illegible]	۱۷۱	۶	تو	کو	=	۹	نحو	[illegible]
۱۲۹	۱۷	[illegible]	[illegible]	۱۴۵	۱۵	[illegible]	[illegible]	=	۱۶	[illegible]	[illegible]	=	۱۵	[illegible]	[illegible]
۱۳۱	۶	[illegible]	[illegible]	۱۴۸	۱۳	[illegible]	[illegible]	۱۷۷	۸	[illegible]	[illegible]	۲۱۰	۱۸	[illegible]	[illegible]
=	۱۵	[illegible]	[illegible]	۱۵۲	۷	[illegible]	[illegible]	۱۸۰	۵	[illegible]	[illegible]	=	۱۴	[illegible]	[illegible]
=	۱۷	[illegible]	[illegible]	۱۵۳	۵	[illegible]	[illegible]	۱۸۲	۲	[illegible]	[illegible]	۲۱۳	۳	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۵۴	۲۱	[illegible]	[illegible]	۱۸۵	۲۱	[illegible]	[illegible]	=	۹	[illegible]	[illegible]
۱۳۴	۲۰	[illegible]	[illegible]	۱۵۵	۲۰	[illegible]	[illegible]	۱۸۶	۴	بین	بین	۲۱۴	۱۲	خاصر	خاطر
=	=	[illegible]	[illegible]	۱۵۹	۱۵	[illegible]	[illegible]	=	۱۱	[illegible]	[illegible]	=	۲۰	[illegible]	[illegible]
=	۲۱	[illegible]	[illegible]	۱۶۰	۹	[illegible]	[illegible]	=	۱۳	[illegible]	[illegible]	۲۱۶	۱۱	[illegible]	[illegible]
=	=	[illegible]	[illegible]	=	=	کہا	کہا	۱۹۰	۲۰	[illegible]	[illegible]	=	۲۰	کے	+
۱۳۵	۱	البعث	البعث	=	۱۷	[illegible]	[illegible]	۱۹۳	۲۲	[illegible]	[illegible]	۲۱۷	۱۸	[illegible]	[illegible]
=	=	[illegible]	[illegible]	۱۶۱	۱	[illegible]	[illegible]	=	۱۳	[illegible]	[illegible]				
=	۶	[illegible]	[illegible]	۱۶۲	۱۰	[illegible]	[illegible]	۱۹۷	۶	[illegible]	[illegible]				
=	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۶۳	۱۹	[illegible]	[illegible]	۱۹۸	۷	عربیہ	عربیہ				
=	۳	[illegible]	[illegible]	۱۶۴	۱	تو	[illegible]	=	۹	[illegible]	+				
=	۶	[illegible]	[illegible]	۱۶۶	۱۸	[illegible]	[illegible]	=	۸	[illegible]	مصباح				
=	۱۹	[illegible]	[illegible]	=	=	[illegible]	[illegible]	=	=	[illegible]	+				
۱۳۶	۵	[illegible]	[illegible]	۱۶۵	۲	[illegible]	[illegible]	=	۱۳	ادیب	ادب				
۱۳۸	۵	[illegible]	[illegible]	=	۱۲	[illegible]	[illegible]	۱۹۹	۱۸	[illegible]	[illegible]				
=	۸	[illegible]	[illegible]	۱۶۸	۱۲	[illegible]	[illegible]	=	۲۱	ابوتمام	بحتری				
۱۴۰	۱	[illegible]	[illegible]	۱۶۹	۶	[illegible]	[illegible]	۲۰۰	۱۳	[illegible]	[illegible]				
=	۶	[illegible]	[illegible]	۱۷۰	۱۹	[illegible]	[illegible]	۲۰۱	۳	[illegible]	[illegible]				
۱۴۱	۲	[illegible]	[illegible]	=	۱۵	[illegible]	[illegible]	=	۱۱	[illegible]	[illegible]				